Posted On Kitab Nagri

کتاب نگری

www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

تیرے عشق میں رنگے جاناں

فاطمہ محمود

مارچ کا مہینہ شروع ہو چکا تھا۔اب سردی تو کم ہوگئی تھی تقریباًنہ ہونے کے قریب تھی،لیکن کبھی ٹھنڈی ہوائیں چلتی تھیں۔سورج غروب ہونے جارہا اِسی لیے نیم سورج کی کرنیں اُس کی سنہری رنگت کو مزید چمکا رہی تھیں۔وہ کھلی سی بالکونی کی ریلنگ پر ہاتھ جمائے اردگرد کا جائزہ لے رہا تھا۔اسے لان کا وہ حصّہ نظر آرہا تھا جہاں پول تھا اور رنگ برنگے پودے اُگے ہوئے تھے۔ٹھنڈی ہوا کا جھونکا اس کے چہرے کو چھو کر جا چکا تھا،جس پر ایک ہلکی سی مسکان اس کے عنابی لبوں پر رقص کر گئی۔اُس نے گہرا سانس خارج کر کے ڈارک براؤن آنکھوں سے کھلے آسمان کا جائزہ لیا۔

Posted On Kitab Nagri

"چھوٹے خان آپ کو بڑی بیگم اپنے کمرے میں بلا رہی ہیں۔" ایک ملازم نے احتراماً سر جھکا کر بڑی بیگم کا حکم سنایا تو اس نے ترچھی نگاہوں سے دیکھا تو ملازم واپس جا رہا تھا وہ بھی کندھوں پر ڈالی براؤن چادر کو ٹھیک کرتا واپس چلا گیا۔ www.kitabnagri.com

وہ جیسے ہی سیڑھیاں اترتا بڑی بیگم کے کمرے کے قریب آیا تو ہمیشہ کی طرح ان کا دروازہ کھلا ہوا تھا۔وہ آہستگی سے دروازے پر دستک دیتا اندر داخل ہوا۔

بڑی بیگم اپنے مخصوص حلیے میں گردن اکڑائے صوفے پر بیٹھی ہوئی تھیں،وہ بھی ان کے اشارے پر سنگل صوفے پر احترام سے بیٹھ گیا۔ www.kitabnagri.com

"جی دادی خان آپ نے یاد کیا؟" اس نے ذرا کی ذرا بڑی بیگم کے چہرے کو دیکھا جہاں پریشانی کے آثار نظر آرہے تھے پھر دوبارہ نظریں بیڈ کی پشت پر ٹکا لیں۔

"ہوں اجلال تمہیں کچھ کام دیا تھا پورا کیا یا نہیں؟" انہوں نے اپنے مخصوص رعب دار انداز میں دریافت کیا۔

"جی دادی خان میرے آدمی اس کام کے لیے لگے ہوئے ہیں آپ بے فکر رہیں جلد ہو جائے گا۔" اس نے تسلّی دی تو وہ کچھ پل کے لیے آنکھیں موندھ گئیں۔

"اجلال آج بھی یاد ہے مجھے وہ دن جب میری دھی کے سر سے شوہر کا سائیہ چھن گیا تھا بہت صبر والی ہے میری دھی ہم ان قاتلوں کو یوں چھوڑ کر اپنی روایات کو ختم نہیں کر سکتے۔" اجلال نے تاسف سے

Posted On Kitab Nagri

اپنی دادی کو دیکھا جو کہ اتنا کچھ دیکھ کر بھی روایات پر اٹکی ہوئی تھیں،وہ جو کہ اپنے بہادر پوتے کی بڑی غلطی پر اس سے خفا ہو کر اسے تو کچھ کہہ نہیں سکتی تھیں مگر اتنے سالوں سے اس کہانی کے پیچھے پڑی ہوئی تھیں خیر وہ کچھ نہیں کہہ سکتا تھا ہاں البتہ یہاں پر مرہال ہوتی تو وہ چار باتیں اُن کی خدمت میں عقلمندانہ پیغام کے طور پر گوش گزار چکی ہوتی۔ www.kitabnagri.com

"جی دادی خان۔" وہ کہہ کر چادر ٹھیک کرتا باہر نکل گیا پیچھے بڑی بیگم گہری سوچ میں گم ہو گئیں۔

بڑی بیگم بڑی شان بے نیازی سے ہال میں اپنی نشست پر براجمان تھیں جب وہ دونوں باہر سے ہال میں داخل ہوئیں۔ان دونوں کے ڈوپٹے گلے میں تھے اور ہنس رہی تھیں۔

"کہاں سے آرہی ہو تم دونوں؟" بڑی بیگم نے انہیں کڑے تیوروں سے گھورا۔

"دادی خان ہم باہر سے۔" ایک نے جواب دیا۔

"کیوں تم لوگوں کا باہر کیا ہے آرام سے حویلی میں نہیں بیٹھ سکتیں کیا۔" تبھی شیرام پیچھے سے داخل ہوا۔ان میں سے ایک نے پلٹ کر دیکھا اور یک ٹک دیکھتی رہی۔اور شیرام بھی اسے گھورتا رہا۔

"جاکر کچن میں کام کرواؤ اور دوبارہ اس طرف نظر بھی مت آنا دونوں۔" بڑی بیگم کے غصّے سے کہنے پر وہ دونوں وہاں سے غائب ہو گئیں۔

Posted On Kitab Nagri

"جو ذرا لحاظ ہو مائیں سارا دن ادھر ادھر رہتی ہیں ذرا ان کی بھی خبر رکھ لیں۔"ان کا کرخت لہجہ تھا۔شیر ام گہری سانس خارج کرتا ان کے پاس آ کر بیٹھ گیا۔

"غصّہ کیوں کر رہی ہیں دادی خان آپ ہیں نا سب پر نظریں رکھنے والی۔"

"آہاں۔"اس کے شریر انداز پر بڑی بیگم نے گلا کھنکھار کر اس پر رعب جمایا تو وہ سیدھا ہوا۔

"تم بتاؤ کہاں سے آئے ہو؟"

"میں شہر سے ہی آیا تھا آپ کے لیے کچھ لایا ہوں قبول کریں گی؟"اس نے سوالیہ نگاہوں سے پوچھا۔

"کیوں نہیں میرا پوتا لے کر آیا ہے بتاؤ کیا لائے ہو؟"

اس نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک لفافہ نکالا اور ان میں سے کنگن نکال کر ان کے سامنے کیے۔انہیں دیکھ کر بڑی بیگم کی آنکھوں میں خوشی سے چمک در آئی جو کہ بہت خوبصورت تھے۔

"لائیں پہنا دوں۔"شیر ام نے ان کی آنکھوں میں پسندیدگی دیکھ لی تھی۔اس کے کہنے پر انہوں نے اپنی بازو اس کے آگے کی اور اس نے کنگن پہنائے۔اس کی اس حرکت پر ان کو کسی اور کی بڑی شدّت سے یاد آئی تھی جو کہ اکثر شہر سے ان کے لیے تحائف لاتا تھا۔

"چلیں میں چلتا ہوں۔"وہ ان کا ماتھا چومتا اٹھ کھڑا ہوا۔وہ بھی کھل کر مسکرا دیں۔

Posted On Kitab Nagri

وہ کھڑکی کے پاس کھڑی اس کی تصویر ہاتھ میں پکڑے اس پر انگلیاں پھیر رہی تھی۔دو آنسو ٹوٹ کر اس کی سفیدی ملائم گال پر بہہ نکلے۔ www.kitabnagri.com

"ملی کیا ہوا؟" صابرہ بیگم نے اس کے کمرے کی چوکھٹ پر کھڑے ہو کر اسے پکارا تو وہ جلدی سے فوٹو فریم کو بیڈ کی سائیڈ ٹیبل میں رکھتی گال صاف کرتی ان کی طرف پلٹی۔

آسمانی ڈوپٹے کے ہالے میں اس کی سرخ و سفید رنگت مزید نکھری لگ رہی تھی مگر دل اور آنکھوں کی ویرانی کسی بھی رنگت سے متاثر نہیں ہو سکتی تھی۔

"رو کیوں رہی ہو؟" انہوں نے اس کے ملائم گال پر ہاتھ رکھا تو اس کی آنکھوں سے آنسو رواں دواں بہنے لگے۔ سر کے گرد لپٹے ڈوپٹے کی بدولت اس کا چہرہ قدرے گول معلوم ہو رہا تھا۔اس کی کالی موٹی آنکھوں میں آنسوؤں کا سمندر تھا۔صابرہ بیگم کیسے نہ پہچان لیتیں اس کی آنکھوں کا حال وہ بھی تو اسی قرب سے گزری تھیں بس ان کے دکھوں میں تھوڑا فرق تھا لیکن دُکھ ایک ہی تھا۔

"کیا رونا نہیں چاہیے؟" اس نے الٹا انہیں سے سوال کیا۔ www.kitabnagri.com

"اب میں یہ بھی نہیں کہہ رہی رونا تو آ ہی جاتا ہے ماضی کہاں بھولتا ہے یہ تو ہر موڑ پر یاد آ ہی جاتا ہے ہاں لیکن جب صبر آ جائے پھر زیادہ دکھ نہیں ہوتا اب مجھے ہی دیکھ لو۔"

"لیکن مجھے کیوں نہیں آتا صبر کتنی میں اپنے رب سے دعائیں کرتی ہوں لیکن نہیں بس اسی کی یاد آتی ہے اب آپ ہی بتائیں کیا کروں میں؟" وہ روتی ہوئی نیچے بیڈ کے ساتھ بیٹھ گئی۔

Posted On Kitab Nagri

"وہ آئے گا ضرور آئے گا میری بیٹی ایسے مت رویا کر جانتی ہو نا پھر بیمار ہو جاتی ہو۔" وہ بھی اس کے پاس ہی بیٹھ گئیں اور اس کا سر سینے سے لگا لیا۔ www.kitabnagri.com

"اُسے آنا ہی ہو گا اور یہ تو شکر ہے کہ میں زندہ ہوں ورنہ جس قدر ذلّت نصیب ہوئی تھی کوئی اور ہوتی تو مر جاتی۔"

"جانتی ہوں! اللہ اپنے بندے کو اتنی ہی آزمائش میں ڈالتا ہے جتنی اس میں سہنے کی ہمّت ہوتی ہے تم رونا بند کرو۔" انہوں نے اس کی آنکھیں خود کے ڈوپٹے کے پلّو سے صاف کرتے آخر میں پچکارا۔

"پھوپھو میں انہیں معاف نہیں کروں گی انہوں نے میرے ساتھ برا کیا ہے آخر میں ہی ملی تھی کیا؟" اس نے دوبارہ رونا شروع کیا، صابرہ بیگم نے اسے کافی ہمّت سے سنبھالا تو وہ رونا بند ہوئی۔

صابرہ بیگم نام کی طرح ہی صبر والی تھیں۔ شوہر کا سائیہ سر سے محروم ہوا تو کئی سالوں سے جوان بیٹی کو لیے خان حویلی کے در پر تھیں، خان حویلی والوں نے ان کی بہت قدر اور عزّت کی یہاں تک کہ اصولوں کی پکّی بڑی بیگم نے بھی یہ ثابت کر دکھایا تھا کہ بیٹیاں کبھی بوجھ نہیں ہوا کرتیں ان کے لیے تو ماں باپ کے گھر کے ہمیشہ دروازے کھلے ہوتے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

وہ اس کی تصویر ہاتھ میں پکڑے بیڈ پر بیٹھیں اس کی تصویر سے باتیں کرنے کے ساتھ ساتھ رو رہی تھیں۔ www.kitabnagri.com

"کیوں چلے گئے تم کیا ملا تمہیں سب کو چھوڑ کر سب کو رُلا کر۔وہ آج بھی تمہارے نام پر بیٹھی ہے۔ تھی کبھی وہ ایسی جس نے تم سے شادی سے انکار کر دیا وہ آج بھی تمہارے نام پر بیٹھی ہوئی ہے۔تمہاری دادی خان کتنی زیادہ دکھی ہیں لیکن تم تو مزے میں ہو وہاں تمہیں کہاں کسی کی فکر۔دو سال ہوگئے ہیں اب تو آجاؤ اور کتنا ماں کی ممتا کا امتحان لوگے۔"وہ بلک بلک کر رودیں وہ روزانہ اس کی تصویر ہاتھ میں پکڑے اس سے گلے شکوے کرتیں۔

"امّی کیا ہوا ہے کیوں رو رہی ہیں؟"شیر ام جو کہ کمرے میں آیا تھا انہیں روتا دیکھ جھٹ ان کو اپنے ساتھ لگا گیا سہارا پا کر وہ اور رودیں۔

"کوئی تو اسے کہہ دو کے وہ آجائے اور کب تک ہمارا امتحان لے گا۔یا پھر جب میں مر گئی یا جب وہ پوری طرح مردوں میں شمار ہوگئی تب آئے گا۔"وہ اپنے درد کے ساتھ اس کا بھی درد بیان کر رہی تھیں۔

"امّی ایسی باتیں کیوں کرتی ہیں آپ ہی تو ہیں اب ہمارا سہارا بابا بھی نہیں ہیں اگر آپ کو کچھ ہو گیا تو ہم کہاں جائیں گے۔"

"اگر تم لوگوں کو میری اتنی ہی فکر ہوتی تو وہ وہاں نہ ہوتا اور تم بھی اسے ڈھونڈتے۔"

Posted On Kitab Nagri

"امّی آپ روئیں نہیں آجائے گا وہ۔"وہ انہیں دلاسے دینے لگا۔

"سلیمان ہمیں وہاں جانا چاہیے پتہ نہیں وہ کیسی ہو گی؟"وہ دونوں لاؤنج میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔

"دیکھو مہناز میں تو ابھی مصروف ہوں اگر تم جانا چاہتی ہو تو چلی جاؤ میں بھی آجاؤں گا۔"

"سلیمان میں بھی مصروف ہوں لیکن اب وہ خفا ضرور ہو گی کیونکہ اس کے مشکل وقت میں ہم وہاں نہیں ہیں۔"

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri
Fb/Pg/Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
whatsapp _ 0335 7500595

"مہناز ہم فارغ ہو کر چکّر لگاتے ہیں تم پریشان نہ ہو امّاں ہیں وہاں پر وہ خود ہی سنبھال لیں گی۔" سلیمان صاحب نے انہیں حوصلہ دیا تو وہ گہری سانس خارج کر گئیں۔اور کرتی بھی کیا ان کا کام بھی ضروری تھا اور حویلی جا کر بیٹھ جانے سے وہ باقی لوگوں کی زندگیوں کو انصاف سے محروم نہیں کر سکتی تھیں۔ www.kitabnagri.com

"آپ بتائیں کھانا لگادوں۔"

"نہیں مجھے بھوک نہیں ہے۔" وہ پریشان حال سے وہاں سے اٹھ گئے۔وہ اس لیے اس کے پاس نہیں جارہے تھے کیونکہ وہ شرمندہ تھے اور ان سے اس کی حالت بالکل بھی برداشت نہیں ہوسکتی تھی۔اور ویسے بھی اس نکاح میں وہ بھی تو حصّہ دار تھے۔انہیں کیا معلوم تھا کہ ان کا ہونہار بھتیجا یہ کام سرانجام دے دے گا۔

"اسلام علیکم! کیا کررہی ہیں آپی؟" آئینہ نے اسکول بیگ صوفے پر پٹختے پوچھا جبکہ وہ کھڑکی سے باہر دیکھتی سلام کا جواب دے کر پلٹی۔

Posted On Kitab Nagri

"کچھ نہیں بس پودوں کو دیکھ رہی تھی۔"

"کوئی حال نہیں آپی ان چیزوں سے بھی باہر نکل آیا کریں۔"اُس نے شوز اتارتے مشورہ دیا تو وہ ہلکا سا مسکرائی۔ www.kitabnagri.com

"حال تو تمہارا نہیں ہے ان چیزوں میں ہی تو اصل دنیا ہے انسان کی آنکھوں کو یہی تازگی دیتی ہیں تمہیں کیسے معلوم ہو گا تم سوشل میڈیا کی دُنیا سے باہر نکلو تو معلوم ہو۔"وہ بیڈ پر بیٹھ گئی اور دونوں ہاتھ بیڈ پر ٹکا کر گردن پیچھے کو جھکالی۔

آپ اور آپ کے یہ فلسفے صحیح آپ آرٹ سبجیکٹ میں گئی ہیں پہلے آبزرو کرتی ہیں پھر بناتی ہیں۔خیر ماما کہاں ہیں؟"

"ماما پھپھو کی طرف گئی ہیں اور تم جلدی سے فریش ہو جاؤ میں ملازمہ سے کھانے کا کہتی ہوں۔"اُس نے اُس کے بال سہلاتے کہا تو آئینہ مسکراتی وہاں سے اُٹھ گئی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"مرہال!مرہال!اُٹھو بیٹا۔"مہناز بیگم آہستہ آہستہ سے قدم اُٹھاتیں اندر آئی تھیں کیونکہ اُنہوں نے ہیلز پہنی ہوئی تھی۔مہناز بیگم کی آواز پر اس کی نیند میں خلل ڈلا جس سے اس کے شفاف ماتھے پر ہلکے سے بل نمودار ہوئے۔

Posted On Kitab Nagri

"مرہال اُٹھ جاؤ پھر تم نے یونیورسٹی بھی جانا ہے۔"اُنھوں نے محبّت سے اپنی خوبصورت بیٹی کے بال سہلائے تو اس نے آنکھیں مسلتے آہستہ سے آنکھیں کھولیں اُس کی کالی موٹی آنکھوں میں چمک در آئی تھی۔ www.kitabnagri.com

".Mom i don't want to go anywhere because i'm so tired"

مرہال نے اُن کی طرف کروٹ بدلتے کہا۔

"اوکے لیکن جانا کیوں نہیں ہے تھکی تو تم ہر روز ہوتی ہو۔"

"مام دردانہ آج گھر پہ آئے گی اور آج ہم لوگ گھر پر ہی اسٹڈی کریں گے۔"

"ٹھیک ہے پھر میں کورٹ جارہی ہوں شام میں ملتے ہیں۔"وہ اُس کے بے بی کٹ بالوں پر بوسہ دیتیں سیدھی ہوئیں اور باہر چلی گئیں۔وہ ایک وکیل تھیں اور وہ بھی کوئی عام نہیں وکالت میں ایک نام تھا اُن کا۔وہ آزاد خیال تھیں اسی لیے اُن کی بیٹی بھی انہیں کی طرح آزاد خیال اپنی من مانی کرنے والی تھی۔اُن کے بال ہمیشہ پشت پر کھلے رہتے مگر سر پر ڈوپٹہ لازمی ہوتا اور ہمیشہ قمیض شلوار میں ملبوس ہوتیں،اُنھوں نے اپنی اولاد پر کبھی بلاوجہ پابندی نہیں لگائی تھی اور اُنہیں اپنی اولاد بے حد عزیز تھی۔

Posted On Kitab Nagri

مرہال مسکراتی کروٹ بدلتی آنکھیں موندھ گئی۔وہ بلاشبہ ایک خوبصورت لڑکی تھی،کالے بال جو کہ آگے سے بے بی کٹ اور پیچھے سے شولڈرز سے تھوڑا نیچے تک تھے۔سفیدی ملائم چہرہ کٹاؤ دار ہونٹ،خوبصورتی کی مثال،انا کی ماری مرہال سلیمان خان تھی۔

"رحمت بی میری بات دھیان سے سن لیں آج میری دوست آرہی ہے تو کھانے میں تھوڑی بہت کوتاہی تو برداشت ہو سکتی ہے مگر زیادہ نہیں اسی لیے ابھی سے کام شروع کر دیں۔"مرہال رحمت بی(ملازمہ) کو حکم کرتی بالوں کو پیچھے کو جھٹکتی باہر گاڑی کی طرف بڑھ گئی جہاں ایک عدد ڈرائیور اور گارڈ اسی کے انتظار میں گاڑی میں موجود تھے۔ www.kitabnagri.com

وائیٹ پینٹ ٹراوزر کے ساتھ بے بی پنک شرٹ،ہم رنگ کیجوئل شوز،آنکھوں پر سن گلاسز جمائے وہ گاڑی میں بیٹھی۔

گاڑی مال کے سامنے رُکی گارڈ کے دروازہ کھولنے پر وہ خوبصورت حسینہ باہر نکلی اور مال کے اندر بڑھ گئی۔جبکہ گارڈ اُس کے پیچھے پیچھے چلتا رہا۔وہ گارڈ کو ایک جگہ رُکنے کا کہہ کر کپڑے دیکھنے لگ گئی اُس نے کچھ شرٹس اور جینز خریدیں پھر وہ شوز خریدنے کیلیے دوسری طرف بڑھ گئی۔

جیسے ہی ایک لڑکا اُسے شوز ٹرائے کروانے کیلیے نیچے بیٹھا اُس نے اُسے ہاتھ کے اشارے سے روک دیا۔

Posted On Kitab Nagri

"میڈم آپ تکلّف نہ کریں میں پہنا دیتا ہوں۔"

"جہنّم میں جائے ایسی بے تکلّفی جس میں میں نامحرموں سے جوتے پہنتی پھروں اور دوسری بات ہاتھ سلامت ہیں میرے۔" لڑکا اس قدر تذلیل پر اُٹھ گیا پھر شرمندگی سے اس مغرور لڑکی کو دیکھا جو کہ جدّی پشتی امیر لگ بھی رہی تھی۔ اُس کی آواز پر کوئی چونک کر پلٹا اور یک ٹک اسے دیکھنے لگا۔ وہ اپنی جگہ سے اُٹھ کر اُس کے قریب آکر کھڑا ہو گیا۔

"مرہال سلیمان خان!" بھاری مردانہ آواز پر اُس نے چونک کر سر اُٹھایا اور مقابل کھڑے شخص کو دیکھا اور مقابل ہی کھڑی ہو گئی۔ www.kitabnagri.com

"کہیں آپ جاسوسی تو نہیں کر رہے تھے؟"

"محترمہ ہم اپنے علاقے پر سلطنت کرنے والے مصروف لوگ ہیں، لوگوں کی بلاوجہ خبر رکھنے کی ہمیں عادت نہیں۔" آس نے گوگلز اُتارتے مرہال کی طرف مسکراہٹ اُچھالی۔

"جانتی ہوں کس قدر مصروف اور انجان لوگ ہیں معصوم سمجھنے کی قطعاً ضرورت نہیں ہے۔"

"آپ مصروف ہوں تو ہی سمجھیں خیر اب چلتا ہوں۔" وہ اُسے تپا کر خود پلٹا۔

"زرون خان!" اُس نے تیز آواز میں پکارا اُس نے خود کے ادھورے نام پکارے جانے پر گہری سانس خارج کی مرہال سلیمان خان کے علاوہ کوئی بھی اُس کا نام پورا ادا کر کے ادھورا نہیں چھوڑتا تھا۔ وہ اُکتاہٹ سے پلٹا۔

Posted On Kitab Nagri

"میرے سامنے اپنی زُبان پر لگام ہی ڈال لیا کریں تو بہتر ہے ورنہ میں احسان نہیں رکھتی۔"

"جانتا ہوں جانتا ہوں خیر ابھی لڑنے یا بحث کرنے کا میرا موڈ نہیں ہے حویلی آنا مل جُل کر کھانا کھائیں گے۔"اس نے جو یہ آخری الفاظ کہے تھے اس کی بھی خاص وجہ تھی مگر مقابل بھی اپنے نام کی واحد تھی۔ www.kitabnagri.com

"حویلی آنے سے اچھا ہے مر ہی نہ جاؤں مل جُل کر کھانا کھائیں گے۔"اُس نے مقابل کی لائن منہ کے زاویے بگاڑ کر ادا کی تو وہ ہنستا ہوا وہاں سے چلا گیا،وہ بھی غصّے سے باہر نکل گئی۔

دردانہ اُن کے گھر سے ہو کر چلی گئی تھی۔ شام کو سلیمان صاحب آفیس سے فارغ ہو کر تھکے ہارے لاؤنج میں آئے جہاں اُن کے بیوی بچّے پہلے ہی بیٹھے ہوئے تھے۔

"کیا ہو رہا ہے بچّو؟"

"کچھ بھی نہیں ڈیڈ بس یوں ہی باتیں کر رہے تھے۔"مرہال جواب دے کر ٹانگ پر ٹانگ جما گئی۔ ایٹیٹیوڈ پورا سلیمان صاحب کی طرح ہی تھا بلکہ اُن سے بھی بڑھ کر۔

"مرہال امّاں بیگم یاد کر رہی تھیں کہہ رہی تھیں کہ مرہال مل جائے آکر۔"

Posted On Kitab Nagri

"ڈیڈ یہ کیا بات ہوئی ایک مجھے ہی کیوں یاد کرتی ہیں اور کوئی نہیں ہے کیا پورے خاندان میں۔" مرہال کو نفرت تھی حویلی سے حویلی کے لوگوں سے جہاں انسان کی سانس سے زیادہ تو رسم ورواج پر عمل کرنا پڑتا تھا۔ www.kitabnagri.com

"بیٹا کافی دیر ہو گئی ہے تم ملی بھی تو نہیں ہو۔"

"ڈیڈ تو وہ خود آجائیں میں وہاں نہیں جاؤں گی۔" اُس نے سینے پر بازو باندھے کمر صوفے کی پشت سے ٹکالی۔

"یہ اُن کے آداب کے خلاف ہے ویسے بھی اب اُن کی وہ عمر نہیں رہی کہ وہ یہاں آئیں تمہیں جانا ہوگا ایسا کرنا کہ آہن کو بھی لے جانا۔" سلیمان صاحب کے مشورے پر آہن نے بھی موبائل سے نظریں اُٹھا کر اُن کی طرف دیکھا جو کہ پُر سکون تاثرات کے ساتھ مہناز بیگم کی طرف متوجہ ہو گئے تھے۔

"ڈیڈ یہ کوئی انصاف نہیں ہے آپ نے جانا ہے تو جائیں، نہ کوئی وہاں میری عمر کا ہوتا ہے سب ہی بڑے ہیں میں وہاں کیا کروں گا۔" آہن نے اپنا دُکھڑا سنایا مگر سولہ سالہ آہن کی دکھ بھری کہانی کوئی سمجھے تو نا۔ www.kitabnagri.com

"مجھے نہیں معلوم ڈیڈ میں نہیں جاؤں گی۔" تبھی سلیمان صاحب کا فون بجا جہاں بلقیس بیگم (بڑی بیگم) کی کال آرہی تھی۔ سلیمان صاحب نے محبّت سے کال اُٹھائی۔

"کیا مرہال آرہی ہے؟" رسمی سلام دُعا کے بعد بلقیس بیگم نے مدّعے کی بات پوچھی۔

Posted On Kitab Nagri

"جی امّاں بیگم میں نے کہا تو ہے باقی آپ خود بات کر کے دیکھ لیں۔" سلیمان صاحب نے زبردستی فون مرحال کو پکڑایا جس نے منہ بگاڑتے فون کان کو لگایا۔

"جی دادو۔"

"نہ سلام نہ دُعا تمہارا خون سفید ہو گیا ہے مرحال جو یوں کرتی ہو میرے پاس رہتی ہوتی سارے طور طریقے سکھا دیتی سلیمان اور مہناز نے تو تمہیں بگاڑا ہوا ہے۔"

"سوری دادو السلام علیکم!" اتنی بے عزّتی کے بعد اس نے معذرت کر کے سلام کیا۔

"اب اس موئی سوری کا کیا فائدہ خیر وعلیکم سلام کب آؤ گی ملنے؟"

"دادو میں مصروف ہوں۔"

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

Posted On Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔
Fb/Pg/Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
whatsapp _ 0335 7500595

"مرہال بہانہ بنانے کی قطعاً ضرورت نہیں ہے چھ سال سے تم یہاں نہیں آئی مجھے کوئی بہانہ نہیں سننا تم نے آنا ہے۔" حکم سناتیں بڑی بیگم فون بند کر گئیں۔اُس نے منہ بسور کر فون سلیمان صاحب کو پکڑایا اور پیر پٹختی وہاں سے چلی گئی۔ www.kitabnagri.com

"میں نہیں جا رہی حویلی سُن لیا آپ لوگوں نے۔" سیڑھیوں کے پاس پہنچ کر اس نے ہانک لگائی تو تینوں افراد ہنس دیے۔

"مرہال بیٹا اپنی دادو کو کہو ہمیں نہیں۔" مہناز بیگم نے بھی برابر میں جواب دیا تو وہ غصّے سے اوپر چلی گئی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ اپنے تینوں دوستوں کے ساتھ ریسٹورینٹ میں موجود تھی۔سب ہنس کر باتیں کرنے کے ساتھ لنچ کو بھرپور انجوئے کر رہے تھے۔وہ ریڈ گھٹنوں تک آتی شرٹ کے ساتھ بلیک ٹراوزر پہنے ڈوپٹے سے ندارد مخصوص حلیے میں بیٹھی بات کر رہی تھی۔میک اپ سے پاک خوبصورت رنگت پر گلابی باریک ہونٹ مسکراہٹ میں ڈھلے ہوئے تھے۔ www.kitabnagri.com

ان سے کچھ فاصلے پر شیرام اپنے دوست کے ساتھ ان کی طرف پیٹھ کیے بیٹھا ہوا تھا۔

"یار وہ لڑکی دیکھ تو کتنی پیاری ہے،اس سے پہلے میں نے خوبصورت لڑکی کبھی نہیں دیکھی۔"

"شرم کر تم یہ کیسے کسی کے بارے میں بات کر سکتے ہو۔"شیرام نے دیکھا تو نہ مگر اسے غصّہ ضرور آیا تھا آخر حویلی کا غیرت مند مرد تھا۔اور ایسی تربیت کا اصل کریڈیٹ جاتا بھی بڑی بیگم کو ہی تھا۔

"یار تو مجھے شرم نہ دلا میں کیا شرم کروں ایک بار دیکھ تو سہی۔"

"دیکھ یہ اچھی حرکت نہیں ہے یوں کسی کو دیکھنا۔"

"لو اس میں میری کیا غلطی پھر وہ نہ آتی۔خود ہی آتی ہیں مردوں کو لبھانے کے لیے۔"شیرام تو نہ پلٹا مگر جس کے بارے میں وہ بکواس کر رہا تھا وہ خود ہی اس کی باتیں سن کر اٹھ کر آگئی تھی۔اور آتے ساتھ ہی اس نے ٹیبل سے پانی کا گلاس اٹھایا اور اس کی طرف اچھالا منہ پر پانی گرنے کی وجہ سے وہ ہڑبڑا کر اٹھا اور شیرام نے بھی چونک کر آنے والی ہستی کو دیکھ کر اس کی حیرانگی انتہا کو پہنچی۔

"یہ کیا بدتمیزی ہے۔"

Posted On Kitab Nagri

"تم اپنی زبان سنبھال لیتے تو میں بد تمیزی نہ کرتی۔ میرے یہاں آنے پر تمہیں بڑی تکلیف ہے اپنے یہاں آنے پر یا اپنی گھٹیا سوچ پر کیوں نہ ہوئی اور تمہاری بہنوں کے بارے میں بھی کوئی ایسی ہی خوبصورت سوچ رکھتا اور بکواس کرتا ہوگا اور تمہاری بزدل بہن جنہیں تم جیسے بھائیوں نے غیرت کے نام پر ان کی زبان ہی کھینچ رکھی ہوگی وہ کہاں کسی کو جواب دینے کی ہمّت رکھتی ہوگی۔" اس کے شفاف ماتھے پر بل واضح ہوئے۔ www.kitabnagri.com

"تم یہاں کیا کر رہی ہو؟" شیرام بھی اس کے مقابل کھڑا ہوا۔ شیرام کو دیکھ کر اسے حیرانگی تو ہوئی مگر اس نے ظاہر نہ کیا۔

"میں یہاں جو بھی کروں مگر میں آپ کو جواب دہ نہیں ہوں۔" مرحال نے جواب دے کر ایک بھرپور نگاہ ادھر ادھر دوڑائی۔ اس کے دوست بھی پریشانی سے کھڑے ہو گئے تھے اور ارد گرد کچھ لوگ وہ بھی دیکھنے لگ گئے۔

"تو جانتا ہے اسے۔"

"کزن ہے میری۔" اس نے اپنے دوست کو جواب دے کر اس کی طرف متوجہ ہوا۔

"میں دادی خان کو بتا کر تمہیں سیٹ کرواتا ہوں۔" اس نے اسے دھمکایا۔

Posted On Kitab Nagri

"میں اپنی زندگی دادو کی مرضی سے نہیں جی رہی اپنے باپ کے گھر رہ رہی ہوں اور آپ اپنے دوست کی گھٹیا بکواس تو بند کروا نہ سکے الٹا مجھ پر رعب جھاڑ رہے ہیں۔"اس نے تمسخرانہ مسکراہٹ اس کی طرف اچھالی۔ www.kitabnagri.com

"تم اپنی تمیز میں رہو ورنہ۔۔۔"

"ورنہ آپ کچھ بھی نہیں کر سکتے اور نہ ہی ہمّت ہے مرہال سلیمان خان کو آپ اچھے سے جانتے ہیں اور میں کسی کے نام کی دھمکی نہیں دوں گی میں خود ہی کافی ہوں اور پلیز کمپنی بدل لیں ورنہ میں اس بات کی شکایت دادو کو ضرور کروں گی۔"

"شکایت تم تب کرو گی جب آؤ گی۔"

"موبائل زندہ باد اور میں پہلی بار دادو کو کال کرنے میں ذرا بھی نہیں کتراؤں گی۔"وہ جواب دے کر اس کے دوست کو آنکھیں نکالتی وہاں سے اپنے دوستوں کو لیے چلی گئی۔شیرام خود کی انسلٹ پر لال انگارہ آنکھوں سے اسے گھور کر ہی رہ گیا۔بلاشبہ مرہال اور شیرام کی کبھی بنی ہی نہ تھی بنی تو خیر اس کی کسی بھی فرد سے نہ تھی مگر اس سے کچھ زیادہ ہی بیر لگا رکھا تھا کیونکہ شیرام میں زیادہ گرم خون جوش مارتا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"السلام علیکم! بیٹا کیا کر رہی ہو؟"مہناز بیگم اس کے کمرے میں آئی جہاں وہ بیڈ کی پشت سے ٹیک لگائے مختلف قسم کی یادوں میں مگن تھی۔ان کے آنے پر سلام کا جواب دیتی سیدھی ہوئی جو کہ اس کے سامنے براجمان ہوگئی تھیں۔ www.kitabnagri.com

"آپ کب آئیں۔"

"کچھ دیر پہلے ہی آئی ہوں آئی تو دیکھا آہن صاحب مزے سے گیم کھیلنے میں مگن ہیں اب تم ہی بتاؤ فائنل ایگزامز ہیں اس کے۔"

"آپ پریشان کیوں ہوتی ہیں ماشاءاللہ سے بڑا ذہین ہے میرا بھائی خود ہی پڑھ لے گا۔"

"یہ تو ہے مگر۔۔۔"

"مگر وگر کچھ نہیں یہ بتائیں ڈنر میں کیا بن رہا ہے؟"

"ڈنر میں تو بہت کچھ ہے اور تم میری بات کا جواب دو۔"

"جی پوچھیں پوچھیں۔"

"اب تم نے حویلی جانے کے بارے میں کیا سوچا؟"

"ماما میں آپ سے اس سوال کی توقع بالکل نہیں رکھ رہی تھی۔اور آپ جانتی ہیں کہ میں وہاں جانے کے لیے راضی نہیں ہوں تو پھر میں کیسے جاسکتی ہوں۔"

Posted On Kitab Nagri

"کچھ نہیں ہوتا بیٹا چلی جاؤ کچھ دن کی ہی تو بات ہے اور ویسے بھی وہاں روح اور حیا ہونگی تمہاری تائی ہونگی اور تو اور پھوپھو بھی ہونگی۔دیکھو اگر تم نہ گئی تو پھر اماں ہماری تربیت پر ہی چوٹ کریں گی۔"انہوں نے اسے منہ بسورتے دیکھ آخری پتّہ بھی پھینکا۔

"وہ تو ٹھیک ہے میں دادو کو تو ہینڈل کرلوں گی مگر اس حویلی کے مرد سب سے زیادہ غصّہ چڑھاتے ہیں آپ کو پتہ ہے آج کیا ہوا میں ریسٹورینٹ میں بیٹھی ہوئی تھی اس سو کالڈ شیرام کے دوست نے میرے بارے میں بکواس کی میں نے بھی اٹھا کے پانی کا گلاس منہ پر گرادیا۔"اس نے اپنی بہادری کا قصّہ اپنی ماں کو بتایا تو وہ ہنس ہنس کر ہی دوہری ہو گئیں۔بلاشبہ وہ اتنی باتیں بھی کسی اپنے سے قریب انسان سے ہی کرتی تھی اور اس کی ماں اس کے بہت قریب تھی سلیمان صاحب کی تو جان ہی اس میں بستی تھی۔ www.kitabnagri.com

"اگر وہاں گئی تو ذرا غصّے کو قابو میں رکھنا۔انہیں شکایت کا موقع ہی نہ دینا۔"

"ماما میں کیا شکایت کا موقع دوں وہ تو میری چھوٹی سی چھوٹی بات کو ہی شکایت سمجھ لیتے ہیں۔"

"بیٹا صبر کرلیا کرو تھوڑا روح اور حیام بھی تو رہ رہی ہیں نا۔"

"ان کی تو ہمّت کی داد دینی پڑے گی روح تو ماما پھوپھو کی طرح ذرا ہے سیدھی مگر وہ حیام تیز ہو کر بھی کچھ نہیں کہتی میں ہوں نا اس کی جگہ اور دو دو بھائیوں کا سہارا ہو تو پھر کیا ہی تباہی مچاؤں۔"

"بس کرو بھائیوں کے بغیر ہی تم کسی آفت سے کم نہیں ہو۔"

Posted On Kitab Nagri

"ابھی آپ نے میری ہمّت دیکھی ہی کہاں ہے میں تو لوگوں کی نیندیں حرام کر دوں۔" وہ فخر سے کہتی سرہانے پر سر ٹکا گئی۔ www.kitabnagri.com

"بریک پر پاؤں رکھو ورنہ یہ نہ ہو کہ کہیں ان کے گھر کے بڑے ہونہار بیٹے کی بیوی بنو اور وہ تو ہے بھی ان کی ہی شان پھر تمہارے پھنسنے اور غصّے کے مکمل طور پر ختم ہونے کا وقت آجائے گا۔"

"توبہ توبہ ایسی بھی مائیں ہوتی ہیں کیا دنیا والو دیکھو ذرا۔" اس نے اونچی آواز میں ہانک لگائی۔

"آپ لوگ ابھی سے سمجھ لیں میں اس انسان سے شادی بالکل بھی نہیں کروں گی آپ کو پتہ ہے کتنا حکم چلاتا ہے توبہ۔" وہ تو سوچ کر ہی کانوں کو ہاتھ لگا گئی۔

"تم کسی سے کم نہیں ہو اگر میں یہ بات کہوں کہ حویلی ایک طرف ہو اور تم ایک طرف تو پھر بھی تم ہی بازی جیتو گی۔" وہ کہہ کر اٹھ گئیں۔

"توبہ آپ اپنی بیٹی کو جلاد سمجھتی ہیں۔"

"اس میں کوئی شک نہیں۔" وہ پلٹی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"اور ایک بات یہ جو تم بات بات پر توبہ کر رہی ہو یہی اگر ڈھنگ سے سر پر ڈوپٹہ لے کر استغفار پڑھ لو تو کتنے ہی گناہ دھلیں گے۔"

"اللہ آئی تھنک آج آپ میں دادو کی بھی ساس کی روح آئی ہوئی ہے۔"

Posted On Kitab Nagri

"جو تم سمجھو خیر چلو ڈنر کے لیے تمہارے بابا آگئے ہونگے۔"وہ کہتی باہر چلی گئیں۔وہ بھی ان کی باتوں پر مسکرا کر گہرا اسانس خارج کر کے اٹھ گئی۔

"اب بتا کرے گا ہمارے حکم کی نافرمانی۔"جمّی نے ایک زوردار مکّا بنٹی کے منہ پر جڑا جس پر گول مٹول بنٹی لڑکھڑا کر نیچے گرا۔جمّی کے ساتھی نے بنٹی کو اُٹھا کر جمّی کے سامنے کیا۔بنٹی کی اعینک تو نیچے گر چکی تھی اور ساتھ ہی ہونٹ سے خون رسنے لگا۔ابھی دوبارہ جمّی اس پر ہاتھ اُٹھاتا کسی نے اس کے ہاتھ کو روک کر بازو کو زور سے مڑوڑا۔جمّی نے اس اچانک آفتاد پر جب مقابل کو دیکھا تو وہ کوئی اور نہیں بلکہ اُن کی مخالف مرحال سلیمان خان تھی،امیر ماں باپ کی بگڑی ہوئی بیٹی جو ہر وقت آزاد خیال رہتی اور کسی کا ڈر نہ ہوتا۔ www.kitabnagri.com

"جمّی اگر آئندہ میرے دوست کی طرف آنکھ اُٹھا کر بھی دیکھا تو زمین میں گاڑھ دوں گی۔"الفاظ تھے یا انگارے جمّی کو اپنے کان جھلستے ہوئے محسوس ہوئے۔

www.kitabnagri.com

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

اگر آپ ہماری ویب پر اپناناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یاشاعری پوسٹ کرواناچاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

"میں منہ توڑ دوں گا تمہارا۔" جمّی (جس کا اصل نام جلیل تھا) پھنکارا۔ مرہال نے بنٹی کو پیچھے کیا۔ دردانہ نے اس کا چشمہ زمین سے اُٹھا کر اُسے دیا۔ حمزہ بھی مرہال کے ساتھ کھڑا ہو گیا۔

"تمیز سے ورنہ میں ڈائریکٹ ہاتھ توڑ دوں گی۔" وہ دھیمی آواز میں غرائی۔ اچھا خاصا تماشا لگ چکا تھا اور کئی لوگ ارد گرد تماشائی بنے ہوئے تھے۔ جمّی کے ساتھ والی یا یوں کہنا بہتر ہو گا کہ اُس کی لیڈر حلیمہ بھی وہاں آ گئی اور جمّی کو سائیڈ پر کرتی اُس کے سامنے کھڑی ہو گئی۔

"کیا مصیبت ہے؟" حلیمہ کے بُرے انداز پر مرہال نے تمسخرانہ مسکراہٹ اُچھالتے رُخ پھیرا۔

"اب بول کیوں نہیں رہی کیا مصیبت تھی تم نے میرے دوست کو مارا۔"

Posted On Kitab Nagri

"میں فضول لوگوں کے سوالات کے جوابات نہیں دیتی آئی سمجھ اب اپنی شکل یہاں سے گم کرو رنہ۔۔۔"

"ورنہ ہاں کیا ورنہ۔۔" حلیمہ پھنکارتی ہوئی اسے کندھے سے پیچھے کرنے لگی۔

"اپنی تمیز میں رہو جاہل عورت اگر آئندہ مجھے ہاتھ لگانے کی ہمّت کی تو توڑ دوں گی۔اُس نے حلیمہ کا بازوزور سے پکڑ کر جھٹکا۔ www.kitabnagri.com

"تم لوگوں نے ہی اصول توڑے ہیں اصولوں پر قائم رہو۔"حمزہ نے بھی بھرپور ساتھ دیا۔

مقابل تو لڑنے میں ماہر تھے ہی لیکن زمانہ جانتا تھا مرہال سلیمان خان جیسی غصّے کی تیز نہ دیکھی تھی۔اُسے غصہ آتا تو چیزوں کو تہس نہس کر دیتی۔جب سے انہوں نے یونیورسٹی جوائن کی تھی ان دو ٹیموں کی مخالفت تھی۔مرہال اوراس کی ٹیم فائنینس کے سٹوڈینٹس تھے جبکہ مخالف ٹیم کے لوگ آئی ٹی کے اسٹوڈینٹس تھے۔ان دونوں ٹیموں کے درمیان لڑائیاں چھوٹی موٹی نہ ہوتیں بلکہ مار پیٹ تک سلسلہ جاری رہتا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"یہ کیا چل رہاہے یہاں چلو سب اپنی اپنی کلاسز میں۔"یونی ڈین نے سب بچّوں کو کہاتو وہ لوگ بھی ایک دوسرے کو گھورتے وہاں سے چلے گئے۔

"حمزہ دیکھو زیادہ چوٹ تو نہیں لگی ورنہ ہاسپٹل لیکر چلتے ہیں۔"اُس نے فکرمندی سے پوچھا۔

"ویسے ہاسپٹل کیوں میڈیکل سنٹر ہے یہاں۔"

Posted On Kitab Nagri

"کوئی ضرورت نہیں ہے یونی کا احسان لینے کی دیکھوا سے پہلے۔"اُسے غصّہ تھا۔

"میں ٹھیک ہوں میر و۔"بنٹی نے ہونٹ سے رستے خون کورومال سے صاف کرتے تسلّی بخش جواب دیا تو اسے سکون ہوا۔

"بنٹی تمہیں ان سے ڈرنے کی قطعاً ضرورت نہیں ہے ڈرپوک لوگ ہیں تبھی تو پیچھے سے وار کرتے ہیں اتنے اچھے ہوں یا مرد کے بچّے تو منہ پر وار کریں۔"

"چلو چھوڑو ان کا تو کام ہی یہی ہے۔"دردانہ نے اسے کالم ڈاؤن رہنے کو کہا تو وہ رُخ پھیر گئی۔

مہناز بیگم اور مرہال دونوں ہی دروازے سے داخل ہوتے ہی سامنے بنے لاؤنج میں ہی بیٹھی ہوئی تھیں جب روتا ہوا آہن اندر داخل ہوا۔دونوں اس کی خراب حالت دیکھ کر اس کی طرف بڑھیں۔

"کیا ہوا ہے تمہیں؟"مہناز بیگم نے اسے پکڑ کر صوفے پر بٹھایا جس کے چہرے پر قافی نیل کے نشان تھے اور ہونٹ سے بھی خون رس رہا تھا۔

"ماما یہ کالونی کے کارنر پر جو علی رہتا ہے اس نے مجھے مارا ہے۔"

"مارا ہے کیوں مارا ہے بھئی کوئی وجہ بھی ہونی چاہیے۔"

"مرہال جاؤ ڈرائیور کو کہو گاڑی اسٹارٹ کرے ہاسپٹل لے کر چلتے ہیں۔"

Posted On Kitab Nagri

"ماما اس نے مجھے کہا میرے ساتھ کرکٹ کھیلو میں نے منع کر دیا تو بہت مارا۔" مرحال جو کہ ڈرائیور کو پیغام دے کر آئی تھی اس کی بات سُن چکی تھی۔

"ماما آپ چلیں میں نے بابا کو بھی بتا دیا ہے وہ بھی ہاسپٹل پہنچ جائیں گے آپ اسے لے کر چلیں دیکھیں بازوؤں پر بھی چوٹ آئی ہوئی ہے۔"

"ہوں پتہ نہیں کتنا مارا ہو گا اس جاہل انسان نے۔" وہ اسے اپنے ساتھ لگاتی اٹھ کھڑی ہوئیں۔

"تم نہیں آ رہی کیا؟"

"میں آتی ہوں آپ چلیں اسے جلد لے کر۔" اس کے کہنے پر وہ اسے لیے باہر چلی گئیں۔ اور عجلت میں اس سے یہ پوچھنا بھی بھول گئیں کہ وہ کیوں ابھی نہیں آ رہی۔ ان کے جانے کے فوراً بعد ہے وہ گیٹ سے باہر نکل گئی۔

اور سیدھا رُخ کالونی کے باہر بنے بڑے سے پارک کی طرف کر لیا جہاں فارغ وقت میں آہن کرکٹ کھیلا کرتا تھا اور کبھی وہ بھی ساتھ چلی جاتی تھی۔

اس پارک میں پہنچنے کے بعد اسے ایک لڑکا نظر آیا جو کہ آہن کے ساتھ اکثر موجود ہوتا تھا۔

"تمہیں پتہ ہے علی کہاں ہے؟"

"جی آپی مگر آپ کیوں پوچھ رہی ہیں؟"

Posted On Kitab Nagri

"ویسے ہی کچھ کام تھا جلدی بتاؤ کہاں ہے ؟"شاید اس لڑکے کو بھی اس کی بدمعاشی کے بارے میں نہیں پتہ تھا اسی لیے وہ اسے ایک طرف لے گیا جہاں ایک آدمی بریانی کی اسٹال لگائے کھڑا تھا۔

"علی مرہال آپی آئی ہیں۔"اس نے کہا تو وہ جو کہ اسٹال والے آدمی پر رعب جھاڑ رہا تھا اس کی طرف پلٹا۔

لمبے قد کھاٹ کا وہ تقریباً اٹھارہ سالہ لڑکا تھا۔

"جی فرمایئے۔"انداز میں مغروری تھی جیسے پتہ نہیں کس مغل بادشاہ کا تخت مل گیا ہو۔

"تم نے میرے بھائی کو کیوں مارا؟"اس نے ایک ایک لفظ چبا کر کہا وہ اس لڑکے کے سامنے تھی جو کہ اس سے عمر میں کم ہونے کے باعث جسامت میں زیادہ تھا۔

"اووو تو آپ اپنے بھائی کی حمایت کے لیے آئی ہیں ویسے کس قدر شرمندگی کی بات ہے یہ سنا تھا کہ بھائی بہنوں کے لیے اسٹینڈ لیتے ہیں اور یہاں بہن آئی ہے اور ویسے بھی میں نے اس لیے مارا کیونکہ اس نے میری بات نہیں مانی اور مجھے اپنی بات سے انکار کرنے والے لوگ پسند نہیں ہیں۔"اس کے اس قدر غرور پر مرہال کا خون کھول اٹھا۔

"معافی مانگو مجھ سے۔"اس کا انداز سپاٹ تھا۔علی نے ناسمجھی سے اسے دیکھا۔کچھ اور بھی لڑکے ان کے ارد گرد کھڑے ہو گئے تھے اسٹال والا آدمی بھی ان کی باتوں میں مگن تھا۔

"تمہیں سنائی نہیں دیا میں نے کہا معافی مانگو مجھ سے۔"اس کی آواز اونچی ہوئی۔

Posted On Kitab Nagri

"میں کیوں مانگو معافی اور ویسے بھی میں نے کیا کہا جو معافی مانگوں۔"اس کی بات پر وہ پلٹ گئی۔ علی بھی قہقہہ لگا گیا۔

تھوڑی دور جا کر اس نے گھاس پر پڑے ڈنڈے کو اٹھایا اور اس کے سامنے آ کر کھڑی ہو گئی۔ علی کی ہنسی وہیں ساکت ہو گئی۔

مرہال نے اسے ڈنڈے سے اچھے سے پیٹا۔ ارد گرد اچھا خاصا تماشا لگ چکا تھا۔ جب وہ ادھ موا ہو کر زمین پر بیٹھ گیا تو وہ بھی پیچھے ہو کر ڈنڈا ایک طرف پھینک گئی۔

"اب پتہ چلا کسی کو زبردستی کسی بات پر منوانے کا کیا انجام ہوتا ہے تم نے اسے کمزور سمجھ کر اسے کمزور ہی سمجھ لیا میرے بھائی نے تمہیں منع کر دیا اور تم نے اسے پیٹا کیوں اگر تمہیں اس بات کا جواب مل گیا تو میں نے جو تمہیں مارا ہے اس کا بھی مل جائے گا۔ اور اگر نہ بھی ملا تو اتنا سمجھ لینا کہ مرہال کسی کا احسان نہیں رکھتی۔ دوسروں کے ساتھ زور زبردستی کرنا یہ کوئی مردانگی کی بات تو نہیں اور ویسے بھی میں نے تم سے پوچھا کہ تم نے اسے کیوں مارا اور تم اپنی گھٹیا سوچ کے ساتھ بہن بھائی والی بات پر اتر آئے۔ اگر بھائی لڑ سکتے ہیں تو بہنوں کو بھی کبھی کمزور مت سمجھو اور اگر آئندہ تم نے کسی پر رعب جھاڑا تو مرہال سلیمان خان تم پر رحم نہیں کھائے گی کیونکہ میں ایسی عادات کو جڑ سے ختم کرنے کی سوچ رکھتی ہوں اور چاہے اس عادت میں عادت جائے یا بندہ۔"وہ کہہ کر رکی نہیں چلی گئی۔ علی نے بند ہوتی آنکھوں سے اس کی پشت کو دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ ہاسپٹل پہنچی تو اس کے بازوؤں اور سر پر بینڈ تیج کی گئی تھی اور چہرہ بھی سُرخ ہونے کے ساتھ مرجھا گیا تھا۔ سلیمان صاحب بھی آچکے تھے اور وہ ان سے کچھ منوانے کی کوشش کر رہا تھا۔

"بابا میں اب وہاں نہیں رہوں گا آپ کہیں اور گھر لے لیں۔" لیکن سلیمان صاحب اسے سمجھانے کی کوشش کر رہے تھے مگر وہ مان ہی نہیں رہا تھا۔ وہ سلیمان صاحب کو سائیڈ پر ہونے کا کہہ کر اس کے پاس بیٹھ گئی۔

"دیکھو آہن کمزور وہی ہوتے ہیں جو ڈر کر بھاگتے ہیں جو ذرا سی زندگی میں مشکل آئی تو سب چھوڑ چھاڑ فرار ہو جاتے ہیں اور بہادر لوگ ڈٹ کر مقابلہ کرتے ہیں۔ اب دیکھو اگر تمہاری بات مان لی جائے اور ہم کہیں اور جائیں تو کیا وہاں پر ایسے لوگ ختم ہو جائیں گے کیا تمہیں ایسے لوگ نہیں ملیں گے۔" اس نے ذرا ٹھہر کر سوالیہ نگاہوں سے اسے دیکھا۔ دونوں میاں بیوی بھی سامنے کھڑے اسے دیکھ رہے تھے۔ آہن نے نفی میں گردن ہلائی۔

"ہوں تو پھر ایسے لوگوں کو خود ہی سدھارنا پڑتا ہے ان کو ان کی لمٹس میں رکھنا پڑتا ہے۔ اور بھاگتے نہیں ہیں بھاگتے بزدل ہیں اور تم تو بہادر ہو نا آہن سلیمان خان اور خانوں کے خاندان پر دھبہ نہ لگاؤ۔" اس نے ہلکے پھلکے انداز میں کہا تو تینوں مسکرا دیے۔

"لیکن تم کیوں حویلی سے بھاگتی ہو۔" سلیمان صاحب کی بات پر وہ گہرا سانس خارج کر گئی۔

Posted On Kitab Nagri

"پتہ نہیں بابا میں کیوں بھاگتی ہوں یا شاید مجھے لگتا ہے وہ لوگ سدھرے گے نہیں جب میں وہاں ہوتی ہوں سب ٹھیک ٹھاک ہو جاتا ہے لیکن جیسے ہی میں واپس آتی ہوں وہ پھر ویسے ہی کرتے ہیں لیکن یہاں میں بہت کمزور ہوں۔"

"بیٹا انسان کو جس قدر سب مشکل لگ رہا ہوتا ہے اتنا ہوتا نہیں ہے تم کر سکتی ہو سب ٹھیک۔"

"نو بابا مجھے انہیں ٹھیک نہیں کرنا مجھے اور بھی کام ہیں اور ویسے بھی میں جتنا ان سے بھاگوں کوئی بھاگنے تھوڑی دیتا ہے خیر چھوڑیں یہ قصّہ، کب تک گھر چلیں گے۔" وہ آخر میں لاپرواہ انداز اپنا گئی۔

"بس چلتے ہیں میں ذرا ڈاکٹر سے اجازت لے آؤں۔" وہ کہتے باہر نکل گئے۔

"بیٹا انسان کو جس قدر سب مشکل لگ رہا ہوتا ہے اتنا ہوتا نہیں ہے تم کر سکتی ہو سب ٹھیک۔" وہ بیڈ پر سوچوں میں مگن بیٹھی تھی اور بار بار اس کے ذہن میں سلیمان صاحب کی باتیں گونج رہی تھیں۔ وہ کچھ دیر ویسے ہی بیٹھی رہی پھر گہری سانس خارج کر کے اٹھ گئی۔ وہ اپنا بیگ اور موبائل لیتی باہر نکل گئی۔ ڈرائیور کے ساتھ وہ مال گئی اور روح اور حیام کے لیے تحفے کے طور پر چیزیں خریدنے لگی۔

وہ بہت الگ تھی وہ اپنے اندر چھپے ہوئے احساسات کو دوسروں پر ظاہر نہیں کرتی تھی۔ اور حیام اور روح کے معاملے میں بھی وہ ایسی ہی تھی۔ شاپنگ کر کے وہ واپس آگئی اور پڑھائی میں مصروف ہو گئی۔

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

"السلام علیکم!" بڑی بیگم کی رعب دار آواز فون کے اسپیکر سے گونجی۔

"وعلیکم سلام کون؟" پہچاننے کے باوجود آہن نے لاعلمی کا اظہار کیا۔

"لگتا ہے اب تمہیں اتنی بھی تہذیب نہیں رہی یا بھول گئے ہو تمہاری دادی بات کر رہی ہوں۔"

Posted On Kitab Nagri

"اووو کیسی ہیں دادو دراصل نمبر سیو نہیں تھا۔"

"نمبر سیو کر کے تم کرو گے بھی کیا یاد تو میں ہی کروں گی آخر دادی ہوں۔"

"ہائے دادو آپ کی یہ خوبصورت باتیں۔"

"چلو مکھن نہ لگاؤ اور کیسی ہے اب تمہاری طبیعت مار کھا کر آگئے۔"بڑی بیگم نے خیریت دریافت کرنے کے ساتھ اس کی دکھتی رگ کو چھیڑا۔

"شکر ہے میں گاؤں میں نہیں ہوں ورنہ میں بھی انہیں کی طرح ہی ہر کسی پر طنز کرتا۔"وہ ہنکارا بھر کے رہ گیا۔وہ عمر میں تو اتنا بڑا نہ تھا مگر زیادہ سمجھدار تھا۔

"ٹھیک ہوں دادو۔"

"مجھے سلیمان نے بتایا تھا خیر میں کہہ رہی تھی جب مرہال آئے گی تو تم بھی آجانا۔"

"رہنے دیں دادو میں تو نہیں آرہا ویسے بھی آپ آپی سے پیار کرتی ہیں انہیں کو بلائیں۔"

"نالائق نہ ہو تو نہ جلا کر تمہیں بھی اتنا ہی پیار کرتی ہوں۔"بڑی بیگم کے جملہ مکمّل کرنے کے ساتھ ہی لائٹ چلی گئی۔

"دادو آپ نے جھوٹ بولا ہے اسی لیے یہاں لائٹ چلی گئی۔"

"جا نکمّی اولاد دادی سے بات کرنے کی تہذیب ہی نہیں ہے۔"

Posted On Kitab Nagri

"سرکار آپ جو کہیں ہمارے سر آنکھوں پر فلحال آپ اپنی بہو سے بات کرلیں۔"اس نے مہناز بیگم کو لاؤنج میں آتے دیکھ بڑی بیگم کا جواب سنے بغیر ہی فون ان کی طرف بڑھا دیا۔اس کے بعد بڑی بیگم اس کی شکایات کرتی رہیں اور مہناز بیگم اسے آنکھیں نکالتی رہیں اور وہ چہرے پر معصومیت طاری کیے بیٹھا رہا۔

____

وہ راہداری کے سامنے کھڑی ادھر ادھر دیکھ رہی تھی۔اس سے پہلے کے اس کے اوپر پانی گرتا کسی نے اسے بازو سے پکڑ کر کھینچا اور پانی زور سے زمین پر جا گرا۔اس نے اس آفتاد پر پہلے اس جگہ کو دیکھا جہاں پانی تھا پھر بچانے والے کو اور بچانے والا کوئی اور نہیں بلکہ اوذی تھا جس کا اصل نام اوذان تھا۔انہیں کی طرح ایک ٹیم کا لیڈر جو کہ پوری یونی میں ایک جانی مانی ہستی کے طور پر جانا جاتا تھا۔اس کی ان دونوں ٹیموں سے دوستی تھی۔اس نے کبھی ایک کے حق میں گواہی نہیں دی تھی۔

"اوہ گائز ریلیکس یہ بچّوں کے کھیل مت کھیلو۔"اوذی نے اپنے مخصوص انداز میں سن گلاسز چہرے سے ہٹائے سیکنڈ فلور کی راہداری میں کھڑے حلیمہ اور اس کے ساتھیوں سے کہا جو کہ نشانہ زائل ہو جانے کی وجہ سے بالوں میں ہاتھ پھیرے افسوس کر رہے تھے۔

"کول ڈاؤن مرہال تم فلحال کچھ مت کہنا۔"اوذی نے ہاتھ کے اشارے سے اسے صبر کرنے کو کہا تو وہ انہیں غصّے سے گھورتی وہاں سے مین گیٹ کی طرف چلی گئی۔

Posted On Kitab Nagri

"واٹ از دس؟" اوذی نے بازو پھیلائے کہا تو وہ منہ بگاڑے وہاں سے پیچھے ہو گئے۔

ریسٹوڑینٹ کے ایک طرف دردانہ کی بر تھڈے کی سیلبریشن کی تیاری کی گئی تھی اور اس حصّے اور دوسرے حصّے کے درمیان ایک گلاس وال تھی جہاں سے دوسری طرف بیٹھے افراد آرام سے اس حصّے کو دیکھ سکتے تھے۔پارٹی رات کی تھی۔

دردانہ جب ریسٹورینٹ آئی تو اس کا استقبال شاندار طریقے سے کیا گیا۔

اندر چمکتی روشنیوں میں اس کی رنگت بھی چمک رہی تھی۔جو کہ فیروزی ٹو پیس پینٹ کوٹ میں ملبوس،وائیٹ اسنیکرز پہنے ہوئے تھی۔ سلکی کالے بال جو کہ لمبائی میں کندھوں سے ذرا نیچے تھے اور ماتھے پر بے بی کٹ تھے اور خوبصورت بھی لگ رہے تھے۔اوذی بھی دو لڑکوں سمیت وہاں تشریف لا چکا تھا۔جبکہ مرہال کا خوشی سے اُن سے بات کرنے پر گلاس وال کے اس پار بیٹھے شخص کی آنکھیں سُرخ انگارہ ہو رہی تھیں۔اس کا بس چلتا تو وہ سب تہس نہس کر دیتا لیکن وہ کیسے کرتا مقابل بھی تو انتہا کی بدتمیز لڑکی ثابت ہوتی تھی۔وہ مٹھیاں بھینچتا گارڈز کو رُکنے کا کہہ کر خود گلاس وال کے پار چلا گیا۔

"محترمہ مرہال کیسی ہیں آپ؟ اگر آپ کی پارٹی ختم ہو گئی ہو تو ذرا باہر تشریف لائیں گی۔" اس کی بھاری مردانہ آواز سب کی سماعتوں سے ٹکرائی۔مرہال نے جب سامنے اس کی وجیہہ پرسنلٹی کے

Posted On Kitab Nagri

ساتھ اس کی آنکھوں میں جلتے انگاروں کو دیکھا تو اس کے چودہ طبق روشن ہو گئے۔ اس نے ہاتھ پھیلایا تو وہ منہ بگاڑتی اس کے پیچھے باہر نکل گئی۔

"کیا مسئلہ ہے آپ کو سکون سے جینے نہیں دے سکتے کیا؟" وہ پارکنگ ایریا میں پہنچ کر ہی پھٹ پڑی۔ اُس نے کوئی تاثر نہ دیا۔

"میں کچھ کہہ رہی ہوں مجھے یوں سب کے سامنے باہر لانے کا مقصد؟"

"زیادہ میرے سامنے زبان چلانے کی ضرورت نہیں ہے تم لڑکی ہو اور اندھیرے میں یوں پارٹیز کرنا ہماری حویلی کی لڑکیوں کو زیب نہیں دیتا۔"

"بھاڑ میں جائیں آپ اور آپ کی حویلی ہر وقت حویلی، حویلی، حویلی۔ حویلی کے علاوہ بھی میری کوئی زندگی ہے۔"

"مرہال چلاؤ مت۔" اس نے لال اگارہ آنکھوں سے اُس کی غصّے سے بھری آنکھوں میں دیکھا۔

"اور میری بات کان کھول کر سُن لو اس لڑکے سے تم دور ہی رہا کرو تمہارے لیے اچھا ہو گا کیونکہ تم صرف اور صرف میری ہو اور باقی مجھے سدھارنا اچھے سے آتا ہے۔" وہ کہہ کر گاڑی کی طرف بڑھا جہاں ایک گارڈ دروازہ کھولنے کو بے تاب کھڑا تھا۔

"اور کر بھی کیا سکتے ہیں آپ اپنی مردانگی مجھ پر ہی دکھا سکتے ہیں اور کوئی کام آتا ہو تو کریں نا اور ہر وقت جاسوسی کرتے رہتے ہیں فارغ لوگ۔" اُس نے سخت لہجے میں کہہ کر رُخ ذرا پھیرا۔

Posted On Kitab Nagri

"جاناں تیار رہنا دو دن بعد لینے آؤں گا بہت یاد کرتا ہوں تمہیں، ہمارے غریب خانے پر آؤ گی تو دل باغ باغ ہو جائے گا۔" وہ مُڑے بغیر نپے تُلے الفاظ میں دھمکی دیتا گاڑی میں بیٹھ گیا۔

"سکندر!" مرہال نے چینختے ہوئے پیر پٹخے لیکن اس کی سماعتوں پر مرہال کی آواز اثرانداز نہ کر سکی۔

اور سناؤ سکندر کام کیسا جا رہا ہے؟" سکندر سلیمان اور مہناز کے پاس لاؤنج میں ہی بیٹھا باتوں میں مصروف تھا۔

"ایک دم فٹ چچا جان اب ارادہ تو یہی ہے کہ دوبئی میں بزنس سیٹ کر لوں مگر دادی خان نہیں مان رہیں کہتی ہیں کہ میری نظروں کے سامنے ہی رہو۔" اس کے خوبصورت چہرے پر مدھم سی مسکان بکھری ہوئی تھی۔ سیڑھیوں کے پاس کھڑی مرہال اس کی باتوں پر منہ بگاڑ رہی تھی۔

"ٹھیک ہی تو کہتی ہیں اب بھائی جان کے دو ہی تم بیٹے ہو اگر تم بھی چلے گئے تو پھر حویلی بھی سونی سونی ہو جائے گی۔"

"میں کونسا لڑکی ہوں چچا۔"

"لو ضروری تو نہیں لڑکیوں کے جانے سے ہی گھر سونا ہو اب ہمیں ہی دیکھ لو مرہال اتنا نہیں بولتی اور آہن رونق لگائے رکھتا ہے۔" ان کے کہنے پر سکندر نے اپنے دائیں جانب سیڑھیوں کے پاس کھڑی مرہال کو دیکھا جو کہ اس کے دیکھنے پر منہ کے زاویے ٹھیک کرتی مسکرا اٹھی۔

Posted On Kitab Nagri

"اور تم لوگوں میں شیر ام تو ہے ہی تھوڑا اکھڑ مزاج اور زرون بولتا ہی کم ہے اور ازمیر بھی اسی کے جیسا ہے۔"

"آپ بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں۔"وہ مسکرا کر سلیمان صاحب کی طرف نظریں کر گیا۔ تھوڑی دیر بعد مرہال لان میں چلی گئی۔وہ بھی تھوڑی دیر بعد حویلی واپسی کے لیے پورچ میں کھڑی گاڑی کی طرف آیا اور مرہال کو لان میں ادھر سے ادھر چکّر لگاتے دیکھ وہ وہیں آ گیا۔

"ہائے بیچارے چچا جنہیں یہ بھی نہیں معلوم کہ یہ بس انہیں کا وہم ہے ان کے بیٹی کی تو اتنی زبان ہے۔"اس نے بازو لمبی کرتے کہا۔

"اپنی تو آپ کو نظر آتی نہیں ہے میری تعریف پر دیکھو کیسے دنیا جہاں کی مرچیں لگی ہیں۔اور ویسے بھی میں نے آپ کو اپنی زبان کی لمبائی بتانے کے لیے نہیں بلایا شاید آپ اپنی خوبصورت حویلی میں جا رہے تھے۔"

"ہوں خوبصورت تو ہے مگر تم سے تو کم ہی۔"

"ہوں کر لیں سرِعام تعریفیں یہ صرف چار دن کی چاندنی ہے۔"

"یہ فقط تمہارا وہم ہے تم میرے لیے ہمیشہ ہی خوبصورت رہو گی۔"

"رہنے دیں رہنے دیں مجھے اپنی نظروں سے مت دکھائیں مجھے خود کی بھی آنکھیں استعمال کرنے دیں۔"

Posted On Kitab Nagri

"ہوں کر لو تم اپنی وسیع نظر کا استعمال مگر میں نے تو تمہیں سچ ہی بتایا ہے ماننا نہ ماننا تم پر ہے اور ویسے بھی ساری زندگی ہے تمہارے پاس ماننے کو میں اس چیز کی پریشانی نہیں لوں گا۔"

"کیوں بھئی؟"وہ حیران ہوئی۔

"کیونکہ محترمہ آپ کچھ وقت بعد میری بیوی ہونگی۔"

"لاحولاولا قوۃ۔"بے اختیار اس کے منہ سے نکلا۔

"اب دیکھو نا تمہیں گھر بیٹھے بٹھائے اتنا شاندار شوہر مل رہا ہے اور کہاں سے ملے گا۔"

"میرا دماغ خراب مت کریں چلے جائیں یہاں سے اور شوخ ہونے کی کوشش نہ ہی کیا کریں۔"وہ اس کی تازہ تازہ کرتی وہاں سے چلی گئی وہ بھی قہقہہ لگا گیا۔

"او شہنشاہ تشریف لا رہے ہیں اپنے وزراء کے ساتھ۔"جمّی نے مرہال کو اس کے دوستوں کے ساتھ کیفے میں آتے دیکھ جملہ اُچھالا جس پر اس کے ساتھی ہنس پڑے لیکن مرہال ضبط کرتی کُرسی گھسیٹ ان کی طرف پیٹھ کرتی بیٹھ گئی۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

Posted On Kitab Nagri

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

"اوئے دو ٹکے کا ایٹی ٹیوڈ تو دیکھو محترمہ کا جیسے ملک کی پرائم منسٹر ہو۔" اس کے ساتھ والی ایک لڑکی نے حقارت آمیز لہجے میں کہا۔

"اب بولتی کیوں بند ہو گئی اب بولو نا میڈم، زبان کٹ گئی کیا اووو۔" جمّی نے اسے پھر لتاڑا۔

"ڈرپوک لوگ۔" جمّی کے آخری الفاظ تھے کہ وہ تن فن کرتی اپنی کُرسی سے اُٹھی اور اُسے بالوں سے پکڑ کر زور سے اس کا سر ٹیبل پر مارا۔ سب نے مارے حیرانگی سے اسے دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

"مرہال سلیمان خان کسی کے باپ سے بھی نہیں ڈرتی تم لوگ تو پھر کیا ہی چیز ہو گندی عادت ہے سکون سے جینے نہیں دیتے مار کھانے کا شوق چڑھا رہتا ہے۔" مرہال نے اس کے بال آزاد کیے۔اس نے سر اٹھایا تو ماتھے سے خون رس رہا تھا۔ حلیمہ نے طیش سے اٹھ کر اس کا کوٹ کالر پکڑا لیکن وہ اسے زور سے دھکا دے گئی تھی۔

"تمیز میں رہو ورنہ مرہال سلیمان خان دو منٹ بھی نہیں لگائے گی ہڈیاں توڑنے میں۔" وہ انگلی سے وارن کرتی پلٹی۔

"ہم بدلہ لیں گے۔"

"شوق سے لو۔" وہ تمسخرانہ مسکراہٹ چہرے پر سجائے اپنے دوستوں کو لیتی وہاں سے چلی گئی۔

مرہال بہت کم گاڑی چلایا کرتی تھی لیکن اچھی چلالیا کرتی تھی۔ آج بھی وہ گھر سے کچھ کتابیں خریدنے کے لیے نکلی تو بائیک پر سوار دو لڑکوں نے اس کے پاس سے گاڑی گزارنی چاہی راستہ نہ ہونے کی وجہ سے ان کی بائیک گاڑی کی پیچھے لگی۔ مرہال نے وہیں گاڑی روکی اور غصّے سے نکل کر باہر آئی۔وہ دونوں بھی بائیک سے اتر کر لڑنے کے لیے تیار ہو گئے۔

"اندھی ہو کیا گاڑی چلانی نہیں آتی۔" مرہال نے ناسمجھی سے انہیں دیکھا کہ آیا وہ اتنی تمیز سے اسی کے ساتھ بات کر رہے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

"اندھے ہو گے تم لوگ بائیک تم لوگوں نے ماری ہے مجھ پر ملبہ ڈال رہے ہو تمیز سے بات کرو۔"

"تم سمجھتی کیا ہو خود کو گاڑی چلانی آتی نہیں ہے آجاتی ہیں منہ اٹھا کے۔"

"او بھائی تمیز سے بات کرو ورنہ ابھی منہ توڑ کے ہاتھ میں پکڑا دوں گی۔" وہ بھی کہاں پیچھے ہٹنے والی تھی۔ مین روڈ پر اچھا خاصہ تماشا لگ چکا تھا۔ مرہال تو پھر ذرا خاموش ہو گئی مگر ان لڑکوں نے واویلا مچا کر پولیس کو دعوت دے دی۔ اور پولیس انہیں سیدھا تھانے ہی لے گئی۔

"جی کیا تماشا لگا رکھا تھا سڑک پر اب بتاؤ کیا مسئلہ ہے؟" حوالدار نے پوچھا تو مرہال سر اسر نظر انداز کرتی اس کے ٹیبل کے سامنے پڑی کُرسی پر ٹانگ پر ٹانگ جما کر بیٹھ گئی۔

بے بی پنک ٹراؤزر ز شرٹ پہنے، بال ہنوز کھلے ہوئے تھے۔ چہرے پر کوئی تاثر نہ تھا مگر لگ حسین رہی تھی۔ حوالدار نے اسے گھور کر دیکھا کہ محترمہ آپ کیا یہاں کی ڈی۔ ایس۔ پی ہیں مگر اس نے پوچھنے سے گریز کیا۔

"دیکھیے سر ان محترمہ نے ہماری بائیک میں گاڑی ماری ہے ایسی عورتوں کو گاڑی چلانے کی تمیز ہوتی نہیں ہے منہ اٹھا کر گھر سے نکل پڑتی ہیں۔"

"تم میری ڈرائیونگ پر نہ جاؤ اپنی جھوٹی دلیل دو۔" اس کی بات پر سب نے اسے حیرانگی سے دیکھا۔

"دیکھیے سر ایسے ہی زبان چلا رہی تھی ان لوگوں کے پاس پیسہ ہے تو کیا یہ لوگ کچھ بھی کرتے پھریں گے ان کا بس چلے تو ہم غریبوں کو ویسے ہی ختم کر دیں۔" جو بائیک چلا رہا تھا وہی دلیلیں دینے پر تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"جی محترمہ آپ بتائیں آپ نے کیوں گاڑی ماری۔" حوالدار اس کی طرف متوجہ ہوا۔

"لو مجھ سے کیوں پوچھ رہے ہیں بیچارے غریب انسان نے بتا تو دی ہے کہانی۔"

"دیکھیں میڈم آپ سیدھا سیدھا جواب دیں تاکہ ہم قانونی کاروائی کر سکیں۔"

"ایک منٹ۔" وہ موبائل نکال کر سلیمان صاحب کو کال ملا گئی۔

"السلام علیکم بابا میں پولیس تھانے میں ہوں پتہ نہیں کیوں انہوں نے پکڑا ہوا ہے آکر لے جائیں۔" وہ کہتی فون بند کر گئی۔ اس کے ٹھاٹھ باٹھ ہی نرالے تھے نہ بتایا نہ پوچھا باپ کو کال کی اور حکم سنا دیا۔

"محترمہ آپ تھانے میں ہیں پھوپھو کے ولیمے پر نہیں جو اس طرح کر رہی ہیں یہاں کے کچھ اصول ہیں۔"

"دیکھیں سر مجھے اس اصول لفظ سے بہت نفرت ہے اسی لیے یہ بول کر آپ میرا دماغ خراب نہ ہی کریں۔"

"واہ بھئی واہ ہم یہاں پر آپ کے حکم ہی تو سننے کے لیے بیٹھے ہیں آپ جو کہیں گی وہی ہو گا۔"

"کیا ہو رہا ہے؟" ڈی۔ ایس۔ پی اویس جس کی عمر تقریباً اٹھائیس سال تھی وہ تھانے میں داخل ہوا تو آوازیں سن کر وہیں آگیا۔ حوالدار مؤدب سا کھڑا ہو گیا۔

Posted On Kitab Nagri

"سر یہ لڑکے کہہ رہے ہیں کہ اس لڑکی نے ہماری بائیک میں گاڑی ماری ہے اور لڑکی صحیح سے جواب ہی نہیں دے رہی الٹا مزے سے اپنے باپ کو فون کر دیا کہ آ کر لے جائیں۔"اویس نے حوالدار کی بات پر سامنے دیکھا تو سامنے بلا کی خوبصورت لڑکی گردن اکڑائے بیٹھی تھی۔

"چلیں انہیں کہیں کہ یہ ان سے معافی مانگ لیں اور جو نقصان۔۔۔۔"

"مرہال سلیمان خان نام ہے میرا اور میں کیوں مانگوں معافی مرد ہیں تو کیا ہوا میں اپنی انا کو مار کر ان سے معافی مانگ کر خانوں کے نام پر دھبّہ نہیں لگا سکتی۔میں معافی مانگتی تب اچھی لگتی جب میری کوئی غلطی ہوتی ان لوگوں نے پیچھے سے گاڑی میں بائیک ماری ہے بڑے آئے غریب۔"وہ غصّے سے کہتی وہیں چہرہ پھیر گئی۔سب تو شاکڈ ہی رہ گئے تھے کہ واقعی یہ ایک لڑکی ہے اتنی لمبی زبان اتنی انا۔

"جاناں کیوں غصّہ کرتی ہو ہزار بار کہا ہے کہ نہ کیا کرو اتنا غصّہ میں ہوں نا۔"سکندر آنکھوں سے گوگلز اتارتا وہاں آیا۔مرہال کا غصّہ جھاگ کی طرح بیٹھ گیا۔سب کو اب تو اس بات کا پکّا یقین تھا کہ وہ سر پر چڑھائی ہوئی ہے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"السلام علیکم اویس صاحب کیسے ہیں آپ انہیں کیوں پکڑا ہوا ہے؟"سکندر نے اس سے ہاتھ ملاتے پوچھا۔چہرے پر ہنوز مسکراہٹ تھی۔

"سکندر صاحب انہوں نے بائیک میں گاڑی ماری ہے۔"

"دیکھیں مجھے اس بات پر یقین تو نہیں ہے پھر بھی آپ ایک بار دوبارہ پوچھ لیں۔"

Posted On Kitab Nagri

"اگر مجھے پتہ ہوتا کہ یہ آپ کے جاننے والی ہے تو تبھی چھوڑ دیتا۔"

"نہیں اتنی رعایت کی ضرورت نہیں ہے آپ بس حقیقت کا پتہ لگوائیں۔"وہ کہتا اس کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"دیکھیے سر میں جھوٹ نہیں بول رہا انہوں نے گاڑی ماری ہے بھلا مجھے جھوٹ بول کر کیا ملے گا۔"

"تسکین۔"وہ بولی تو سکندر کے علاوہ سب اس کی طرف متوجہ ہوئے۔

"ظاہر سی بات ہے تسکین ملے گی تمہیں تم لوگوں سے یہ چیز برداشت نہیں ہوتی کہ لڑکیاں تھوڑی سی آزادی سے پھر رہی ہیں اب تم لوگ یہاں بدنام کر کے سب لڑکیوں کی ڈرائیونگ کو بُرا بھلا کہو گے اور ہماری تھوڑی بہت آزادی کو بھی چھینو گے خود کو یہ جو تم غریب کہہ رہے ہو نا یہ عادات پیسوں کے غریب لوگوں میں نہیں بلکہ سوچ کے غریب او فارغ لوگوں میں ہوتی ہیں اور ویسے بھی مجھے کوئی مجبوری نہیں تھی کہ میں پیچھے کو گاڑی چلا کر مارتی تم لوگوں نے بنا راستے سے بائیک گزارنی چاہی تو اندر لگ گئی اور ویسے بھی ایک ہیڈ لائیٹ ہی ٹوٹی ہے وہ بھی خود کی وجہ سے مجھ پر ملبہ ڈالتے ہیں۔"

"دیکھیے سر یہ جھوٹ بول رہی ہے۔"

"ایڈووکیٹ مہناز خان کی اکلوتی بیٹی ہوں ان کے بارے میں تو خاصہ علم ہو گا اسی لیے میں کوٹ میں بھی جانے سے پرہیز نہیں کروں گی چاہے معاملہ ذرا سا ہی ہے اور اگر آپ کو ابھی بھی یقین نہیں تو

Posted On Kitab Nagri

سی۔سی۔ٹیوی فوٹیج دیکھ لیں مین روڈ تھا اور کیمرہ بھی لگا ہوا ہے۔"کیمرے کے نام پر ہی دنوں لڑکوں کے رنگ فق پڑ گئے۔

سکندر نے مسکراہٹ سے اس کی عقلمندی کو سراہا۔

"جی تو کیا کہتے ہو تم لوگ؟"اویس ان کی طرف متوجہ ہوا۔

"س۔سر وہ دراصل۔"

"بولو بھی کیا میڈم ٹھیک کہہ رہی ہیں۔"

"ج۔جی سر وہ ٹھیک کہہ رہی ہیں۔"مرحال نے مسکرا کر انہیں دیکھا۔

"کیوں تماشا لگایا تم لوگوں نے اتنا۔جب پتہ تھا کہ غلطی تم لوگوں کی ہی ہے تو کیوں ہمارا اتنا وقت برباد کیا۔"

"ہم معذرت کرتے ہیں سر ہمیں معاف کر دیں میڈم آپ بھی ہمیں معاف کر دیں۔ہماری سوچ واقع ہی ٹھیک نہیں ہے۔"

"چلیں اب آپ کو معلوم تو ہو ہی چکا ہے اب ہمیں اجازت دیں۔"سکندر اٹھ گیا وہ بھی کھڑی گئی۔

"ہماری طرف سے بھی معذرت آپ کا وقت برباد ہوا۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"وقت کی خیر ہے اویس صاحب بس غلط الزام نہیں لگنا چاہیے اور ان محترمہ پر تو بالکل بھی نہیں کیونکہ یہ غصّے میں آپے سے باہر ہو جاتی ہیں۔"سکندر نے رازدارانہ کہا۔مرہال کے انداز میں کوئی انا معلوم نہیں ہو رہی تھی وہ خاموشی سے کھڑی ارد گرد کا جائزہ لے رہی تھی۔

"اور میرے آنے کی بھی یہی وجہ تھی اس کا غصّہ میں ہی کنٹرول کر سکتا ہوں ورنہ یہ تھانہ ابھی تک صحیح سلامت نہ ہوتا۔"

وہ کہتا اسے لے کر نکل گیا۔اویس اس کی پشت ہی تکتارہ گیا جو کہ بہت الگ تھی۔

"بند کروانہیں لاک اپ میں دو دن بند رہیں گے تو خود ہی عقل ٹھکانے آجائے گی۔"اویس کہتا اپنے آفیس کی طرف بڑھ گیا۔حوالدار تو اس کی باتوں میں ہی الجھارہ گیا۔وہ جو کہ اس سوچ کے ساتھ تھا کہ لڑکیاں گاڑی صحیح نہیں چلاتیں وہ تو شکر تھا کہ وہ کچھ بولا نہ تھا ورنہ مہناز بیگم اگلا کیس اسی کے خلاف ہی لڑ رہی ہوتیں۔

"جاناں یہ تم اس کلر کا ڈریس پہن کر ہر طرف مت جایا کرو۔"

"کیا مطلب؟"اس نے سکندر کو گھوراجو کہ گاڑی اسٹارٹ کر گیا تھا۔

"بس تم مجھے اس کلر میں بہت پیاری لگتی ہو اسی لیے کہا تھا کہ یہ جلدی نہ پہنا کرو۔"

"میں آپ کی پابند نہیں ہوں۔"

Posted On Kitab Nagri

"جب ہو گئی تب پہنو گی۔"

"جب ہونے کا تو خواب ہے آپ کا۔"

"ایسی باتیں نہیں کرتے کیونکہ میں نے تمہیں اپنا مان لیا ہے بس دو بول باقی ہیں۔" وہ اسے گھورتی شیشے سے باہر دیکھنے لگی۔ سکندر جو کہ اس کے تنگ ہونے پر ہنستا نظریں سامنے مرکوز کر گیا۔

آہن کے فائنل ایگزامز تھے جس وجہ سے وہ اسٹڈی ہال میں بیٹھا تیاری میں مصروف تھا۔

وہ لاؤنج میں بلیک ٹراؤزر شرٹ پہنے ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے موبائل میں مصروف تھی۔ تبھی تین لڑکے اپنی وجیہہ پرسنلٹی کے ساتھ بنا سلام کیے لاؤنج میں داخل ہوئے اور صوفوں پر براجمان ہو گئے۔ اس نے چونک کر ان تینوں کی طرف دیکھا۔ جو کہ اُسے کی طرف دیکھ رہے تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

Posted On Kitab Nagri

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

شیر ام اُٹھا اور صوفے کے پیچھے وال پر نسب تصویروں کو دیکھنے لگا۔زرون موبائل چلانے لگا جبکہ وہ آنکھوں میں مسکراہٹ سموئے اس کے خوبصورت چہرے کو دیکھنے لگا جو کہ ان تینوں کی آمد پر پوری طرح تپ گئی تھی۔

"یوں منہ اُٹھا کر میرے گھر میں آنے کا مقصد؟"اس نے آئبرو اچکاتے سخت تاثرات چہرے پر سجائے کہا۔وہ اس کے چہرے سے نظریں ہٹا کر سامنے مرکوز کرتا مسکرایا۔زرون اور شیر ام نے اس کی اس قدر تمیز داری پر اسے دیکھا۔

"زرون تم اسے بتادو ہم یہاں کیوں آئے ہیں۔"

"کیوں آپ کو ٹیکس لگتا ہے۔"پھر مرہال کی طرف سے اُلٹا جواب۔

Posted On Kitab Nagri

"مرہال سلیمان خان ہم تمہیں لینے آئے ہیں حویلی دادی خان نے تمہیں یاد کیا ہے۔"

"ویسے مجھے لے جانے والے تھوڑے کم افراد ہیں تھوڑے اور لے آتے اور ایسا کیا مجھے یاد کرنا کہ میرے بغیر ان کو کوئی اور یاد ہی نہیں آتا۔"

"ہاں لائے ہیں باہر ہیں بس تم چلنے کے لیے تیار ہو جاؤ۔"زرون نے اس منہ پھٹ کو آرام سے جواب دیا کیا پتہ کب اس کا دماغ گھوم جائے۔

"انتہائی بد تمیز لڑکی ہو تم۔"شیر ام نے صوفے کی پشت پر ہاتھ ٹکا کر کہا۔

"شکریہ !اپنے بارے میں بھی کچھ خیالات رکھ لیں میرے بارے میں تو سبھی یہی کہتے ہیں۔"

"تم شکر کرو کہ ہم تمہیں کچھ کہہ نہیں رہے حویلی مں ہوتی تو زبان گدھی سے کھینچ کر پھینک دیتے۔"وہ اپنی اس قدر ذلّت پر اس کا کالر پکڑ کر اسے دیوار سے لگا گئی۔اور خود کی نازک اُنگلیوں سے اُس کا منہ نوچ لیا۔

"تمیز سے بات کرو میرے ساتھ یہ جسے تم لوگ رعب یا حکمرانی سمجھتے ہو جہالت ہے یہ اور مرہال سلیمان خان لعنت بھیجتی ہے ایسی حویلی پر ایسی حکمرانی اور ایسی مردانگی پر،میرے آگے زیادہ زبان چلانے کی کوشش کی تو میں منہ توڑ دوں گی۔"اس نے غصّے سے دھاڑتے کہا۔زرون نے اُسے پیچھے کرنے کی کوشش کی مگر وہ جلال میں تھی۔یہ دیکھ وہ صوفے سے اٹھا اور مرہال کو بازو سے پکڑ کر صوفے پر لا کر بٹھایا۔شیر ام کا چہرہ غصّے اور مرہال کے ہاتھوں کی پکڑ سے لال ہو گیا۔

Posted On Kitab Nagri

"میں قتل کر دوں گا تمہارا۔"وہ آگے بڑھا اس سے پہلے کہ وہ کچھ کرتا زرون نے اسے اپنے قابو میں لیا۔

"جاؤ تم جا کر تیاری کرو حویلی جلدی پہنچنا ہے۔"اس کے اطمینان بخش حکم پر مرہال نے اسے گھورا۔

"کیا آپ کو لگتا ہے کہ اتنا کچھ ہونے کے بعد بھی میں جاؤں گی؟"

"جاناں جتنا کہا ہے اتنا ہی کرو زیادہ زبان چلانے یا پر پھڑ پھڑانے کی ضرورت نہیں ہے سکندر حیات خان کو شیر ام خان مت سمجھنا ابھی تو پیار سے کہہ رہا ہوں مان لو بات۔"کیا اس سے بھی بڑھ کر مرہال کے لیے ذلالت ہو سکتی تھی۔

"آپ لوگوں نے مجھے سمجھ کیا رکھا ہے اتنی آسانی سی مجھے حویلی میں قید کر لو گے۔جا تو میں رہی ہوں لیکن اس کے بعد وہاں نہیں جاؤں گی آپ لوگوں کی نام نہاد حویلی میں۔"وہ غصّے سے کہتی باہر کو بڑھی۔

"ڈھنگ کے کپڑے پہن کر آنا۔"سکندر نے ہانک لگائی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"کیوں رشتہ دیکھنے کے لیے لوگ آرہے ہیں کیا۔"مقابل نے اسی کے انداز میں جواب دیا تو وہ قہقہہ لگا گیا۔

Posted On Kitab Nagri

حویلی شہر سے دو گھنٹے کے فاصلے پر تھی۔ڈرائیونگ سیٹ سکندر نے سنبھالی ہوئی تھی ساتھ پسنجر سیٹ پر شیر ام جل بھن کر بیٹھا ہوا تھا۔پیچھے زرون اور مرہال بیٹھے ہوئے تھے۔ان کی گاڑی کے آگے پیچھے گارڈز کی گاڑیاں تھیں۔دو گھنٹے بعد وہ لوگ بڑی سی حویلی کے داخلی دروازے سے اندر داخل ہوئے۔

"بابا آپ وہاں گھر لے لیں جہاں پارک ہے۔یہاں پر جب بھی پارک جانے کا موڈ ہو پہلے پندرہ منٹ گاڑی میں سفر کرو پھر وہاں جاؤ۔"زمان صاحب جو کہ آفس سے آئے تھے اور جیسے ہی لاؤنج میں آکر بیٹھے آئینہ نے منہ بگاڑتے زمان صاحب کو دکھ بھری روداد سُنائی۔

"بیٹا تم پیدل چلی جایا کرو۔"زمان صاحب کے خوبصورت جواب پر بصری بیگم اور انورل ہنس دیں۔

"بابا یہ کیا بات ہوئی؟"

"تو بیٹا میں کیا کروں میں نے اس طرف گھر اس لیے لیا کیونکہ اس طرف میرا آفس نزدیک ہے اور تم دونوں کا اسکول اور یونی بھی اس راستے میں پڑتے ہیں۔"

"تو پھر ایسا کریں کہ یہاں کوئی پارک بنوادیں یا ہمارے گھر میں ہی لان کو بڑا کردیں اور اس میں جھولے رکھوادیں۔"

"جو حکم بیٹا جی۔"

"اب آپ نے ایگری کیا ہے تو یہ کام ہونا چاہیے۔"

Posted On Kitab Nagri

"ضرور ضرور کیوں نہیں خیر انورل تمہارا پراجیکٹ کب اسٹارٹ ہو رہا ہے ؟"

"بابا بس کچھ دن ہیں اچھے سے ٹیمز بن جائیں اس کے بعد ہم لوگ گاؤں جائیں گے یو نو مجھے کتنی خوشی ہوئی ہے کہ میں گاؤں جاؤں گی۔"

"آئی نو آئی نو، بیسٹ آف لک!"

"تھینک یو بابا۔"

"آپی مجھے بھی لے جایئے گا میں بھی دیکھوں گی کہ کیسے رسم ورواج اور عادات ہوتی ہیں ان لوگوں کی۔"

"بیٹھی رہو آرام سے اور یہ خالص اردو کہاں سے سیکھی ہے تم نے محترمہ ؟"

"شکراً شکراً یہ تو میں نے اپنی فرینڈ سے سیکھی ہے۔"اس نے انورل کی پہلی بات کو بھلا کر دوسری بات پر سر کو خم دے کر ہاتھ کے اشارے سے داد وصول کی۔"

"تم سے بڑا انوٹنک یہاں کوئی ہو ہی نہیں سکتا۔"وہ نفی میں سر ہلاتی اٹھ گئی۔ جبکہ بصری بیگم ان کی گفتگو سے ہی محظوظ ہوتی رہیں۔

Posted On Kitab Nagri

بصری بیگم بھاگتی ہوئی انورل کے کمرے میں آئیں جہاں سے ان کے چلانے کی آوازیں آرہی تھیں جب وہ اندر داخل ہوئیں تو وہ کمرے کے بیچ و بیچ کھڑی اونچی اونچی لڑائی کرنے میں مگن تھیں اور کمرے کا بھی بُرا حشر بنا رکھا تھا۔

"یہ کیا کر رہی ہو تم دونوں؟" وہ بے ہوش ہونے کو تھیں۔ اپنی ماں کی آواز پر وہ دونوں ان کی طرف متوجہ ہوئیں۔

"یہ کیا حالت بنائی ہوئی ہے؟ اور انورل تم بھی۔"

"ماما دیکھیں یہ میرے ساتھ بد تمیزی کر رہی ہے۔"

"ماما میں نے انہیں کہا کہ مجھے وہ گھڑی دے دیں جو اس دن لائی ہیں لیکن نہیں مان رہیں۔"

"ماما میں اسے کیسے دے دوں میں اپنی دوست کے لیے لائی ہوں۔"

"لوں اگر یہ دے دیں گی تو دوبارہ نئی لے لیں اپنی دوست کے لیے۔"

"کیوں دے دوں میں اُسی کے لیے لائی ہوں اور اسے ہی دوں گی۔"

"بس، بس کرو تم دونوں دو کو ہی سکون نہیں ہے زیادہ ہوتیں تو کیا ہوتا۔"

"اور آئینہ بیٹا یہ کوئی اچھی بات نہیں ہے جب وہ اپنی دوست کے لیے لائی ہے تو اسے ہی دے گی تم اپنے بابا سے کہہ دینا وہ تمہیں لا دیں گے اور لاسٹ ٹائم تم نے لی تو تھی۔"

Posted On Kitab Nagri

"جو یہ گھڑی لائی ہیں ان کا انہیں ہی معلوم ہے کہ کہاں سے ملے گی اور دوسری بات مجھے گھڑیاں پسند ہیں۔"

"تو آسان سی بات ہے تم اسے کہہ دیتی اور انورل تمہیں لا دیتی اتنا لڑنا جھگڑنا یہ کوئی اچھی بات تو نہیں۔"

"ماما میں بھی اسے یہی کہہ رہی تھی مگر پتہ نہیں اس کے دماغ کو کیا ہو جاتا ہے۔"

"اچھا آئے ایم سوری۔" اس نے دونوں سے معذرت کی تو دونوں مسکرا دیں۔

"پیار، محبّت سے رہا کرو دو ہی تو بیٹیاں ہو تم میری۔" وہ کہتیں باہر چلی گئیں۔ اور وہ دونوں دوبارہ باتوں میں مشغول ہو گئیں۔

وہ گاڑی سے اتری تو گھوم کر ارد گرد دیکھا۔ چھ سال بعد آئی تھی وہ حویلی، کچھ بھی نہیں بدلا تھا۔ عجیب و غریب بڑی سی شاندار حویلی جس کے چاروں اطراف گارڈن تھا۔ یہ تو سامنے کا حصّہ تھا۔ حویلی اس کے بیچ و بیچ تھی۔ کچھ بھی نیا نہ تھا بس یوں معلوم ہو رہا تھا جیسے پینٹ کچھ دن پہلے ہی کروایا گیا ہو۔

"مرہال چلو اندر۔" زرون کے آرام سے کہنے پر وہ ہوش کی دنیا میں آئی اور ان تینوں کے ہمراہ اندر بڑھ گئی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ لوگ جب ہال میں داخل ہوئے تو سامنے ہی بڑی بیگم اپنی مخصوص نشست پر بیٹھیں ملازماؤں کو حکم دے رہی تھیں۔ ان کی آمد پر ملازماؤں کو جانے کا اشارہ کر کے مسکراہٹ چہرے پر سجائے اپنی نشست سے کھڑی ہو گئیں۔

"السلام علیکم دادو!"مرہال سلام کرتی ان کی طرف بڑھی۔بلقیس بیلم کی محبوب پوتی بلاشبہ مرہال ہی تھی اس سے بڑھ کر انہوں نے کبھی کسی کو نہ چاہا تھا۔وہ محبّت تو اپنے سبھی بچّوں سے رکھتی تھیں۔ لیکن سختی اپنی جگہ۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یاشاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri
Fb/Pg/Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
whatsapp _ 0335 7500595

بلقیس بیگم نے اسے سینے سے لگا کر ماتھا چوما اور الگ کر کے جائزہ لیا جو کہ گھٹنوں تک آتی پرپل کلر کی فراک کے ساتھ وائیٹ پینٹ میں ملبوس تھی۔ماتھے پر ہنوز بے بی کٹ بال پھیلے ہوئے تھے۔کالی آنکھوں میں زیادہ نہیں ہلکی سی خوشی جھلک رہی تھی۔اُس کی مسکراہٹ سے قطعاً کوئی یہ یقین نہ کر پاتا کہ یہ غصّے کی تیز خاندان میں بد تمیز جانی جانے والی مرہال سلیمان خان تھی۔سکندر تو پہلے ہی اپنے کمرے میں چلا گیا تھا۔زرون ان کے پاس ہی بیٹھ گیا۔شیر ام اسے غصّے سے گھورتا باہر چلا گیا۔

"کوئی تکلیف تو نہیں ہوئی تمہیں آنے میں۔"

"دادو میں جانتی ہوں آپ یہ جو ابھی اتنا پیار لٹا رہی ہیں نا تھوڑی دیر میں آپ کا رویّہ ہی بدل جائے گا۔" اس نے مسکراتے ان کے انداز پر چوٹ کی۔زرون نے اس کی اس قدر بہادری پر اسے افسوس سے دیکھا" کہ یہ کبھی نہیں سدھرے گی۔"

"بس کیا کروں محبّت اپنی جگہ اور باقی کام اپنی جگہ۔"

"آئی تو آئی تو۔"

"خیر تم جاؤ گھر کی عورتوں سے بھی مل لو۔"

Posted On Kitab Nagri

"نہ دادو میں کسی سے نہیں مل رہی پہلی بات تو میں تھک بہت گئی ہوں اور دوسری بات بہت عجیب ہیں اس گھر کی عورتیں اور لڑکیاں میری ان سے نہیں بن سکتی۔"

"اپنے جیسی لے آتی وہاں سے۔"زرون اس کے اندز پر بس سوچ ہی سکا اگر بول دیتا تو زرون کا جنازہ پکّا تھا۔

"جتنا کہا ہے اتنا ہی کرو۔"

"بس شروع ہو گئیں نا آپ کی پابندیاں اُفف جاتی ہوں۔"وہ ایک نظر ان کے سنجیدہ چہرے کو دیکھتی وہاں سے رفوع چکّر ہو گئی۔

"چھوٹے خان صاحب کیا آپ بتانا چاہیں گے کہ یہ شیرام میاں اتنے غصّے میں کیوں تھے۔"ان کے پوچھنے پر زرون چونکا۔

"آ۔آپ کو کیسے پتہ چلا دادی خان؟"

"چھوٹے خان ہمیں معصوم مت سمجھیے باز کی آنکھیں رکھتی ہوں میں،اب جلدی سے وجہ بتاؤ۔"

"ہائے کیسے لوگ پائے جاتے ہیں میرے گھر میں بھلا میں ان کو کیسے معصوم سمجھ سکتا ہوں جنہوں نے پوری حویلی کو مٹھّی میں کیا ہوا ہے۔"ہائے زرون کے خیالات۔

زرون کے بتانے پر وہ تاسف سے گہری سوچ میں پڑ گئیں۔

Posted On Kitab Nagri

"تمہیں پتہ ہے کون آیا ہے حویلی میں؟"حیام نے تجسس بڑھاتے کہا۔

"کون آیا ہے؟"روح نے بھی جانچتی نظروں سے پوچھا۔

"مرہال سلیمان خان تشریف لائی ہیں۔"

"کیا واقع ہی؟"روح نے آئینے میں خود کے عکس کو دیکھ کر پلٹتے کہا۔

"ہاں ابھی ملازمہ سے معلوم ہوا لیکن تم کیوں اتنی خوش ہو رہی ہو؟"حیام نے اسے حیرانگی سے دیکھ کر پوچھا۔

"حیا محترمہ خوش نہ ہوں بھئی ہماری کزن آئی ہے اس سے بڑی بھی کوئی بات ہو سکتی ہے۔"اس نے خوشی سے حیام کو بازوؤں سے پکڑ کر دھیرے سے گھمایا۔

"جی محترمہ وہ کزن جو زیادہ ہم سے بات ہی نہیں کرتی۔"

"چھوڑو کیا پتہ بدل گئی ہو اب۔"

"مجھے تو خاص آثار نظر نہیں آرہے خیر۔"ابھی وہ مزید باتیں کرتیں وہ دھڑام سے دروازہ کھول کر اندر آئی اور بالوں کو پیچھے جھٹکتی اُن کی طرف بڑھی جو حیرانگی کے مارے اسے تک رہی تھیں۔

"السلام علیکم !روح حیام کیسی ہو تم دونوں۔"اس نے چہرے پر سنجیدگی سجائے ان کو سلام کیا۔

وعلیکم سلام۔"دونوں نے بیک وقت سلام کا جواب دیا۔

"خیر دادو نے بھیجا تھا کہ میں اپنی کزنز سے مل آؤں۔"وہ انہیں بتاتی بیڈ پر ٹانگ پر ٹانگ جما کر بیٹھ گئی۔

Posted On Kitab Nagri

"اگر دادی خان نہ کہتیں تو تم نہ آتی۔"روح کے سوال کو اس نے سراسر نظر انداز کیا۔

وہ مرہال سلیمان خان تھی انا کی ماری، خوبصورت لڑکی وہ کسی کے لیے محبّت فکر کبھی عیاں نہیں کرتی تھی۔وہ بظاہر تو منہ پھٹ تھی لیکن اتنی ہی چھپی رستم تھی۔

"کیا کر رہی تھی تم دونوں میں نے ڈسٹرب تو نہیں کیا؟"اس نے بے بی کٹ بالوں کو سہلاتے نارمل انداز میں پوچھا۔

"نہیں نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے تم آئی ہو آرام کرلو تھوڑی دیر اگر بھوک لگی ہے تو کھانا لگوادوں۔"روح اسے جواب دے رہی تھی۔حیام ایک طرف کھڑی اس کے انداز کو جانچ رہی تھی۔

"ہاں تھک تو میں گئی ہوں بھوک بھی لگی ہے کیا ملے گا کھانے میں۔"

"جو تم کہو۔"

"نہیں اتنا تکلّف کرنے کی ضرورت نہیں ہے بس جو بنا ہے وہی ملازمہ کو کہو کہ یہاں لادے اور حیام تم مجھ سے بات نہیں کروگی؟"حیام خود کے ذکر پر ہوش کی دنیا میں آئی۔

"کیوں نہیں اتنے سالوں بعد آئی ہو قصیدے سنائیں گے بات پر کام ختم نہیں ہوگا۔"

"ڈیٹس ویری نائس۔"وہ دونوں ابھی تک حیران تھیں کہ کیا وہ واقع میں ہی بدل گئی ہے۔خیر جو بھی تھا بہت اچھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ اپنے کمرے سے کچھ بیگز کے ساتھ دوبارہ روح کے کمرے میں حاضر ہوئی۔اور انہیں تحائف نکال کر پکڑائے خاصے اصرار کے بعد وہ لوگ تحائف قبول کر گئیں۔

"تم نے کیوں تکلّف کیا۔"

"میری مرضی اور اگر تم نے دوبارہ یہی بات کی تو مجھ سے مار کھاؤ گی بھلے تم مجھ سے بڑی ہو مگر میں رعایت نہیں کروں گی۔"وہ روح کو دھمکاتی لیٹ گئی۔

"اچھا آہن نہیں آیا۔"

"اس کا تو تم نہ ہی پوچھو ایک تو جناب کے پیپر ہیں دوسری بات کہتا ہے میری عمر کا تو کوئی ہے ہی نہیں میں وہاں جا کر کیا کروں گا۔"

"تمہارے بھی مزے ہیں مرہال آزادی سے رہتی ہو کھل کر زندگی جیتی ہو۔"

"یہ ہے مگر اس کا بھی کیا مزہ اگر کوئی آپ کے نزدیک انسان آپ پر پابندی لگاتا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ اس کو آپ کی فکر ہے جب مکمل آزادی مل جائے تو یا تو انسان آوارہ بن جاتا ہے اور یا تو اکتا جاتا ہے۔اسی لیے ہر چیز لمٹ میں ہی اچھی لگتی ہے۔"

"تو پھر حویلی سے تم کیوں چڑتی ہو؟"حیام نے تجسس سے پوچھا۔

Posted On Kitab Nagri

"کیونکہ یہ لوگ زیادہ پابندیاں لگاتے ہیں اور رعب جماتے ہیں یہ اگر حکمرانی کرتے ہیں روکتے ہیں تو اپنی عزّت کے لیے اور ان کے اصول۔۔۔"وہ گہرا سانس خارج کرتی بات درمیان میں ہی چھوڑ گئی وہ دونوں سمجھ کر مسکرا دیں۔

رات کو وہ جب آرام کر کے نیچے آئی تو ڈائیننگ روم میں بلقیس بیگم سمیت سبھی مرد حضرات کھانا کھا رہے تھے۔وہ بھی سلام کہتی بلقیس بیگم کے سامنے والی کرسی پر براجمان ہو گئی۔

"امّاں جی یہ یہاں کیا کر رہی ہے کیا اسے اتنا نہیں علم کہ مردوں کے ساتھ عورتیں حویلی میں کھانا نہیں کھاتیں۔"نعمان صاحب نے غصّے سے اسے گھورا۔

"مرہال جاؤ تم بعد میں کھانا کھانا۔"

"اُفف دادو ویسے تو آپ کہتی ہیں کہ حویلی کے رسم ورواج سب سے اوّل ہیں لیکن یہاں تو کسی کو مہمان کی خدمت کا سلیقہ ہی نہیں ہے۔"اس نے اتنا بڑا طنز پشتو زبان میں مارا سب نے غصّے سے اس کی طرف دیکھا جو کہ منہ بگاڑ بگاڑ کر کھانے کی ڈشز کو دیکھ رہی تھی۔

"اپنی تمیز میں رہو لڑکی ورنہ ابھی گولی سے اڑا دوں گا۔"

"دادو دیکھ لیں اسی لیے میں حویلی میں نہیں آتی وحشت ہوتی ہے، خیر۔"نعمان صاحب اسے غصّے سے گھور کر اٹھ گئے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"دادو یہ جگ میں وائیٹ کلر کا جوس کیا ہے؟"اس کے انوکھے سوال پر سکندر کے منہ سے پانی اچھلتا اچھلتا بچا۔

"حد ہے مرہال یہ دوغ ہے یہ پٹھانوں کا پسندیدہ مشروب ہے اور اس سے طاقت بھی ملتی ہے لیکن تم تو سب کچھ ہی بھلائے بیٹھی ہو۔"

"اگر اس سے طاقت ملتی ہے تو پھر مجھے زیادہ پینا چاہیے آخر حلیمہ سے دو دو ہاتھ کرنے ہیں۔"اس نے پشتو زبان میں کہا۔

"خدا کا خوف کرو لڑکی لڑنے جھگڑنے کے سوا اور کوئی کام نہیں ہے کیا،بگاڑ دیا ہے تمہیں مہناز اور سلیمان نے۔"ان کی بات کا موٹی آنکھوں والی لڑکی پر کوئی اثر نہ ہوا۔

ڈیڈ کتنے عجیب و عجیب لوگ ہیں یہ تمیز نام کی کوئی چیز ہی نہیں ہے ہر کام کے لیے ٹوکتے ہیں،ہر بات کے لیے حکم ماننے کو ترجیح دیتے ہیں اور تو اور عورتوں کو مردوں کے ساتھ یا ان سے پہلے کھانا کھانے کی بھی اجازت نہیں ہے اُفف اور دادو خود پی۔ایم کی کُرسی پر بیٹھی ہوتی ہیں۔"مرہال، سلیمان صاحب کے فون اٹھاتے ہی شروع ہو چکی تھی۔

"بیٹا!پہلی بات عجیب و عجیب نہیں بلکہ عجیب و غریب ہوتا ہے اور دوسری بات یہ اصول ہیں حویلی کے۔"سلیمان صاحب نے ہنستے ہوئے اس کی توصیح کی۔

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

"مرہال ٹھیک کہہ رہی ہو تم یہ تو شکر ہے سلیمان صاحب نے یہ فیصلہ لے لیا اور ہم لوگ شہر آ گئے۔"

"تم ایسا کرو وہاں پر ہی انجوائے کرو گھومو پھرو۔"

Posted On Kitab Nagri

"ڈیڈ اور مام آپ لوگ کیوں نہیں آجاتے کم از کم میرے ساتھ کوئی میرا اپنا تو ہو گا یہاں پر تو موقع موقع پر بدلتے ہیں لوگ اگر میں نے گھومنے پھرنے کا کہہ دیا سب کو ہی ریڈ، گرین اور بلیک مرچیں لگ جائیں گی، دادو کہیں گی کہ یہ ہمارے اصولوں کے خلاف ہے یوں لڑکیاں آوارہ نہیں پھرتیں اور یہاں پر آپ کے اکلوتے بھائی میرا مطلب ہے چھوٹے تایا جان وہ کہیں گے بدتمیز بدلحاظ لڑکی پھر باری آتی ہے سکندر حیات خان عُرف خان حویلی کے ہونہار مرد کی جو کہے گا اپنی زبان اور ٹانگیں کم چلایا کرو مجھے زرون خان یا شامیر خان مت سمجھنا تمہارے پر کاٹ دوں گا۔" اس نے ایک لمبی داستان جو بیان کی دونوں کا ہنس ہنس کر بُرا حال ہو گیا۔

"ہاہاہا بیٹا تم نے صحیح ان کے ڈائیلاگز پکڑے ہوئے ہیں اور ہم بھلا کیسے آسکتے ہیں ہم تو مصروف ہیں۔"

"ہائے ہا میں نے اتنی لمبی داستان گوش گزار دی آپ لوگوں نے پھر بھی ترس نہ کھایا۔ میں آپ لوگوں سے بات ہی نہیں کرتی۔" وہ کھٹاک سے فون بند کر گئی اور غصّے سے فون ہی اسوئچڈ آف کر دیا اور کمرے سے باہر نکل گئی۔

یہ خان حویلی جدید طرز سے بنائی گئی تھی۔ یہ کافی رقبے پر پھیلی ہوئی تھی۔ حویلی کے اندرون میں داخل ہوتے ہی ایک بڑا سا ہال تھا جہاں بلقیس بیگم سب سے زیادہ پائی جاتیں۔ سامنے ہی سیڑھیاں تھیں جہاں اوپر ایک طرف گھر کے مردوں مطلب لڑکوں کے کمرے تھے اور ایک طرف لڑکیوں

Posted On Kitab Nagri

کے۔بلقیس بیگم کا نیچے ہی کمرہ تھا۔ہال کے ایک طرف لاؤنج ایریا تھا۔لاؤنج ایریا دائیں جانب ٹی وی ایریا تھا۔لاؤنج کے پرے ایک چھوٹا سا ہال تھا اور ساتھ سیڑھیاں تھیں اور دائیں طرف گلاس ڈور کھولنے کے بعد سوئمنگ پول آتا تھا جو کہ لان کا ہی حصّہ تھا اور اس حصّے میں موجود سیڑھیاں بھی اوپر ہی جاتی تھیں۔

"السلام علیکم!"وہ پول کے پاس کھڑی پانی کو دیکھنے میں مگن تھی جب سکندر کی آواز اپنے عقب سے سن کر چونکی اور جب دیکھا تو وہ اس کے برابر کھڑا مسکرا رہا تھا۔چاند کی مدھم روشنی میں اس کی سنہری رنگت میں واضح چمک تھی۔

"کیا کر رہی ہو؟"

"یوں ہی فارغ خیر آپ کہاں تشریف فرماہیں اور اب کوئی کچھ نہیں کہے گا۔"

"یہ میری سلطنت ہے یہاں میں کچھ بھی کروں کوئی مجھے روک نہیں سکتا۔"

"آپ کے تو کیا ہی کہنے ہیں آپ کیا کرنے آئے ہیں۔"

"میں مرہال سلیمان خان سے باتیں۔"

"لیکن میں فارغ نہیں ہوں۔"وہ جانے کے لیے پلٹی۔

"رکو تو صحیح اگر تم بات نہیں کر سکتی مجھے تو سن سکتی ہو نا۔"اس کی بات پر وہ اس کی طرف پلٹ گئی۔

Posted On Kitab Nagri

"کافی پیو گی؟"

"کیوں نہیں بھئی سلطنت کے شہنشاہ پیشکش کر رہے ہیں آخر۔"

"بس ایسے ہی رہا کرو پتہ نہیں پھر تمہارے دماغ کو کیا ہو جاتا ہے۔" وہ اسے کہتا ملازمہ کو کافی کا حکم دینے چلا گیا۔

کچھ دیر ان کے درمیان خاموشی رہی پھر ملازمہ نے انہیں کافی پکڑائی تو وہ کپ لبوں سے لگا گئی۔

"مجھے پتہ ہے تم یہاں رہنے پر راضی نہیں ہو مگر کبھی کبھار انسان کو ان چیزوں پر راضی ہونا پڑتا ہے جن پر وہ راضی نہیں ہوتا، جانتا ہوں کہ مشکل ہوتا ہے مگر کبھی کبھار جو ہوتا ہے اسے ہونے دینا چاہیے۔" وہ بولنے لگا۔

"میں تم سے ایک سوال پوچھنا چاہتا ہوں جواب دو گی؟" اس نے مرہال کے خوبصورت چہرے کو دیکھا۔ وہ اثبات میں سر ہلا گئی۔

"تمہیں کبھی کسی سے محبّت ہوئی؟"

"نہیں کیونکہ میں خود کو اس کے قابل نہیں سمجھتی۔"

"لو محبّت کے قابل ہونا یا نہ ہونا یہ ہم ڈیسائیڈ تو نہیں کر سکتے یہ تو محبّت خود ڈیسائیڈ کرتی ہے کہ وہ کس کے آزاد دل کو محبوب کی یاد میں قابض کرتی ہے۔ اور محبّت جب ہوتی ہے تو محبوب کی اک جھلک سے

Posted On Kitab Nagri

ہی ہو جاتی ہے اور اس جھلک کا ہمیں خود بھی نہیں پتہ ہوتا۔ محبوب چاہے نظروں کے سامنے رہے مگر اک خاص جھلک وہ جو دل پر دستک دیتی ہے وہ سب سے خاص ہوتی ہے۔"

"کافی تجربہ ہے آپ کا۔"

"نہیں لیکن شاید یہ باتیں سمجھ آگئی ہیں۔"

"خیر مجھے ان چیزوں کی سمجھ نہیں آتی اور اب آپ کوئی اور بات کریں کہیں یہ نہ ہو میں یہاں سے چلی جاؤں۔" اس نے ہمیشہ کی طرح اس کی باتوں سے بچنے کی کوشش کی۔

"جو حکم محترمہ۔" وہ اس کی بات سمجھ کر مسکرا اٹھا۔ مرہال کافی ختم کرنے کے بعد کپ ہاتھ میں ہی تھامے رہی جیسے وہ اس کپ کو خود سے پرے نہیں کرنا چاہتی ہو کیونکہ یہ کپ اس نے پیش کیا تھا جس کی محبّت کو وہ قبول کرتی یا نہ کرتی مگر اس کی وفاداری کی ہمیشہ گواہ رہتی۔ اس کے بعد وہ ہلکی پھلکی نوک جھونک میں مشغول رہے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ ہال سے گزر کر سیڑھیاں چڑھنے لگی تو ملازمہ کو حکم دیتیں بلقیس بیگم نے اسے پکارا۔

"جی دادو۔" وہ بے دلی سے ان کے پاس ہی صوفے پر گرنے کے انداز سے بیٹھ گئی۔ بڑی بیگم نے ملازمہ کو جانے کا اشارہ کیا اور گردن اکڑاتیں اس کی طرف متوجہ ہوئیں۔

"مرہال تم بہت زیادہ ہی بدتمیز ہوگئی ہو تمہیں کسی نے تمیز نہیں سکھائی کہ بڑوں کی بات مانتے ہیں۔"

Posted On Kitab Nagri

"دادو مجھے کس نے تمیز سکھانی ہے آپ کو بھی پتہ ہے کہ ماما بابا دونوں ہی مصروف ہوتے ہیں اور انہوں نے مجھے یہ سکھایا ہے کہ بڑوں کی بات مانتے ہیں نہ کہ یہ کہ بڑوں کا غلط حکم مانو۔"

"واہ بھئی واہ کونسا غلط حکم اب کس حکم کی تم بات کر رہی ہو۔"

"وہیں کھانے کی ٹیبل سے اٹھ کر جانے والی۔"

"مرہال تم اس بات کو بخوبی جانتی ہو کہ یہاں حویلی کے اصول یعنی کہ بلقیس بیگم کے اصول چلتے ہیں اور نعمان کو عورتوں کا ساتھ کھانا بالکل بھی نہیں پسند۔"

"دادو اب آپ مجھے نہ سمجھائیں بلکہ اپنے بیٹے کو سمجھائیں کہ اب کچھ دن کے لیے وہ عادت ڈال لیں کیونکہ میں اپنی مرضی کے مطابق جب دل کیا کھانا کھاؤں گی کسی کے حکم کی پابند نہیں ہوں۔" وہ کہتی ٹانگ پر ٹانگ چڑھا گئی۔

"دیکھو مرہال آرام اور تمیز کے دائرے میں رہ کر بات کرو اور وہ اگر میرا بیٹا ہے تو تمہارا تایا ہے۔" ان کے لہجے میں سختی تھی مگر وہاں پرواہ کسے تھی مرہال ان سے بھی دو ہاتھ آگے کی تھی۔

"دیکھیں دادو جب کسی کو میرا لحاظ نہیں ہے تو میں کیوں زبردستی کے رشتے جوڑتی پھروں۔"

"پتر یہ زبردستی کے نہیں ہیں یہ ہمارے اپنے رشتے ہیں جن سے ہم قطع تعلقی نہیں کر سکتے۔" انہوں نے قدرے نرم لہجے میں کہا۔

Posted On Kitab Nagri

"جو بھی ہے دادو اور میں نے کوئی قطع تعلق نہیں کی اور ویسے بھی جو مجھ سے اچھے سے بات کرے گا میں بھی اس سے اچھے تمیز و تہذیب والے لہجے سے بات کرلوں گی۔"

"توبہ توبہ مرہال قینچی کی طرح زبان چلتی ہے تمہاری میں یہ کہتی ہوں تم نے اتنی بد تمیزی سیکھ کہاں سے لی چھ سال پہلے بھی تم اس طرح نہیں تھی۔"

"دادو پتہ نہیں مجھے بد تمیز کہنے سے اس خاندان کا منہ نہیں تھکتا اگر میرے ننھیال میں سے کوئی آج زندہ ہوتا یا میری نانو ہی زندہ ہوتیں تو وہ مجھے بد تمیزی کا کبھی طعنہ نہ دیتیں۔"

"لیکن اس طرح تم ان کی نہ ہو جاتی بچّے ہمیشہ ددھیال کے ہی ہوتے ہیں۔" سکندر نے اندر آتے کوٹ صوفے پر رکھا اور وہیں بیٹھ گیا۔

"میں جارہی ہوں میں مزید یہ سب برداشت نہیں کرسکتی۔" وہ کہتی وہاں سے چلی گئی۔ سکندر اس کی پشت ہی تکتا رہ گیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"اور سکندر کیسا جارہا ہے کام؟"

"دادی خان کام تو ٹھیک ہے مگر ایک مسئلہ ہو گیا ہے۔"

"کیا؟" تبھی باہر سے کچھ آوازیں آئیں تو وہ جلدی سے اٹھ کر باہر چلا گیا۔

"مرہال، مرہال!" تھوڑی دیر بعد صابرہ بیگم اس کے کمرے میں آئیں تو اسے بیڈ پر الٹے لیٹے دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

"مرہال اٹھو شاباش دیکھو جب سے آئی ہو انہیں کپڑوں میں گھوم رہی ہو چینج کرلو۔"

"پھوپھو میں کونسے کپڑے چینج کرلوں میں گھر سے لائی ہی نہیں۔"تم جلدی سے اٹھو میں تمہیں لا کر دیتی ہوں۔"وہ جلدی سے گئیں اور کپڑے لے آئیں۔

اس سے پہلے کہ وہ کپڑے دیکھتی ہر طرف ایک شور برپا ہوگیا۔وہ شور لان سے ہی آرہا تھا۔ملازمہ اسی وقت کمرے میں آئیں اور انہیں کھڑکیاں اور دروازے بند کرنے کا کہہ کر عجلت میں ہی باہر نکل گئی۔

صابرہ بیگم نے جلدی سے دروازہ اور کھڑکیاں بند کردیں۔مرہال نے ناسمجھی سے انہیں دیکھا جو کہ پریشان سی کھڑی ہوگئی تھیں۔

"کیا ہوا ہے یہ کیوں بند کیے ہیں؟"

"کچھ نہیں کوئی مسئلہ ہوگیا ہے تم یہ کپڑے دیکھ لو۔"

"کیا مسئلہ ہوگیا ہے مجھے بھی تو پتہ چلے۔"

"کچھ نہیں بعد میں پتہ چل جائے گا۔"

"اچھا چلیں چھوڑیں پھوپھو میں نے گھومنے پھرنے بھی جانا ہے گاؤں دیکھنا ہے اس لحاظ سے میں یہ کپڑے کیسے پہن سکتی ہوں۔"

"پہلی بات بھتیجی اگر تمہیں کسی نے باہر جانے دیا تو ٹھیک ہے دوسری بات تم نے گھومنے پھرنے جانا کُشتی کرنے نہیں قمیض شلوار پہن لو اور ڈوپٹہ اوڑھنا نہ بھولنا۔"

Posted On Kitab Nagri

"ڈوپٹہ کیوں؟"

"مجھے نہیں معلوم اپنی دادو سے پوچھنا وہ تمہیں اچھے سے سمجھائیں گی۔"

"شیرو مارنا بند کرو۔"کُرسی پر ٹانگ پر ٹانگ جمائے بیٹھیں بلقیس بیگم نے گردن اکڑا کر ہاتھ کے اشارے سے رُکنے کو کہا۔

"جو آپ کا حکم بڑی بیگم۔"ہٹّا کٹّا پہلوان شیرو ادب سے ہاتھ باندھ کر ایک طرف کھڑا ہو گیا۔

"بلقیس بیگم سے تھوڑی دور دائیں جانب سکندر ہاتھ کی مٹّھی ٹھوڑی تلے رکھے کہنی کو کُرسی کی بازو پر ٹکائے ٹانگ پر ٹانگ جمائے بیٹھا تھا۔سامنے ایک لڑکی،ایک لڑکا اور کچھ لوگ شیرو سمیت کھڑے تھے۔زرون بائیں جانب کھڑا سامنے کا منظر دیکھ رہا تھا۔بلقیس بیگم نے چہرے پر گرنے والے ڈوپٹے کو ٹھیک کرتے لڑکی کو اشارہ کیا تو وہ گھبراتی ہوئی آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی ان کی طرف بڑھی۔جلدی سے ملازمائیں اندر سے باہر آئیں اور اس لڑکی کے پیچھے کھڑی ہو گئیں۔

"کب سے تنگ کر رہا ہے یہ؟"بلقیس بیگم نے قدرے نرم انداز میں سوال کیا۔اس نے تھوڑے ڈر اور گھبراہٹ کے مارے ترچھی نگاہوں سے ایک طرف کھڑے لڑکے کی طرف دیکھا جس کا چہرہ پہلے ہی ڈر کی وجہ سے جھکا ہوا تھا۔

"تمہیں ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے تم بتاؤ۔"

Posted On Kitab Nagri

"ج۔جی ب۔بڑی بیگم یہ مجھے ہی نہیں بلکہ میری سہیلیوں ک۔کو بھی چھیڑ تا رہا ہے۔ہم نے اس لیے نہیں بتایا کیونکہ یہ ہمیں دھمکاتا تھا کہ ہمیں بدنام کر دے گا۔" داستان سُناتی ہوئی لڑکی کی روتے ہوئے ہچکیاں بندھ گئیں۔بلقیس بیگم نے ملازماؤں کو اسے لے جانے کو کہا۔

"تم اپنی صفائی میں کچھ کہنا چاہو گے؟" بلقیس بیگم نے آئبرو اچکا کر پوچھا تو اس لڑکے کا سر مزید جھک گیا۔

"بڑی بیگم آپ اس سے صفائی کے بارے میں پوچھنے کی بجائے سزا متعین کریے کیونکہ ایک تو اس نے بدتمیزی کی اوپر سے ہے بھی دوسرے گاؤں کا، دشمنوں کے گاؤں کا۔" سکندر اپنے رعبدار انداز میں کہتا اپنی نشست سے اٹھا اور ایک زوردار مکّا اس کے منہ پر جڑا۔وہ لڑکا جبڑے پر ہاتھ رکھتا ایک طرف ہی جھکا رہا۔

اُس نے اُسے کالر سے پکڑا اور سامنے کیا۔اُس لڑکے سے ڈر کے مارے آنکھیں ہی اٹھائی نہیں جا رہی تھیں۔اس نے ایک ادب کے طور پر بلقیس بیگم کو سزا متعین کرنے کو کہا تھا حالانکہ وہ پہلے ہی اسپریم کورٹ کی طرح فیصلہ ہاتھ میں لے چکا تھا اب بھلا وہ صحیح سلامت بچتا۔بلقیس بیگم تو فخر سے گردن تانے اپنے خوبرو پوتے کی بہادری دیکھ رہی تھیں ایسے ہی خوش خیالات زرون خان کے ذہن میں بھی چل رہے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

"دل تو ہے کہ آنکھیں ہی نکال دوں لیکن آنکھیں چھوڑ دیتا ہوں فلحال کے لیے ٹانگ ہی صحیح۔" جس جھٹکے سے اس لڑکے نے سکندر کی طرف دیکھا تھا اس سے بھی زیادہ رفتار میں اس نے لڑکے کی دائیں ٹانگ پر گولی ماری اور گن کو پینٹ کے ساتھ بندھے گن ہولڈر میں رکھتا لڑکے کا گال تھپتھپاتا پیچھے ہوا۔

پوری حویلی میں پہلے گولی کی پھر مردانہ چینخ کی آواز گونجی۔ سب عورتوں کے لیے یہ بات نئ تھی ماسوائے اس کے جس کے لیے یہ سب کچھ نیا تھا۔

"شیرو یہ صاف کرو سب۔" وہ بنا مُڑے شیرو کو حکم دیتا بلقیس بیگم کو اپنے ساتھ لگاتا اندر بڑھ گیا۔

"پھوپھو یہ سب کیا تھا؟" کسی انہونی ہونے کے ڈر سے اس نے پوچھا۔

"کچھ نہیں مرہال تم کپڑے چینج کرو پھر شام میں تم نے گاؤں گھومنے بھی جانا ہے۔" ویسے تھیں تو وہ روح کی والدہ مگر مرہال کے پاس زیادہ پائی جاتی تھیں۔

"ہاں سچ یاد آیا۔" وہ عجلت میں کپڑے اٹھاتی واش روم میں گھس گئ۔ وہ کپڑے چینج کر کے باہر آئی تو کبھی گھٹنوں تک آتی قمیض کو کندھوں سے ٹھیک کرتی اور کبھی ہم رنگ شلوار کو اوپر نیچے کرتی۔

"یہ کیا ہے پھوپھو کتنے بُرے لگ رہے ہیں یہ کپڑے میں نہیں پہن رہی۔" اس نے روہانسے ہوتے سامنے مسکراہٹ چہرے پر سجائے کھڑی صابرہ بیگم کو کہا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

"کملی نہ ہو تو کتنی پیاری لگ رہی ہو ماشاءاللہ کسی کی نظر نہ لگے۔"

"کیا واقع ہی؟"وہ جھٹ سے آئینے کے سامنے کھڑی ہوئی اور ایک نظر بھر کر اپنے خوبصورت سراپے کو دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

کالے بے بی کٹ بال، کالی موٹی آنکھیں، سفیدی رنگت مہرون رنگ میں مزید چمک رہی تھی۔ اسے خود کی لُک اچھی تو لگی تھی لیکن اس نے اس لباس کی نفی تو کرنی ہی تھی۔ صابرہ بیگم نے آئیتیں پڑھ کر اس پر پھونکیں اور اس کے ماتھے پر بوسہ دیا۔ اس نے ہلکا سا لپ گلوز ہونٹوں پر لگایا اور پھر ایک بار خود کو دیکھا۔

"بیگم صاحبہ آپ کے پوتے نے یوں گولی مار کر اچھا نہیں کیا۔" وجاھت ملک کے ماتھے پر واضح بل تھے۔ جبکہ بڑی بیگم کا چہرہ پر سکون تھا کیونکہ ان کے ساتھ ہی سکندر بیٹھا ہوا تھا اور پیچھے زرون کھڑا تھا۔

"وجاھت میاں تم اسے صحیح سمجھو یا غلط مگر یہ خان حویلی کے اصول ہیں اور کوئی بھی یہاں حویلی کے اصولوں سے دستبردار نہیں ہو سکتا۔"

"یہ جو آپ کو مان ہے نا اپنے پوتوں پر کہیں یہی اصولوں کو پس پُشت ڈال کر ان سے آزاد ہو کر زندگی نہ گزارنے لگ جائیں۔" اگر بڑی بیگم اُس بات پر غلط ہوتیں تو وہ ضرور وجاھت کی بات پر فکر مند ہوتیں۔

"میرے پوتے مان ہیں میرا اور اگر ان اصولوں پر میں عمل کروا رہی ہوں تو ان کو ختم بھی میں ہی کروں گی۔" وہ رعب سے کہتیں گردن اکڑا گئیں۔

Posted On Kitab Nagri

"ٹھیک ہے پھر آئیندہ ہم بھی کسی قسم کی رعایت نہیں کریں گے۔اگر اس گاؤں سے کوئی آیا اور اس نے ایسی ویسی حرکت کی تو اسکی لاش ہی واپس آئے گی۔"وہ کھڑے ہوئے تو ان کے ساتھ آئے ہوئے دیگر افراد بھی ساتھ ہی کھڑے ہو گئے۔

"اب ہر کسی کی نظریں ملکوں کی نظروں کی طرح تو نہیں کہ ہر کسی پر ٹکا لیں۔"

"اب آپ حد سے بڑھ رہی ہیں۔"

"میرا خیال ہے اب آپ کو چلے جانا چاہیے۔"سکندر مقابل کھڑا ہوا۔

"اور بہنیں، بیٹیاں تو سبھی کی سانجھی ہوتی ہیں۔"سکندر نے کہا تو وہ خاموشی سے اپنے آدمیوں کو لیتے نکل گئے۔بڑی بیگم اور زرون نے فخر سے سکندر کی طرف دیکھا۔

سہ پہر ہو چکی تھی وہ بھی ڈوپٹے کو ہاتھ میں پکڑے اپنے کمرے سے روح کے کمرے میں گئی۔جیسا کہ اسے معلوم تھا حیام بھی وہیں ہو گی وہ انہیں کچھ بھی بولنے کا موقع دیے بغیر گاؤں گھومنے کا مشورہ ان کے گوش گزار کر باہر نکل آئی۔جیسا کہ وہ اب بلقیس بیگم کو بتانے جا رہی تھی یا یوں کہہ لیجئے مرہال کے نزدیک نپے تُلے الفاظ میں یہ اجازت تھی۔روح اسے روکنے کے لیے اس کے پیچھے نکلی کیونکہ ہال میں ابھی گاؤں کے لوگ آئے ہوئے تھے اور داخلہ ممنوع تھا۔یہ تو قسمت اچھی کہ اس نے اترنے کے لیے ڈائریکٹ ہال والی نہیں بلکہ دوسری طرف والی سیڑھیوں کا انتخاب کیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"مرہال میری بات تو سُنو۔"روح نے اسے روکنا چاہا۔وہ دونوں آگے پیچھے سیڑھیاں اُتریں۔مرہال کے ہاتھ میں ڈوپٹہ جو کہ اچھے سے سارے گھر کا جھاڑو دے کر آیا تھا ابھی بھی لٹک رہا تھا۔وہ اس سے پہلے کہ لاؤنج میں قدم رکھتی سامنے سے آتے سکندر کو دیکھ کر وہیں کھڑی ہو گئی۔سکندر کے اشارے پر روح سر پر ڈوپٹہ ٹکاتی واپس چلی گئی۔وہ اسے بازو سے پکڑتا پول کے پاس لایا۔

"تمیز نہیں ہے کیا کیوں لائے ہیں یہاں میں وہاں جا رہی تھی نا۔"سکندر کی گہری آنکھوں نے اس کے خوبصورت سراپے کی بلائیں لیں۔

"یہ گھور کیوں رہے ہیں مجھے جواب دیں۔"مقابل نے گھبراہٹ کے مارے آنکھیں پھیریں۔

"جاناں دیکھ رہا ہوں آج تم بہت خوبصورت لگ رہی ہو ایسے ہی بن کے رہا کرو اور یہ بال اور بھی لمبے کر لو اور بھی خوبصورت لگیں گے۔"اس نے اس کے کندھے پر پڑی بالوں کی لٹ کو چھوا تو وہ اس کا ہاتھ جھٹک گئی۔

"آپ کون ہوتے ہیں مجھے یہ مشورے دینے والے اگر آپ کو اتنے ہی پسند ہیں تو خود اپنے بڑھالیں اور ایک بات اب کہاں گئے حویلی کے اصول اور عزّت دار لوگ کتنی بے شرمی سے آپ میری تعریف میرے ہی منہ پر کر رہے ہیں۔"اس کی باتوں کا سکندر نے بالکل بُرا نہ منایا۔وہ غلط بھی نہیں کہہ رہی تھی اور زبان درازی کرنا وہ اپنا اوّلین فریضہ سمجھتی تھی۔

"تم جا کہاں رہی تھی؟"

Posted On Kitab Nagri

"میں۔"اس نے پہلے مسکرا کر بالوں کو جھٹکا۔ "میں گاؤں دیکھنا چاہتی ہوں اسی لیے دادو کو بتانے جارہی تھی آپ کو کوئی مسئلہ ہے؟"اس نے اترا کر کہا۔

"ٹھیک ہے ٹھیک ہے کوئی مسئلہ نہیں ہے۔"

"میں نے آپ سے پوچھا نہیں ہے۔"

"اور جن سے تم پوچھنے جارہی ہو وہ اس وقت شدید مصروف ہیں وہ تمہیں اجازت نہیں دیں گی اب جاؤ۔"لیکن وہ اسے کھڑی گھورتی رہی۔

"اوویہ کیاڈوپٹہ ایسے کون پکڑتا ہے یہ تو سر پر لیتے ہیں نا۔"اس نے ڈوپٹہ اس کے ہاتھ سے کھینچااور اور کھول کر اس کے سر پر دیا۔

"ہاؤ بیوٹیفل۔"اس نے تھوڑا جھک کر کہا۔

"چھچھورے انسان۔"وہ ڈوپٹہ ہاتھ میں پکڑتی اسے سالم نگلنے کا ارادہ رکھتی واپس چلی گئی۔وہ اس کی پشت ہی تکتا رہ گیا۔

"ہائے مائے بیوٹیفل جاناں۔"وہ دل پر ہاتھ رکھتا آنکھیں بند کر گیا۔

"شیر ام،ازمیر تم دونوں مرحال،حیام اور روح کو فارم ہاؤس لے کر جاؤ گے اور وہاں کے کھیتوں کی سیر بھی کروانی ہے۔"

Posted On Kitab Nagri

"میں اس بدتمیز لڑکی کو نہیں لے کر جارہا۔"

"تم لے کر جا بھی نہیں رہے گاڑی ازمیر چلائے گا اور تم صرف ایک تحفّظ کے تحت جاؤ گے۔ ازمیر نے ہنسی دبائی۔

"میں قتل کردوں گا آج اس کا اگر اس نے زبان چلائی تو۔"

"ذرا سنبھل شیر ام آج میں تمہیں بچانے بھی نہیں آؤں گا۔"

"ہاہاہا بڑی کمال کی بات کی ہے بھائی آپ نے آب ہمیشہ پولیس کی طرح دیر سے ہی آتے ہیں اور یہ دیکھنے کے لیے کہ کس نے کس کے کتنے نشانات چھوڑے ہیں۔" زرون اور ازمیر نے قہقہہ لگایا۔وہ لوگ پورچ میں گاڑی کے پاس کھڑے تھے۔

"اپنی زبان کو بند رکھو شیر ام ورنہ مجھ سے تم پہلے ہی پٹ جاؤ گے۔" اس نے آنکھیں دکھاتے دھمکی دی تو وہ منہ بسورتا گیراج کی طرف چلا گیا۔ازمیر بھی اس کے پیچھے ہی چلا گیا۔وہ ملازمہ کو انہیں بلانے کا کہنے کے لیے اندر چلا گیا۔زرون بھی گاڑی میں بیٹھ گیا کیونکہ ان دونوں نے ضروری مسئلے کے لیے دوسرے گاؤں جانا تھا اسی لیے وہ لوگ وہاں جارہے تھے

"یہ میں کیا سُن رہی ہوں آہن۔"

"کیا سُن رہی ہیں ماما اس نے ذرا کی ذرا موبائل سے نظریں ہٹائے پوچھا۔

Posted On Kitab Nagri

"تمہیں کوئی شرم ہے یا نہیں ہر وقت تم گھر میں گندگی پھیلاتے رہتے ہو صبح جب ملازمہ صفائی کر چکی تھی تب بھی تم گندے شوز لے کر اندر آئے، اور کمرے میں بھی ہر وقت سامان بکھیرے رکھتے ہو اور کچن میں تمہارا کیا کام تھا کہ تم نے ہر چیز کیبنز سے نکال کر باہر رکھ دی اور گند جو ڈالا وہ الگ۔"

"ماما میں کچن میں پاستہ بنانے گیا تھا اور ویسے بھی میں بھی ایک بات سوچ رہا تھا کہ یہ جو ملازمہ ہے نا اسے نکال دیں کام سے کیونکہ یہ باتیں لگا لگا کر گھر کا ماحول خراب کر رہی ہے۔"

"میں تمہارا دماغ اچھے سے سیٹ کر دوں گی اپنی غلطی تسلیم مت کرنا دوسروں کو ہی غلط قرار دینا اپنے ددھیال کی طرح۔" مہناز بیگم ماتھے پر بل چڑھائے اسے سُنا رہی تھیں۔

"بھئی میں نے اس میں کیا غلط کہا اگر ملازمہ ذرا پیٹ میں کوئی بات رکھ لے گی تو کونسا بد ہضمی ہو کر بیمار پڑ جائے گی اور ویسے بھی آپ بھی باقی ساری ماؤں کی طرح ہی نکلی ہیں جو مائیکے کی حمایت کر کے سسرال کو ہی بُرا بھلا کہتی ہیں۔"

"بہت زبان چلنے لگ گئی ہے تمہاری میں بھیجتی ہوں تمہیں بھی گاؤں۔" وہ اسے دھمکاتی غصّے سے باہر نکل گئیں۔ وہ بس سوچتا ہی رہ گیا کہ اس نے غلط کیا کہا ہے۔

وہ بیگ اٹھائے مست سی یونیورسٹی کے آخری حصّے کی طرف چلنے لگی جہاں بلڈنگ کافی خستہ حال تھی اور کچھ کمرے تو اس قدر بری حالت میں تھے کہ اگر کوئی ان کے پاس اونچی آواز میں چلا بھی دے گا تو

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

وہ گویا گر جائیں گے۔وہاں اسٹوڈینٹس نہ تھے۔وہ بھی غور غور سے آگے ہو ہو کر اس ایریا کو دیکھنے لگی۔وہ ایسی ہی تھی ایسی چیزوں کو پہلے دیکھتی تھی پھر بناتی تھی۔اس سے پہلے کہ وہ مزید آگے بڑھتی اس کی دوستوں نے اسے دور سے ہی پکارا جو کہ اسے دیکھ چکی تھیں اور تقریباً بھاگتی ہوئی ہی آئی تھیں۔ان کی آواز پر وہ ڈر کر پلٹی۔

"ادھر آؤ یہاں کیا کر رہی ہو؟"ناظمین کے کہنے پر وہ ان کی طرف بڑھی۔

"دیکھو اس کے حالات تمہیں کچھ زیادہ ہی شوق نہیں ہے یہاں گھسنے کا دل تو کر رہا ہے اچھے سے پیٹوں تمہیں۔"

"کیوں بھئی میں نے کیا کیا ہے؟"

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

Posted On Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔
Fb/Pg/Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
whatsapp _ 0335 7500595

وہ باتیں کرتیں اب آبادی والے حصّے کی طرف بڑھ گئیں۔

"تمہیں نہیں پتہ کہ یہاں نہیں آنے کی اجازت وہ پاس لگا بورڈ تم نے دیکھا نہیں کیا۔"

"بھئی کیوں نہیں اجازت۔"

"ایک نمبر کی پاگل ہو تم۔" عروسہ نے بھی حصّہ لیا۔

"دیکھو یہاں کا جو ایریا ہے وہ ٹھیک نہیں ہے یہاں پر عمارت بھی تو دیکھو کتنی دیر سے استعمال میں نہیں ہے اور گرنے والی ہے اور تم منہ اٹھا کر چلی گئی اگر تمہیں کچھ ہو جاتا تو۔"

"اور میں نے تو سُنا ہے یہاں پر کئی بار بچّے بھی غائب ہوئے ہیں۔" عروسہ نے ہمیشہ کی طرح اپنی اضافی معلومات ان کے گوش گزار کر انورل کو ڈرایا جو کہ ڈر کر خود میں سہم بھی گئی۔

"کیا تم سچ کہہ رہی ہو۔"

Posted On Kitab Nagri

"اور کیا۔"

"شکر ہے تم لوگ آگئیں ورنہ کیا ہوتا۔"

"اسی لیے کہتی ہوں کہ ہر طرف منہ اٹھا کر نہ چل پڑا کرو۔" ناظمین نے سمجھایا تو وہ سمجھ کر سر ہلا گئی۔ بلاشبہ وہ دوستوں کے معاملے میں بہت زیادہ ہی خوش قسمت ثابت ہوئی تھی۔

سارا وقت شیر ام ماتھے پر بل چڑھائے رہا۔ مرہال نے بھی اسے سراسر نظر انداز کیا۔ آخر کار تھک ہار کر دونوں لڑکے ڈیرے پر بیٹھ گئے اور وہ تینوں ان سے دور کھیتوں میں نکل آئیں۔

سرسوں کے پھول ہر طرف کھلے ہوئے تھے وہ بھی انہیں توڑنے لگیں۔

"روح حیام یہ وہی پھول ہیں نا جن میں پرانی فلموں کی ہیروئنز گھومتی پھرتی تھیں اور ڈوپٹے کو لہرا لہرا کر ڈانس کرتی تھیں۔"

"ہاہاہاہاں ٹھیک کہہ رہی ہو تم۔" روح نے ہنستے ہوئے ادھر ادھر دیکھا۔

"توبہ کتنی عجیب موویز ہوتی تھیں کتنا خون خرابہ ہوتا تھا۔"

"ہوں یہ تو ہے تم جانتی ہو ہمارے بھی خون خرابے ہوتے ہیں ساتھ والا گاؤں ہے نا ان کے مالکوں سے ہماری نہیں بنتی۔"

Kitab Nagri www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"تم سچ کہہ رہی ہو توبہ توبہ مجھے تو پہلے ہی کس قدر نفرت تھی حویلی سے اور گاؤں سے اوپر سے تم نے یہ بھی بتادیا اور تو اور اس دن کیا ہوا تھا دروازے اور کھڑکیاں بند کروائی تھیں۔"

"وہ اس دن اسی ساتھ والے گاؤں کے لڑکے نے ہمارے گاؤں والی لڑکی کو چھیڑا تو ملازمہ بتارہی تھی سکندر لالہ نے تو اس کی ٹانگ میں ہی گولی ماردی۔"

"ہا گولی ماردی وہ بھی سکندر نے مانا کہ وہ لمبی لمبی پھینکتے رہتے ہیں کہ سکندر حیات خان یہ ہے وہ ہے لیکن انہوں نے تو سچ میں ہی ماردی گولی۔"

"تم انہیں جانتی نہیں ہو مرہال بہت ہی الٹی کھوپڑی کے مالک انسان ہیں ان کا جتنا غصّہ ہے اتنا بھی حویلی میں سے کسی فرد کا نہیں ہے بابا کا غصّہ بھی کم ہے۔" حیام نے مزید تفصیل بتائی۔

"خیر چھوڑو یہ سب باتیں آجاؤ ہم بھی شوٹ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔" وہ تینوں ہنستی ہوئیں موبائل پر ویڈیو بنانے لگیں۔ تبھی تھوڑے فاصلے پر سڑک پر ایک گاڑی آرکی اور اس میں موجود اشخاص انہیں دیکھنے لگے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"یہ اتنی خوبصورت لڑکی یہاں کیا کر رہی ہے؟" ایک نے دوسرے سے پوچھا۔

"یہ سلیمان خان کی بیٹی ہے۔"

"کس قدر خوبصورت بیٹی ہے سلیمان کی رضوان یہی لڑکی ہمارے خاندان کی بہو بنے گی۔" وجاہت کے کہنے پر دونوں قہقہہ لگا گئے۔

Posted On Kitab Nagri

"تجھے لگتا ہے کہ مرہال تجھ سے شادی کر لے گی؟"زرون نے ڈرائیونگ کرتے پوچھا وہ دونوں واپس آرہے تھے۔ سکندر نے چونک کر باہر سے نظریں ہٹا کر اسے دیکھا۔

"کیوں تو کیوں پوچھ رہا ہے؟"اس نے الٹا اسی سے پوچھا۔

"دیکھ میں ویسے ہی پوچھ رہا ہوں مجھے پتہ ہے تم اس سے محبّت کرتے ہو۔۔"

"عشق کہو عشق۔"اس نے دل پر ہاتھ رکھتے کہا زرون اسے گھور کر ہی رہ گیا۔

"جو بھی لیکن میں یہ کہہ رہا ہوں اگر وہ نہ مانی کیونکہ وہ دادی خان کی بات تو بالکل بھی نہیں مانے گی اس لیے پوچھ رہا ہوں۔"

"تو مان نہ مان لیکن شادی میری اسی سے ہو گی اور ویسے بھی کیا فرق پڑتا ہے کہ وہ دادی خان کی بات مانے یا نہ مانے تیرا بھائی ہے خود ہی ہینڈل کر لے گا۔"

"تم اس سے زبردستی نکاح پڑھواؤ گے۔"

"ہوں اگر ضرورت پڑی تو اگر پیار سے ہی راضی ہو گئی تو کون اپنی شادی میں گنڈہ گردی کرے۔"

"ٹھیک ہے پھر جب تیری شادی ہونے لگے تو مجھے پہلے ہی بتا دینا۔"

"کیوں تو نے ڈانس سیکھنا ہے؟"

"ڈانس نہ کچھ اور میری شکل دیکھ میں معصوم کہیں سے ایسا لگتا ہوں"

Posted On Kitab Nagri

"گھنّے میسنے انسان تو اور وہ بھی معصوم جب میں تمہارے ساتھ نہیں ہوتا کیا پتہ تو ویسے ہی کسی پارٹی میں مگن ہوتا ہو۔"

"بکواس بند کر۔" اس نے سکندر کی بازو پر مکّا جڑا۔

"تمیز سے رہ بڑا ہوں تجھ سے۔" اس نے اپنا بازو سہلایا۔

"صرف دو ماہ شاید۔" اس نے اسے جتایا۔

"خیر تو کیوں شادی کا پہلے بتانے کا کہہ رہا تھا؟"

"تا کہ میں اپنی آبروڈ کی ٹکٹس کروا کر وہاں پر حویلی میں ہونے والے واقعات کے بارے میں جان سکوں کیونکہ میں یہاں پر مرہال میڈم سے اپنی شکل نہیں بگڑوا سکتا۔"

"تو واقع ہی گھنّا میسنا ہے۔ تیری اولاد کہیں تجھ سے بھی زیادہ نہ ہو۔"

"بس کر زیادہ بولنے کی ضرورت نہیں ہے۔" زرون نے اس پر رعب جھاڑا تو وہ بھی خاموش ہو گیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ چکراتے سر کے ساتھ حویلی میں داخل ہوئی مرے قدموں سے وہ اپنے کمرے میں داخل ہوئی اور فوراً بیڈ پر لمبی تان کر لیٹ گئی۔

Posted On Kitab Nagri

"ہائے میرا سر کیوں اتنا درد کر رہا ہے ہائے میں کیا کروں آنکھیں بند ہو رہی ہیں چلو سو کر ہی دیکھ لیتی ہوں۔"وہ خود سے ہی بات کرتی سونے کے لیے لیٹ گئی اور ٹھیک پانچ منٹ بعد وہ پوری طرح نیند کی وادیوں میں گم ہو گئی تھی۔

"رشیدہ یہ مرہال کل شام سے نظر نہیں آ رہی کہاں ہے؟کل شام کی کمرے میں ہے اور اب بھی شام ہونے والی ہے ایسی کیا بات ہے کہ نیند ہی ختم نہیں ہو رہی۔"بلقیس بیگم نے فکرمندی سے کہا تو رشیدہ(ملازمہ)اس کے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

"کیسے ہیں آپ اب تو بھئی نظر ہی نہیں آتے۔"اس نے بالوں کو پیچھے کرتے بیڈ پر بیٹھتے اک ادا سے کہا۔آئینے کے سامنے کھڑا شیرام اس کی آواز پر ٹھٹھکا کہ یہ آفت کب یہاں آئی۔

"تم یہاں کیا کر رہی ہو؟"اس نے اس کی طرف پلٹتے کف لنکس کھولتے کہا۔

"آپ کا دیدار کرنے۔"

"اس کے علاوہ تم کر بھی کیا سکتی ہو خیر اگر تمہیں یہاں کسی نے دیکھ لیا تو تم خود اپنی تباہی کا سبب بنو گی۔"اس کے لہجے میں بلا کی سختی تھی۔

"ہمارے لیے اس سے بڑھ کر اور کیا ہو گا کہ ہم محبّت میں تباہ ہوں۔"

Posted On Kitab Nagri

"بس کرو مجھے ان باتوں میں کوئی انٹرسٹ نہیں ہے۔"اس نے لاپرواہ انداز میں کہا۔

"شیرام آپ مان کیوں نہیں جاتے کہ آپ بھی مجھ سے محبّت۔۔۔"اس سے پہلے کہ وہ بولتی شیرام نے اس کی بازو دبوچی۔

"اپنی زبان کو یہی لگام دو ورنہ تمہارا گلہ دبادوں گا۔"

"دبادیں چلو آپ کے ہاتھوں ہی مروں گی۔"

"خوش فہمیاں پالنا بند کرو اور میں نے تمہیں کب اُمید دلوائی کہ میں بھی تم سے محبّت کرتا ہوں۔"

"کبھی نہیں اور شاید کبھی کہیں بھی نہ اور یہ جو آپ کی آنکھیں ہیں نا اور دیکھنے کا انداز صاف بتا دیتا ہے۔"

"واہ ہاہاہا۔"وہ اس کی بازو چھوڑتا تھوڑا سا رُخ پھیر کر ہنسا پھر چہرے پر سختی طاری کر کے اس کی آنکھوں میں آنکھیں گاڑیں۔

"اب تم آنکھیں بھی پڑھنے لگ گئی ہو شاید آنکھیں خراب ہوگئی ہیں تمہاری، تم مجھ سے محبّت جو بھی کرتی ہو اپنے تک ہی مقید رکھو خاندان میں بدنام ہونے کا ٹیگ میں نہیں خود کی ذات پر لگوا سکتا۔"

"ہائے میں کیا ہی اب کہہ سکتی ہوں۔"

"کچھ بھی نہ کہو خدا کے واسطے مجھے بخش دو۔"وہ اس کے سامنے ہاتھ جوڑتا واش روم میں گھس گیا۔وہ ایک پُراُمید نظر اس کی پشت پر ڈالتی اس کے کمرے سے نکل گئی۔

Posted On Kitab Nagri

"شکر ہے زمان تم بھی میری بیٹیوں کو میرے گھر لائے ورنہ میری طرح میرا گھر بھی اداس ہی ہو گیا تھا۔" پھوپھو خوشی سے پھولے ہی نہ سما رہی تھیں اور دوسری طرف آئینہ کا بھی ان کی خوشی دیکھ یہی حال تھا۔

"بس آپا مصروف ہوتی ہیں دونوں تبھی اب کبھی لایا ہی نہیں گیا۔"

"ہوں پڑھائی تو سب سے زیادہ ضروری ہے یہ جاب نہ بھی دے مگر شعور تو دیتی ہی ہے نا اور جسے زندگی جینے کا شعور ہو وہ کبھی بھی کسی بھی موقع پر کہاں لڑ کھڑاتا ہے۔"

"بہت اعلیٰ بات کی ہے آپ نے آپا یہ تو شکر ہے کہ دونوں کو ہی پڑھائی کا شوق ہے۔"

"ماشاءاللہ اور سناؤ آئینہ تم تو بہت ہی زیادہ بولتی ہو گی مجھ پر جو گئی ہو۔" آئینہ کے چہرے سے مسکراہٹ سمٹ کر منہ لٹک گیا۔

"پھوپھو مجھے اپنے جیسا مت کہیں۔"

"آئینہ ایسے نہیں کہتے۔" بصری بیگم نے ٹوکا۔

"کیوں بیٹا؟"

Posted On Kitab Nagri

"کیونکہ آئینہ اپنے نام کی ایک واحد ہے جو کسی کی طرح نہیں ہو سکتی اور ویسے بھی آپ مجھ سے بڑی ہیں آپ کا ظرف بھی زیادہ ہے میں آپ سی کہاں ہو سکتی ہوں۔"اس کی بات پر سب نے حیرانگی سے اور انورل نے پھٹی پھٹی آنکھوں سے اسے دیکھا۔

"میری بھتیجی تو بڑی عقلمند ہے ماشاءاللہ سے۔"

"بس پھوپھو اسی لیے میں کسی پر جلدی اپنا یہ راز آفشاں نہیں کرتی کہیں لوگوں کی بے یقینی سے آنکھیں باہر ہی نہ آجائیں۔" اس نے انورل کے دیکھنے پر چوٹ کی تو جہاں وہ تینوں ہنسے تھے وہیں انورل نے اسے کھا جانے والی نگاہوں سے گھورا۔

"زیادہ زبان چلانے کی ضرورت نہیں ہے چپ کر کے بیٹھو۔"اس نے ڈپٹا تو وہ منہ پھلا گئی۔

"السلام علیکم!"پھوپھو کے اکلوتے بیٹے نے ڈرائینگ روم میں داخل ہوتے سلام کیا اور زمان صاحب کے پاس بیٹھ گیا۔

"بھائی آپ اب ہمارے گھر نہیں آتے۔"

"کیونکہ میں چاہ رہا تھا کہ تم ہمارے گھر آؤ اب آ گئی ہو تو اب آجایا کروں گا۔"وہ جواب دیتا نظریں جھکا گیا۔وہ ایسا ہی تھا یا یوں کہہ لیجئے کہ پھوپھو نے اس کی تربیت ہی بہت اچھی کی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"یہ تو بہت اچھی بات ہے اگر آئندہ آپ کا اس وٹّے سٹّے پر ذہن اٹکا تو مجھے پہلے ہی بتا دیجئے گا کیونکہ میں تو آپ کی آواز سننے کو ہی ترس گئی تھی۔" اس کی پٹر پٹر چلتی زبان پر انورل نے ماں کی طرف دیکھا جو کندھے اچکا گئیں۔ وہ لوگ پھر باتوں میں مشغول ہو گئے۔

انورل کیا بات ہے اس پراجیکٹ سے تم بہت خوش لگ رہی ہو؟" عروسہ نے اس کے چہرے کو دیکھتے کہا۔

"خوش کیسے نہ ہوں میں کیا تم نہیں جانتی کہ مجھے حویلی اور یہ گاؤں وغیرہ دیکھنے کا کتنا شوق تھا۔" وہ ہاتھ پھیلا پھیلا کر اپنی خوشی کا اظہار کر رہی تھی۔ وہ تینوں لڑکیاں ریسٹورینٹ میں بیٹھی ہوئی تھیں۔ ان کے ٹیبل کے بائیں جانب دیوار تھی اور دائیں طرف تھوڑے فاصلے پر ٹیبل پر بیٹھا وہ اُسے دیکھ رہا تھا دور یقیناً اسے اس کی باتیں بھی سنائی دے رہی ہو نگی۔

"پتہ نہیں تمہیں کیوں اتنا شوق ہو رہا ہے میرا تو موڈ ہی نہیں ہے جانے کا۔" ناظمین نے منہ لٹکا کر کہا۔ خوبصورت چہرے اور کالی چھوٹی آنکھوں والی لڑکی نے ماتھے پر بل چڑھا کر اسے دیکھا۔

درمیان سے مانگ نکالے براؤن کمر تک آتے بالوں کو دونوں طرف آگے کیے، بلیو گھٹنوں تک آتی فراک کے ساتھ بلیو بینٹ میں ملبوس انورل زمان خان تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"تم میرے شوق کو بُرا مت کہو میری بڑی خواہش تھی کہ میں جاؤں وہاں کے لوگوں کے رہن سہن کا طریقہ ان کے رسم ورواج، روایات دیکھوں۔"

"کیا تمہیں معلوم ہے وہاں عجیب سے لوگ رہتے ہیں وڈیرے ٹائپ کیا تمہیں ان سے خوف نہیں آتا۔" عروسہ نے رازدارانہ انداز میں تھوڑا اس کی طرف جُھک کر کہا۔

"ہاہاہا تم بھی نا۔" پہلے تو وہ ہنسی لیکن پھر اسے بات سمجھ آئی۔

"ہاں نہ ڈراؤ مجھے واقع میں ہی ان لوگوں سے خوف آتا ہے۔"

"اچھا تو ذرا اس طرف دیکھو وہ لڑکا کب سے تمہیں گھور رہا ہے اور لگ بھی کوئی امیر کبیر وڈیروں کے خاندان کا رہا ہے۔" انورل اور ناظمین نے جب اس کے اشارے پر سامنے دیکھا تو اس کی خوف کے مارے آنکھیں پھیلیں۔ وہ خوبرو سا لڑکا واقع ہی اسے دیکھ رہا تھا جبکہ اس کے سامنے بیٹھا اس کا دوست اسے کوئی اہم مسئلہ بتا رہا تھا۔ لیکن اس کا پورا دھیان انورل کی طرف تھا۔ انورل نے ہاتھ کی مدد سے چہرہ چھپاتے اس وقت کو کوسا جب وہ یہاں آکر بیٹھی تھی۔

"واقع ہی وہ جو تم کہہ رہی ہو ویسا ہی لگتا ہے لیکن یہ مجھے کیوں دیکھ رہا ہے، مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے۔" وہ ڈرتی تھوڑا آگے ہو کر بیٹھی۔

"تمہیں پتہ ہے انورل اگر انہیں کوئی لڑکی پسند آجائے تو یہ لوگ اسے لے جاتے ہیں۔"

Posted On Kitab Nagri

"بکواس بند کرو عروسہ وہ پہلے ہی ڈر رہی ہے۔" اس نے ترچھی نگاہ کر کے دیکھا تو وہ ابھی بھی چہرے پر مسکراہٹ سجائے اسے دیکھ رہا تھا۔اس نے براؤن قمیض شلوار کے ساتھ لائٹ براؤن چادر گلے میں ڈالی ہوئی تھی۔

"تم ریلیکس کرو کوئی کچھ نہیں کہتا۔" ناظمین نے اس کا ہاتھ دباتے اسے کمپوز کرنے کی کوشش کی۔

"میں جا رہی ہوں میں مزید یہاں نہیں بیٹھ سکتی میرا ڈرائیور باہر ہی ہے۔" وہ ڈرتی لڑکھڑاتے قدموں سے موبائل اور بیگ ہاتھ میں پکڑے باہر کو بھاگی۔اس کی دونوں دوستوں نے تاسف سے اس کی پشت کو دیکھا پھر اسے جس کی نظروں نے دور تک انورل کا معائنہ کیا تھا۔

"کہاں سے آئی ہو تم؟" روح نے کڑے تیوروں سے اس سے پوچھا۔

"کہیں سے نہیں۔" حیام ہلکے پھلکے انداز میں کہتی بیڈ پر دراز ہو گئی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

Posted On Kitab Nagri

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

"حیا میں تمہیں سمجھا رہی ہوں سدھر جاؤ اگر پھنس گئی تو بہت بُرا ہو گا۔"

"روح تمہاری یہ سمجھ میرے دماغ میں بالکل بھی نہیں بیٹھے گی بھئی کیسے میں پیچھے ہٹ جاؤں محبّت کرتی ہوں اور شاید محبّت سے بھی زیادہ۔"

"میرے سامنے تم ایسی باتیں مت کرو تم جانتی ہو کہ یہاں کے لوگ کیسے ہیں اور یہ لوگ تمہاری محبّت نہیں سمجھیں گے۔"

"پھر کیا ہوا نہ سمجھیں۔"

"تو پھر تم سدھر جاؤ کہ محبّت کچھ نہیں ہے۔"

"واہ روح مجھے نہیں تمہیں سمجھنے کی ضرورت ہے۔"وہ اٹھ کر روح کے سامنے کھڑی ہو گئی۔

Posted On Kitab Nagri

"روح محبّت کوئی تماشا تو نہیں ہے یہ کبھی بھی کسی سے بھی ہو جاتی ہے اور اگر سوچ سمجھ کر کی جائے تو یہ تو ایک سودہ بازی ہوئی محبّت تو نہ خیر میں کسے بتا رہی ہوں تمہیں محبت ہوئی ہو گی تو ہی تم سمجھو گی۔" وہ اس کی روح پر نشتر چلاتی باہر نکل گئی۔ پیچھے وہ سوچوں کے بازار کے ساتھ بیڈ پر گرنے کے انداز میں بیٹھ گئی۔

ہائے وہ کتنے مہنگے الفاظ کتنے آرام سے کہہ گئی تھی۔ حیام کی محبّت تو یکطرفہ تھی لیکن وہ جس سے محبت کرتی تھی وہ بھی تو اسے اتنا ہی چاہتا تھا بلکہ کرتی تھی نہیں کرتی ہے لیکن یہ خاندان کے لوگ بڑے ظالم ثابت ہوئے۔

"برخوردار کب آرہے ہو تم پاکستان اسٹڈی مکمل کر کے اب تم کس کے انتظار میں ہو؟" ہائے شاہد صاحب کا سخت مزاج۔

"ڈیڈ مجھے ضروری کام تھا اسی لیے نہیں آیا اگلے ہفتے کی فلائیٹ ہے آپ بے فکر رہیں۔"

"ہاں کام پڑ گیا تمہیں ہی ساری دنیا جہاں کے کام پڑتے ہیں نا۔"

"اب جواب کیوں نہیں دے رہے؟" وہ دوبارہ بولے۔

"ڈیڈ میں کیا جواب دوں۔" زوریز نے منہ لٹکائے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

"لو کرلو اپنی ماں سے بات اتنا معصوم میرے سامنے بننے کی ضرورت نہیں ہے باپ ہوں میں تمہارا۔" شاہد صاحب نے موبائل کو ایسے گھورا جیسے سامنے زوریز موجود ہو۔ انہوں نے موبائل تسلیم بیگم کو پکڑایا جو کہ فوراً موبائل پکڑے کچن میں چلی گئیں۔

"مام اب یہ ڈیڈ کس بات کا غصّہ نکال رہے تھے۔"

"تم چھوڑو انہیں تم بتاؤ واقع میں ہی اگلے ہفتے آرہے ہو۔"

"قسم سے بتاؤں دل تو نہیں ہے لیکن اب آنا تو پڑے گا ہی ورنہ ڈیڈ کچّا چبا جائیں گے۔"

"شرم کرو اب اتنے بھی ظالم نہیں ہیں وہ۔"

"مام آپ کے تو سر تاج ہیں آپ کو کہاں ظالم لگیں گے۔" زوریز نے جل بھن کر کہا تو تسلیم بیگم ہنس دیں۔

آپ بتائیں گئی تھیں حویلی کیسے ہیں وہاں سب؟"

"میں کافی دیر سے نہیں گئی باقی امّاں سے اور صابرہ سے بھی بات ہوتی رہتی ہے۔"

"ملی کیسی ہے اور وہ آگیا؟"

"ٹھیک ہی ہے بس اور وہ کہاں آیا ہے پتہ نہیں کب آئے گا۔" وہ گہری سانس خارج کر گئیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"بڑی بیگم مرہال بی بی کہہ رہی ہیں اُن کی طبیعت خراب ہے اور انہیں تنگ نہ کیا جائے اور وہ بہت غصّہ ہو رہی ہیں۔"رشیدہ نے آکر اطلاع دی تو بڑی بیگم حیرانگی میں ڈوب گئیں۔

"ہیں چنگی بھلی تو گئی ہے کل جب سے آئی ہے کمرے میں ہی بند ہے۔ جاؤ تم روح یا حیام کو بلاؤ انہیں وجہ معلوم ہو گی۔"چند منٹ کے بعد حیام سر پر ڈوپٹہ اوڑھے نظریں جھکائے وہاں حاضر تھی۔

"حیام یہ مرہال کو کیا ہوا ہے کل تو صحیح سلامت گئی تھی کیا وہاں کوئی مسئلہ ہوا تھا؟"

"نہیں دادی خان ایسی تو کوئی بات نہیں ہوئی پتہ نہیں آپ خود ہی معلوم کر لیں۔"

"اچھا ٹھیک ہے تم جاؤ۔"بلقیس بیگم اسے بھیج کر خود بھی سیڑھیوں کی طرف بڑھ گئیں۔

"جیسے ہی بلقیس بیگم اس کے کمرے میں پہنچیں مرہال کو بیڈ پر اوندھے منہ لیٹے پایا۔ اگر اس کی طبیعت ٹھیک ہوتی تو بڑی بیگم ضرور اسے الٹا لیٹنے سے منع کرتیں۔ وہ اس کے بیڈ پر بیٹھ کر اس کے بالوں میں انگلیاں پھیرنے لگیں۔

"کیا ہوا ہے میرے پتر کو؟"

"میں کیا بتاؤں دادو میرا سر درد سے پھٹی جا رہا ہے آنکھیں بند ہوئی جا رہی ہیں۔"وہ بمشکل آواز نکال کر بولی۔

"کل جب تو گئی تھی تب تو ٹھیک تھی پھر اچانک یہ سب کیا ہو گیا۔"

"میں نہیں جانتی اور مجھ سے زیادہ سوالات مت کریں مجھ سے بولا نہیں جا رہا۔"

Posted On Kitab Nagri

"پکّا تجھے نظر کا مسئلہ ہوا ہو گا کل تو باہر گئی تو ٹھیک تھی۔"

"تھوڑی دیر بعد مرہال کے کمرے میں گاؤں کی عورت موجود تھی جو کہ دم کیا کرتی تھیں۔ان کے دم کرنے کے بعد اس کی طبیعت میں افاقہ ہوا۔

"مرہال آئندہ کے بعد تیرا حویلی سے باہر جانا بند اور بن سنور کر جانا تو بالکل ہی بند۔"

"بھئی اس میں میرا کیا قصور ہے لوگ اپنی آنکھیں بند کر لیں۔"وہ کہتی کمرے سے ہی باہر نکل گئی بلقیس بیگم اس کے انداز پر ہی ہکّا بکّا رہ گئیں۔

معمول کے مطابق صبح سب مرد حضرات ناشتے کی ٹیبل پر براجمان کھانا کھانے میں مگن تھے جب وہ گنگناتی ہوئی وہاں پہنچی اور کُرسی گھسیٹ کر بیٹھ گئی۔

"یہ آج پھر آگئی کیا یہ آج پھر ہمارے ساتھ کھائے گی۔"نعمان صاحب نے اس کی طرف دیکھتے سپاٹ لہجے میں کہا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"کیا مطلب کھائے گی میں تو کھانے لگی ہوں۔" آرام سے جواب دیتی وہ ملازمہ کو ناشتتہ لانے کا کہہ کر سب کو دیکھنے لگی۔یکدم نعمان صاحب کھانا چھوڑ کھڑے ہو گئے اور لال انگارہ آنکھوں سے مرہال کو دیکھنے لگے البتہ مرہال نے ان کی نظروں کا بالکل اثر نہ لیا اور موبائل چلانے لگی۔

"نعمان یہ کیا طریقہ ہے کھانا کھاؤ آرام سے بیٹھ کر۔"

Posted On Kitab Nagri

"امّاں بیگم جب تک یہ یہاں ہے میں کھانا نہیں کھاؤں گا یہ میرا آخری فیصلہ ہے۔"

"یہ بلاوجہ کی ضدمت لگاؤ نعمان۔"سکندر کے علاوہ تینوں لڑکے کبھی نعمان صاحب کو دیکھتے تو کبھی مست مگن مرہال کو۔

"مرہال بیٹا تم بعد میں ناشتا کر لینا۔"بلقیس بیگم نے معاملے کو گرم پڑتا دیکھ مرہال کو منظر سے غائب کرنے کی کوشش کی۔

"نہ بھئی میں تو یہاں سے نہیں جا رہی جس کو مجھ سے مسئلہ ہے وہ جانا چاہے تو بخوشی جاسکتا ہے۔"نعمان اور شیرام نے بیک وقت مٹّھی بند کی۔

"تمہیں کسی نے تمیز نہیں سکھائی بے شرم لڑکی کیسے مردوں کے ساتھ کھا رہی ہے۔"

"اووو۔"اس نے پراٹھے کا نوالہ منہ میں ڈالا۔

"ایسے تو دادو بھی ایک عورت ہیں۔"اس نے ایک نیا نوالہ بناتے منہ میں موجود نوالے کو چباتے آرام سے کہا۔

"مرہال!"بڑی بیگم نے کھڑے ہوتے غصّے سے اسے پکارا۔

"امّاں بیگم اسے ابھی کے ابھی اس کے گھر بھیجیں۔"نعمان صاحب نے ایک ایک لفظ چباتے کہا۔

"بھئی چاچو میں یہاں آئی تو دادو کی مرضی سے تھی لیکن جاؤں گی اپنی مرضی سے سو پلیز یہ سب چھوڑیں اور ناشتا کریں۔"

Posted On Kitab Nagri

"اگر تم یہاں آئی ہو تو حویلی کے اصولوں کو ماننا ہو گا۔ اب آرام سے اپنے کمرے میں جاؤ۔" بڑی بیگم نے تحکمانہ اور سخت لہجے میں کہا۔ مرہال نے پانی کا گلاس زور سے فرش پر پٹخا جو کہ کانچ کا ہونے کی وجہ سے کرچی کرچی ہو کر زمین پر بکھر گیا اور اس کے کچھ ٹکڑے اندر آتے سکندر کے قدموں کے آگے بھی گرے کچن میں موجود عورتوں نے دل تھام لیے۔ روح اور حیام بھاگ کر دروازے تک آئیں لیکن بڑی بیگم کے اشارے پر وہیں سے رفوع چکّر ہو گئیں۔

"اصول، اصول، اصول یہ آپ لوگوں کے ان گھٹیا اصولوں نے میرا دماغ خراب کر کے رکھ دیا ہے۔" وہ کھڑی ہوتی چلائی پھر یکدم رُکی۔

"میں نے کب کی آپ کے اصولوں کی نافرمانی بس تھوڑا سا سلیقہ مزید اندر ڈال لیں گے تو کیا ہو جائے گا، بھئی یہ کہاں کا جاہلانہ اصول ہوا کہ مرد پہلے کھائیں گے عورتیں بعد میں ملازمت کر کے، انہیں بھوک نہیں لگتی کیا وہ اپنے شوہروں کے ساتھ سکون سے نہیں کھا سکتیں۔"

"مرہال!" بڑی بیگم کی گرج دار آواز گونجی مگر اس وقت ان کے انداز کی پرواہ کسے تھی۔

"مجھے دبانے کی کوشش مت کریں دادو میں ایک آزاد خیال لڑکی ہوں اور اگر مجھے قید کرنے کی کوشش کی گئی تو میں شیورٹی دیتی ہوں بغاوت پر اتر آؤں گی۔" اس نے تو بڑی بیگم کی آواز کا بھی گلہ گھونٹ دیا تھا۔ وہاں کچھ پل خاموشی رہی اس سے پہلے کہ کوئی بھی فرد بولتا سکندر اس کا بازو پکڑتا اسے وہاں سے لے گیا۔ کہاں کسی میں اتنی ہمّت تھی کسی سے نظر ملانے کی ٹھیک ہی تو وہ کہہ کر گئی تھی لیکن

Posted On Kitab Nagri

یہاں معاملہ سوچ کا تھا۔اور ان چند لفظوں میں مرہال سلیمان خان انہیں کتنا کچھ باور کروا گئی تھی جو کہ وہ آبزرو کرتی تھی۔

سکندر اسے لان کے پچھلے حصّے میں لایا اس کا غصّہ کسی طور بھی کم نہیں ہو رہا تھا۔

"کیا ہو گیا ہے تمہیں اتنا غصّہ کس بات کا ہے؟" سکندر نے اس کی طرف سے خاموشی پا کر رُخ اس کی طرف کیا جو کہ بپھری ہوئی شیرنی کی طرح سامنے موجود دیوار کو گھور رہی تھی۔

"جواب دو؟"

"میں کسی کو جواب دہ نہیں ہوں۔"

"لیکن مجھے تو ہو۔"

"وجہ؟"

"تمہیں یہاں لایا کون میں نا تو بتاؤ مجھے کیوں اتنا غصّہ ہو رہی ہو۔" سکندر نے فوراً بات بدلی۔

"بھلا اب آپ ہی بتائیں کہ یہ کہاں کا انصاف ہوا کہ مرد پہلے کھانا کھائیں اور عورتیں بعد میں۔" اس کی بات پر سکندر نے قہقہہ لگا کر بالوں میں ہاتھ پھیرا۔

"اتنی سی بات کے لیے اتنا بڑا ہنگامہ کرنے کی کیا ضرورت تھی۔"

Posted On Kitab Nagri

"اتنی سی بات آپ اسے اتنی سی بات کہہ رہے ہیں سکندر، بائے داوے میرا دماغ خراب مت کریں کسی کے بھی پاس عقل نہیں ہے۔" اس نے ماتھے پر بل چڑھائے کہا اور وہاں سے چلی گئی۔

مرد اپنی من پسند عورت کی انا برداشت کر ہی لیتا ہے یہاں پر بھی سکندر کا حال یہ ہی تھا۔

"یا تو ڈائننگ روم میں دو ٹیبل لگوادیں یا ایک پر ہی سب کو کھانا کھانے کا کہیں اگر آپ لڑکوں اور لڑکیوں کی وجہ سے کہہ رہی ہیں تو ویسے بھی لڑکے سارا دن یہیں دھند ھناتے رہتے ہیں۔" وہ اپنی سناتی یہ جاوہ جا لیکن بڑی بیگم کو بہت کچھ سوچنے پر مجبور کر گئی تھی۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

Posted On Kitab Nagri
آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کرسکتے ہیں۔
Fb/Pg/Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
whatsapp _ 0335 7500595

"واہ مرہال تم تو بڑی بہادر ہو واحد تم ہو جو اتنی ہمّت سے بول گئی اور دیکھا کیسے سارے چپ ہی ہو گئے تھے۔" وہ روح کے کمرے میں آئی تو وہاں پہلے سے موجود حیام نے اسے داد دی تو وہ مسکرا کر بیڈ پر بیٹھ گئی۔

"اب تم سے تو بولا نہیں جاتا اب میں نے ہی کچھ کرنا تھا۔"

"ویسے ایک بات پوچھوں؟"

"ہوں۔"

"تمہیں واقعی ہی ڈر نہیں لگتا چلو مانا کہ سکندر لالہ تو کچھ نہیں کہتے مگر بابا بھی غصّے میں کم نہیں ہیں۔"

"میں کیوں ڈرتی پھروں میں نے کچھ غلط تو نہیں کہا تھا اور ویسے بھی یہ اپنے کمزور اصول اپنے پاس ہی رکھیں ان کے یہ اصول میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔"

Posted On Kitab Nagri

"تمہارے تو پھر کیا ہی کہنے ہیں۔"روح نے بھی اسے داد دی تو وہ مسکرائی۔

"مرہال ویسے مجھے تو لگتا ہے سکندر لالہ تم سے ہی شادی کریں گے تبھی تو کچھ کہتے نہیں ہیں۔"روح کی کم معلومات پر اس نے تاسف سے سر ہلایا۔حیام بھی ان کی طرف متوجہ ہوئی۔

"اگر وہ شادی کا کہیں تو تم کیا جواب دو گی؟"

"ظاہر سی بات ہے منع کروں گی۔"اس کی بات پر دونوں نے مارے حیرانگی سے اسے دیکھا۔

"کیوں بھئی اتنی اچھی آفر ٹھکراؤ گی تم۔"

"ہوں کیونکہ میں دادو کے سکون کے لیے یہ آفر ٹھکرا سکتی ہوں۔"

"وہ کیوں؟"حیام کی طرف سے سوال کیا گیا۔

"کیونکہ سکندر بھلے مجھ سے محبّت کرتے ہوں لیکن وہ دادو کے لیے ان کے ہونہار پوتے ہیں اور رہیں گے۔"

"ساس اور بہو کی لڑائی میں اگر مرد ماں کا بن جائے نا تو وہ اسی کشمکش میں رہتا ہے کہ ماں کا دفاع کروں یا بیوی کا اور جب بیوی کا ہو تو وہ اپنے الفاظ کے استعمال میں ذرا لحاظ نہیں کرتا کہ وہ اس ماں کے سامنے بول رہا ہے جس نے اسے اتنا بڑا کیا اس قابل بنایا اگر وہ اس ماں کا نہ رہا تو کیا امید کہ وہ اس بیوی کا بھی زیادہ دیر رہے گا اگر بیوی کا رہ بھی جائے لیکن اس کے اخلاق کا اس کی تہذیب کا اثر اس کی اولاد پر بھی ہو گا۔اور دادو کو بہت مان ہے اپنے پوتوں پر سکندر غرور ہے ان کا میں نہیں چاہتی کہ ان کا مان ٹوٹے

Posted On Kitab Nagri

ان کا پوتا میری وجہ سے غدار بن جائے ہاں مجھے حویلی کے اصول نہیں پسند میں بولتی ہوں مگر میں نے کبھی سکندر کو نہیں کہا کہ وہ بھی میرے لیے اسٹینڈ لیں میں کیوں کہوں میں چاہتی ہوں کہ دادو اپنے اصول خود ختم کریں اور اس لیے میں درمیان سے ہٹ جاؤں تو ہی بہتر ہے۔" وہ کہہ کر لیٹتی آنکھیں موندھ گئی یعنی کہ اب مزید سوالات مت کیے جائیں۔اور وہ دونوں اس کی سوچ پر عش عش کر اٹھیں۔

اگلے دودن وہ کمرے سے باہر تشریف نہ لائی۔اچانک وہ فون پر کسی سے بات کرتی سیڑھیاں اترتی ہوئی نظر آئی۔کسی کے بھی چہرے پر اس واقعے کے آثار نہیں تھے۔سکندر بھی ہال میں موجود بڑی بیگم کے ساتھ کسی اہم موزوں پر بات کر رہا تھا۔

"دادو یہ لیں بابا سے بات کرلیں وہ آپ کو یاد کر رہے ہیں۔" مرہال نے صوفے پر سکندر کی دوسری جانب بیٹھتے بلقیس بیگم کو فون تھمایا تو وہ سلیمان صاحب سے بات کرنے لگیں۔

"کیا تم یہاں کی شادی اٹینڈ کرنا چاہو گی؟" سکندر نے چہرے پر مسکراہٹ سجائے پوچھا۔ بلقیس بیگم اور ازمیر نے بیک وقت اس کے انداز پر اسے دیکھا۔

"اسی نے سر پر چڑھایا ہوا ہے اسے۔" ازمیر نے پل بھر کے لیے سوچ کر سر جھٹکا۔

Posted On Kitab Nagri

"یہاں کی شادی بھی اس حویلی کے اصولوں کی طرح ہی ہوگی یہ نہیں کرنا وہ نہیں کرنا۔"اس نے اس طرح منہ بگاڑتے کہا گویا کڑوی چیز زبردستی نگل رہی ہو۔

"اور تم حویلی کے اصولوں پر جو بڑا عمل کرتی ہو جو شادی والے اصولوں کی تہہ دل سے پیروی کرو گی۔"

"ہاہاہا۔"اس کا قہقہہ ہال میں گونجا۔ بلقیس بیگم نے اسے گھورا تو وہ ان کی گھوری کو خاطر میں نہ لاتی ہوئی سکندر کی طرف گھومی۔

"مرہال کیا تمہیں معلوم ہے یہاں کی شادی بہت سادگی سے ہوتی ہے یہاں پر محلّے کی عورتیں آتی ہیں اور ڈھولکی بجاتی ہیں۔ اور تو اور کھانے میں کمال کی ڈشز ہوتی ہیں اور وہ بھی گھر کی بنائی ہوئیں۔"ازمیر نے اس کے علم میں اضافہ کیا۔

"واقع ہی پھر تو میں جاؤں گی لیکن ایک شرط پر۔"اس نے ازمیر کو جواب دیتے اپنی توجہ سکندر کی طرف کی جو کہ ادھر ادھر نظریں پھیر کر گاہے بگاہے اس کے خوبصورت سراپے کو دیکھ لیتا جو کہ گھٹنوں سے نیچے آتی فراک کے ساتھ معمول کے مطابق جینز میں ہی ملبوس تھی۔ بالوں کی ٹیل پونی کے ساتھ بے بی کٹ بال ماتھے پر ہونے کی وجہ سے وہ سب سے خوبصورت دوشیزہ معلوم ہو رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

بلقیس بیگم کی کال ابھی تک ختم نہیں ہوئی تھی لیکن ان کی نظر پوری طرح ان تینوں کی طرف تھی جو کہ ایسے باتیں کر رہے تھے گویا تینوں ہی لڑکیاں ہوں۔

"وہ شرط یہ ہے کہ میں یہاں کا کوئی جوڑا نہیں پہنوں گی پہنوں کی تو اپنی پسند کا اور یہ بھی بتادیں کہ شادی کب ہے؟"

"دو دن بعد، لیکن پرسوں مہندی ہے اگر جانا ہو تو چلی جانا اور اس سے اگلے دن لڑکی کی بارات ہے۔"

"ٹھیک ہے پھر آپ مجھے شہر سے ڈریس لا دیجئے گا۔" وہ حکم دیتی موبائل لیے بنا اوپر چلی گئی۔

"السلام علیکم! دادی خان۔" شیر ام نے بڑی بیگم کے کمرے میں داخل ہوتے سلام کیا۔ اور گردن جھکا کر احتراماً کھڑا ہو گیا۔ بڑی بیگم جو کہ تسبیح میں مصروف تھیں اس کی طرف متوجہ ہوئیں اور اسے صوفے پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ وہ بھی صوفے پر بیٹھ گیا۔

"دادی خان ایک اہم خبر ہے۔"

"سُناؤ۔" اس نے ساری بات ان کے گوش گزاری تو جو بڑی بیگم نے اگلہ لائحہ عمل بتایا وہ گاؤں کے لوگوں کے لیے تو عام تھا لیکن یہاں پر جو ہونے والا تھا وہ حویلی میں ہی موجود کئی لوگوں کے لیے ناپسندیدہ تھا۔

Posted On Kitab Nagri

حویلی کے سارے افراد شادی والے گھر جا چکے تھے۔وہ تینوں بھی تیار ہوتیں حویلی کے لیے نکل پڑیں۔رات کا وقت تھا اور شادی والا گھر تین گلیاں چھوڑ کر آتا تھا۔وہ گارڈز کو منع کرتی روح اور حیام کو ساتھ لیتی چل پڑی۔

وہ مہرون کُرتی اور لہنگے کے ساتھ گولڈن ڈوپٹہ کو گلے میں پہنے،بالوں کو پشت پر پھیلائے،بے بی کٹ بال ہنوز ماتھے پر ہی تھے،نفاست سے میک اپ کیے وہ بلا کی حسین لڑکی لگ رہی تھی۔جبکہ اس کے ساتھ موجود روح اور حیام نے ٹخنوں تک آتی لمبی فراکس زیب تن کی ہوئی تھیں۔بڑے بڑے ڈوپٹے ان کے سروں پر تھے۔

وہ جن گلیوں میں سے گزر رہی تھیں اُن میں اندھیرا تھا ایک آدھ گھر کی لائیٹ جل رہی تھی باقی ان کے پاس موبائل کی ٹارچ آن تھی۔روح اور حیام ڈری سہمی اس کے ساتھ چل رہی تھیں جبکہ جس کا یہ خیال تھا وہ زندگی سے بھرپور مسکراہٹ چہرے پر سجائے چل رہی تھی۔

"چھوڑو مجھے کون ہو تم؟"کسی لڑکی کی آواز پر وہ تینوں چونکیں۔حیام اور روح کو تو کسی ہوائی مخلوق کا خدشہ ہوا لیکن مرہال کے نزدیک ایسی ویسی چیزیں اتنی بھی عام نہیں پائی جاتیں۔ویسے بھی ابھی رات کے بج بھی آٹھ ہی رہے تھے۔

وہ جیسے ہی آگے بڑھیں ان کا راستہ تو سیدھا تھا لیکن ان کے دائیں جانب ایک گلی تھی جو اچھی خاصی کھلی تھی جہاں پر ایک لڑکا کسی لڑکی کا بازو دبوچے کھڑا تھا اور شاید اسے کچھ اور کہہ رہا تھا لیکن لڑکی رو

Posted On Kitab Nagri

رو کر چلا رہی تھی۔ یہاں رہائش بہت کم تھی لیکن ایسا بھی نہیں تھا کہ بالکل بھی نہ ہو مگر حیرانگی کی بات یہ تھی کہ ایک کمزور لڑکی کی آواز کسی کے کانوں میں نہیں جا رہی تھی یا سب بہرے بنے ہوئے تھے۔اس نے ایک نظر اپنے پیچھے آتیں حیام اور روح کو دیکھا پھر آگے چلی پڑی۔

"مرہال رُکو میرا خیال ہے ہمیں اس کی مدد کرنی چاہیے۔"روح نے کہا تو وہ پلٹے بنا بولی۔

"بھئی ہم کیوں کریں کسی کی مدد بظاہر تو یہ نظر آرہا ہے بعد میں کچھ اور ہی نکلا تو پھر کیا پتہ وہ لڑکی اسے پسند کرتی ہو یا منکوحہ ہو اور لڑکا اسے منانا چاہ رہا ہو۔"

"نہیں ایسا نہیں ہوتا یہاں، یہاں پر تو پسند نہ پسند والی بات ہی نہیں ہوتی۔ یہاں پر جس کی شادی ہوتی ہے اُس کی مکمل شادی ہوتی ہے یہاں پر کوئی کسی کو خود کے نام پر چھوڑ کر نہیں جاتا۔"حیام نے اس کے سامنے آکر اسے سمجھانا چاہا۔

"بھئی مجھے نہیں معلوم ہم کیوں کسی کے مسئلوں میں پڑیں مجھے اور بھی کام ہیں اور تم لوگ مت بھولو کہ ہم لوگ شادی پر جا رہے ہیں۔

"اور تم مت بھولو کہ ہم بھی لڑکیاں ہی ہیں اور اسی گاؤں کی اور کوئی ہمارے گاؤں کی لڑکی کے ساتھ بدتمیزی کرے یہ برداشت نہیں ہے۔"اس سے پہلے کہ وہ مڑ کر پوچھتی کہ واقعی ہی تم اتنی بہادر ہو یا تمہیں لگتا ہے کہ کوئی اس کے ساتھ زبردستی کر رہا ہے ایک نسوانی چینخ پر وہ پوری طرح ہوش میں آئی۔ یہ چینخ پہلی چینخ سے کئی گنا زیادہ تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"آپی مجھے بھی لے جائیں نا اپنے ساتھ میں بھی گاؤں دیکھنا چاہتی ہوں۔" انورل کچھ شوپنگ کر کے آئی تھی اور بیڈ پر بیگز رکھے ان میں سے چیزیں نکال کر دیکھ رہی تھی کہ آئینہ پاس بیٹھ کر التجا کرنے لگی۔

"کس قدر بُری بات ہے آئینہ میں کام کے لیے جا رہی ہوں فارغ گھومنے نہیں اور ویسے بھی ہم لوگ وہاں فارغ تو نہیں ہونگے نا۔"

"دیکھیں میری بھی بڑی خواہش ہے گاؤں دیکھنے کی۔"

"ایسا کریں گے ہم تمہاری شادی وہیں کر دیں گے تم پھر دیکھتی رہنا۔"

"استغفار آپی میں تو نہیں کرواتی اور ویسے بھی آپ ہی کروائیں وہاں شادی کیونکہ آپ کو زیادہ شوق ہے۔" آئینہ مصنوعی ناراضگی سے کہتی باہر نکل گئی۔ انورل نے تاسف سے اس کی پشت کو دیکھا۔

وہ حیام اور روح کو وہیں چھوڑ کر اس گلی میں بھاگی جس میں موجود دونوں افراد کو وہ نظر انداز کر کے آئی تھی۔

وہ لڑکا اس لڑکی کو گھسیٹ کر لے جانے کی کوشش کر رہا تھا اور وہ لڑکی اپنا بازو چھڑوانے کی کوشش میں لگی ہوئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

ایک لکڑی اس لڑکے کے سر پر لگنے کی وجہ سے اس لڑکے کی آواز ویسی ہی اونچی تھی جیسی کچھ دن پہلے حویلی میں گونجی تھی۔وہ لڑکا سر پکڑ کر پیچھے ہوا لڑکی بھی جان بچ جانے کی صورت میں پیچھے ہو گئی۔

"کیا کہہ رہا تھا یہ تمہیں؟"وہ تھوڑا لڑکی کی طرف ہوئی لیکن نظریں اسی پر تھیں۔

"یہ ساتھ والے گاؤں کا بے غیرت انسان ہے،میں کھیت میں جاتی ہوں تو کافی دنوں سے پیچھے پڑا ہوا ہے،اب بھی میں گھر سے شادی پر جانے کو نکلی تھی تو مجھے زبردستی اپنے ساتھ لے جانے لگا۔"

"میری بہن جب رات کو نکلتے ہیں تو اتنا تو حوصلہ ہو کہ اکیلے نکل بھی رہی ہو تو کسی کی بدتمیزی کا ڈر نہ ہو،دیکھو اب ان کا تو کام ہی یہی ہے ہر طرف جانوروں کی طرح منہ مارنا ہے اور دیکھو یہ ڈنڈا پاس ہی تو پڑا تھا ایک جڑ دیتی سات نسلیں دماغی مریضہ ہی پیدا ہوتیں۔"اس نے ہلکے پھلکے انداز میں کہہ کر اسے نارمل کرنا چاہا جسے حیام اور روح اپنے ساتھ لگا چکی تھیں۔

"جاہل عورت تیری ہمّت بھی کیسے ہوئی میرے اوپر ہاتھ اٹھانے کی اب میں بتاتا ہوں کہ نتیجہ کیا ہوتا ہے۔"

"واٹ ڈڈ ہی سے؟"اس نے ناسمجھی سے ان تینوں کی طرف دیکھا۔وہ لڑکا سر پکڑ تا سیدھا ہوا۔

"تم نے یہ بکواس مجھے کی ہے۔"اس کا دماغ تپا۔

"او چھوکری زیادہ نخرے نہ کر سیدھی بات کر۔"اس نے بیک وقت دو ڈنڈے اس کی بازو پر جڑے پھر ایک سر پر مارا پھر ٹانگوں پر وار کر کے اسے زمین پر گرا چکی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"تم نے مرہال سلیمان خان کو غصّہ دلوایا ہے۔" وہ دھاڑی۔

"کسی کی اتنی ہمّت نہیں ہوتی کہ وہ کسی اور کی زندگی پر حکم چلائے اس پر رعب جھاڑے اسے قید کرنے کی کوشش کرے کسی کی اتنی ہمّت نہیں ہوتی۔" اس نے پھر ایک ڈنڈا اس کے بازو پر مارا۔

"بس کردو جاناں اور کتنا مارو گی زندگی کے قابل تو چھوڑ دو۔" جانی پہچانی آواز پر اس نے مڑ کر دیکھا تو سکندر کو اس کے آدمیوں کے ساتھ کھڑے مسکراتے پایا۔ ایک دم میں اس کا غصّہ ہوا ہوا۔

"سکندر بڑے والی ڈیمانڈ کر رہے ہیں میں تو اسے موت کے قابل بھی نہ چھوڑوں۔" وہ دھیمے قدموں سے چلتی اس کے پاس آئی۔ اس نے اپنے آدمیوں کو اشارہ کیا جو کہ باقی تینوں کو شادی والے گھر پہنچانے چلے گئے۔ جبکہ وہ لڑکا تو بے ہوش ہو کر ہی گر پڑا۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

Posted On Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔
Fb/Pg/Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
whatsapp _ 0335 7500595

"خوبصورت حلیے میں خوبصورت چہرے پر اتنا غصّہ نہیں بھاتا۔"اس کی نظریں صرف مرہال کے چہرے پر ہی تھیں۔

"اور آپ یہ بات جانتے ہیں کہ مرہال۔۔۔"

"سلیمان خان میں یہی چیز سب سے زیادہ پائی جاتی ہے۔"اس نے بات اچک کر اس کا مخصوص ڈائیلاگ مکمل کیا تو وہ کھل کر مسکرائی۔

"کتنا سکون ہے آپ کے اندر کیا آپ کو غصّہ نہیں آرہا،اور ایک بات کہوں میں نے آپ کو کبھی غصّے میں نہیں دیکھاہاں سوائے کہ آپ مجھے گھوریاں دکھائیں۔"

"اور میری قطعاًیہ خواہش نہیں ہے کہ تم ایسی کوئی خواہش رکھو۔خیر اس نامرد کی چینخ پر یہاں آیا تھا آگے کے منظر کے تو کیا ہی کہنے۔"

Posted On Kitab Nagri

"چلیں شادی پر۔"اس نے نپی تلی داد پر مسکرا کر سر جھٹکا۔یہ ان کی پہلی ملاقات تھی جس میں لڑائی نہیں ہوئی تھی۔

وہ لوگ بارات پر پہنچ چکی تھیں اور بارات والے گھر عجیب وغریب ہی رسومات ہو رہی تھیں۔

سب لوگ مرہال کو عجیب نظروں سے دیکھ رہے تھے شاید انہیں وہ دنیا کا آٹھواں عجوبہ لگی تھی۔

نکاح کے بعد بھی لڑکی کو لڑکے کے ساتھ نہیں بٹھایا گیا تھا حالانکہ ان کا یہ حق تھا کہ وہ اتنے اہم موقع پر اکھٹے تصاویر بنواتے۔لیکن اصل مسئلہ یہ تھا کہ مردوں اور عورتوں کے لیے الگ انتظامات تھے

مرہال تو اُن سب کی رسومات کو،انداز کو،خوب جانچ رہی تھی۔

بلقیس بیگم بھی اسے کب سے گھور رہی تھیں آخر خود کے پاس بلا ہی لیا۔

"مرہال یہ ڈوپٹہ کیوں سر پر نہیں لے رہی تم اور یہ کیا حلیہ بنایا ہوا ہے؟"

"میری پیاری دادو آپ پلیز اپنا موڈ خراب نہ کریں اور میرا ابھی بحث کرنے کا بالکل دل نہیں ہے۔"

"مرہال ذرا جو تم عقل کی بات سیکھ لو یا بات کرنے دو۔"

"آپ جانتی ہیں پھر بھی۔"مرہال نے اُن کی طرف دیکھ کر نظریں سامنے مرکوز کیں۔

"تم سے تو بات کرنا بھی بھینس کے آگے بین بجانے کے مشابہہ ہے۔"

"بھینس کے آگے یا گوڑے کے آگے۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"نہیں گدھے کے آگے پتر تمہاری کہاوتیں خراب ہیں میری نہیں۔"

"اس میں میرا قصور نہیں ہے دادو۔"

"بس تیرا قصور فقط یہ ہے کہ تجھ سے تیری زبان سنبھالی نہیں جاتی۔"

"اک تو آپ مذاق بہت کرتی ہیں۔" وہ بات کا اثر لیے بغیر اُن کے گال کھینچتی وہاں سے اُٹھ گئی۔ بلقیس بیگم نے پھر اُسے گھورا۔

پوری شادی میں ہر طرف اسی کے چرچے تھے کیونکہ اس کا انداز، خوبصورتی سب سے الگ تھی۔

"ارے میں تو تنگ آگئی ہوں ان عورتوں سے ایسے دیکھ رہی ہیں جیسے کبھی کچھ دیکھا ہی نہیں۔" وہ روح اور حیام کے پاس آکر منہ بسور کر بولی۔

"ہاہاہا۔" دونوں قہقہہ لگا گئیں۔

"کیا ہے اب تم دونوں کو۔"

"ہمیں کچھ نہیں ہے وہ دیکھو دادی خان بلا رہی ہیں اور ان کے پاس ایک عورت بھی ہے شاید تعارف کروانا چاہ رہی ہوں گی۔"

"کیا مصیبت ہے بھئی۔" وہ ڈوپٹے کا گھونگھٹ نکالتی اس طرف چل پڑی دونوں پھر ہنس دیں۔

"جی دادو۔" اس نے ڈوپٹے کے اندر سے ہی جواب دیا۔ بڑی بیگم نے پھٹی نگاہوں سے اسے دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

"یہ کیا ہے مرہال پتر یہ اتارو۔"

"بولیں دادو اور یہ کیوں بار بار مجھے بلا رہی ہیں۔" وہ منہ بسور کر کہتی انہیں کے پاس بیٹھ گئی۔

"یہ ہے سلیمان کی بیٹی مرہال۔" بڑی بیگم نے اس عورت کو بتایا تو مرہال زبردستی مسکراتی ان کا جائزہ لینے لگی جو کہ اچھے خاصے گھرانے کی لگ رہی تھیں۔

"بہت پیاری ہے اور نام بھی کتنا پیارا ہے۔" اس عورت نے مرہال کے ملائم گال ہولے سے چھوئے۔

"دادو میں جا رہی ہوں وہ دراصل مجھے کچھ کام یاد آ گیا ہے۔" وہ مسکرا کر کہتی واپس چلی گئی۔ پیچھے وہ دونوں اس کے بارے میں باتیں کرنے لگیں۔

"کتنی پیاری ہے نام بھی کتنا پیارا ہے۔" وہ منہ بگاڑتی ان دونوں کو بتانے لگی۔ تو وہ پھر ہنس دیں۔

"ایک بار تم اپنی زبان کے جوہر دکھا دو پھر کوئی کچھ نہیں کہے گا۔" روح نے مشورہ دیا۔

"بھئی میں کیوں موت کے منہ میں ہاتھ ڈالتی پھروں دادو نے سیدھا جوتا کمر میں مارنا ہے کہ میری نو نسلیں ریڑھ کی ہڈّی سے محروم رہیں گی۔" وہ پھر ہنسیں اور ان کے ہنسنے پر وہ برہم ہوئی۔

یہ دو افراد ہیں واحد جو سارا دن یوں ہی گھن چکّر بنی رہتی ہیں۔" وہ کچن میں داخل ہوئی تو معمول کے مطابق ناز اور مقدّس بیگم کو کچن کے کاموں میں مصروف پایا اس کی آواز پر ان دونوں سمیت ملازمائیں بھی چونک کر مڑیں۔

Posted On Kitab Nagri

اس نے ملازماؤں کہ اشارہ کیا تو وہ باہر نکل گئیں۔

"اور کیا کریں عورتیں ہیں اور عورتوں کا تو کام ہی یہی ہے ناز بیگم مسکراتیں دوبارہ پتیلے میں چمچ ہلانے لگیں۔

"اچھی خوشبو آرہی ہے۔"اس نے ماحول کو خوشگوار کرنے کی کوشش کی۔

"تم یہاں کیا کر رہی ہو؟"مقدّس بیگم بھی کھانا بنانے میں مصروف ہو گئیں۔

"میں باتیں کرنے آئی ہوں اور کیوں نا آج لان میں بیٹھ کر سبھی عورتیں چائے سے لطف اٹھائیں۔"اس نے اپنا آئیڈیا بتایا۔

"خیال تو اچھا ہے مگر امّاں جان کو کون منائے گا۔"

"لو اتنی سی بات میں کر لیتی ہوں نا بات۔"

"نہیں تم نہیں کرو گی۔"

"کیوں؟"

"کیونکہ وہ فلوقت تو مان جائیں گی بیٹا لیکن بعد میں وہ برہم ہو نگی۔"

"لو بھئی بات تو میں نے کرنی ہے تو وہ آپ لوگوں کو کیوں کچھ کہیں گی۔"

"تمہیں ابھی ان باتوں کے بارے میں نہیں علم۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"دیکھیں تائی جان مجھے سب علم ہے اور میں سب سمجھتی ہوں یہ مرد سارا دن حویلی میں اِدھر سے ادھر دھندھناتے پھرتے ہیں لیکن عورتوں کے لیے بھی کچھ وقت کھل کر جینے کے لیے ہونا چاہیے۔"

"عورتوں کو ہی تو جینے نہیں دیا جاتا۔"

"رکے میں بات کرتی ہوں دادو سے۔" وہ اٹھ کر باہر چلی گئی۔ پیچھے وہ دونوں اسے آوازیں ہی دیتی رہیں۔"

ابھی وہ ہال میں پہنچی ہی تھی کہ بڑی بیگم نے حیام کو بُری طرح ڈانٹا اور وہ روتی ہوئی اوپر چلی گئی۔ یہ دیکھ وہ ان کے پاس آکر بیٹھ گئی۔

"دادو میری ایک بات کا جواب دیں گی؟" اس نے تحمّل سے پوچھا کیونکہ اگر وہ اس وقت غصّہ کرتی تو بڑی بیگم کی انا آڑے آجاتی۔

"ہاں پوچھو۔" وہ گہرا سانس خارج کر گئیں۔

"آپ انہیں کیوں اتنا دبا کر رکھتی ہیں؟"

"کیونکہ عورتوں کو زیادہ پرواز کرنے کی ضرورت نہیں ہے اور ہمارے اصولوں میں عورتیں یوں آزاد نہیں رہ سکتیں۔"

"اچھا تو پھر آپ بھی عورت ہی ہیں۔"

Posted On Kitab Nagri

"ہاں میں ہوں لیکن یہ گدّی میں سنبھال رہی ہوں اور میں اصولوں پر عمل کروا رہی ہوں۔"

"آپ کو یہ گدّی کب ملی؟"

"تمہارے دادا جان کے مرنے کے بعد۔"

"تو اس سے پہلے آپ کو بھی ایسے ہی دبایا جاتا ہو گا۔"

"ہاں لیکن تم کیوں پوچھ رہی ہو۔ مرہال تمہیں میرے اصولوں کے بیچ میں آنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے مجھے پتہ ہے کیا صحیح ہے کیا غلط ہے۔"

"میں نہیں آرہی میں بس یہ کہہ رہی ہوں کہ لڑکیاں لڑکوں سے کم نہیں ہوتیں آپ نے لڑکوں کو پوری طرح آزادی دے رکھی ہے اور لڑکیاں بیچاری کھل کر سانس لینے سے بھی عاری ہیں چلیں زیادہ نہیں تو ایک دن ہی کبھی سکون کا سانس لینے دے دیا کریں تاکہ وہ اس حویلی سے نفرت نہ کریں۔ اس حویلی کو قید خانہ نہ سمجھیں گھر ہی سمجھیں ایک خوشحال گھر جس میں سب کو سکون مہیا ہوتا ہے جہاں سب کے حقوق سب کی رائے کا احترام کیا جاتا ہے اور ایک بات انہیں نہ ڈانٹا کریں۔" وہ اپنی بات مکمّل کرتی بڑی بیگم کو سوچوں میں مگن چھوڑ کر چلی گئی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ اندرونی دروازے سے باہر جانے ہی لگی تھی کہ اس کا سامنا اندر داخل ہوتے شیر ام سے ہوا دونوں رکے اور دونوں کے ماتھے پر بل گہرے ہو گئے۔کچھ پل یوں ہی دیکھتے رہے پھر دونوں ہی ناگواریت سے دیکھ کر اپنے اپنے راستے کی طرف بڑھ گئے۔

"اس انسان کو تو میں ساری تمیز سکھا ہی دوں گی کہ لڑکیوں سے کس طرح بات کرتے ہیں بڑا آیا دادو کا چہیتا پوتا یہ نہ ہو کہیں یہی سب سے پہلے اصولوں کو توڑنے لگ جائے۔"وہ لان میں ٹہلنے کے ساتھ سوچ کر آخر میں ہنس دی۔یہ بس ان کی ظاہری دشمنی تھی کیونکہ مرہال آزاد خیال تھی اور شیر ام کو ایسی لڑکیاں پسند نہیں تھیں۔جو بھی تھا مگر وہ دادو کے اصولوں پر پکّا تھا اتنے پکّے تو کبھی سکندر اور زرون بھی نہ ہوئے تھے۔

"ٹھاہ۔" ایک ہی رفتار میں دو گولیاں دو بوتلوں کو چیرتیں ہوا میں تحلیل ہو گئیں تھیں۔یہ دیکھ ان دونوں کے ہونٹوں پر تبسم بکھر گیا۔دونوں نے گنز نیچے کیں،اور بغل گیر ہوئے۔وہ دونوں فارم ہاؤس کے ایک طرف میدان میں کھڑے پریکٹس کر رہے تھے۔

"مبارک ہو تجھے تو بھی اس میں کامیابی حاصل کر چکا ہے۔"سکندر اسے مبارکباد دیتا اس سے الگ ہو کر گن کو چیک کرنے لگا۔

Posted On Kitab Nagri

"خیر مبارک اب صحیح ملکوں کی میں بینڈ بجاؤں گا۔خود کو سمجھتے کیا ہیں کل شہر میں مجھے وہ وجاہت ملا اور فضول دھمکیاں دینے لگا۔"

"تو نے بھی کچھ کمی نہ کی ہو گی میسنے انسان۔"

"تو کیا میں چھوڑ دیتا ہم اپنی سلطنت پر رعب رکھنے والے خان ہیں۔"

"او بس کر بھائی کونسی سلطنت جسے مرہال دومنٹ میں غلط قرار دیتی ہے۔"

"چل چھوڑ سکندر ہمارے لیے تو پھر بھی سلطنت ہی ہے نا۔"زرون نے شکر کیا۔

"ہائے میری جاناں واپس جارہی ہے۔"سکندر کے ہمیشہ کی طرح دل پر ہاتھ رکھ کر کہنے سے زرون نے گھورا۔

"جاتو بھی چلا جاتو نے الگ دماغ کھار کھا ہے۔"

"آئے ہائے زندگی ہو تو میری جیسی بندہ حویلی میں رہ کر اس سے محبّت کرے جس سے شادی کی امید بھی ہو۔"شام کے ٹھنڈے موسم میں ٹھنڈی ہوائیں ان کے ذہن کو بھی سکون بخش رہی تھیں۔

"کیوں دادی خان مان گئیں۔"

"اور کیا نہیں انہوں نے مجھے اور امّی کو بٹھا کر بات کی ہے اور تو اور وہ کہہ رہی تھیں کہ وہ سلیمان چچا سے خود ہی بات کرلیں گی۔"اس کے بتانے پر زرون نے اسے خوشی سے مبارکباد دی۔

"واقعی ہی تیرے تو مزے ہیں لیکن دادی اس کی شادی یہاں کیوں کروا رہی ہیں؟"

Posted On Kitab Nagri

"دیکھو زرون پہلی بات ہمارے خاندان سے باہر شادیاں نہیں ہوتیں دوسرا اگر خاندان سے باہر کر بھی دیں تو ذات سے باہر کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور ویسے بھی تمہیں پتہ ہے کہ دادی خان کو مرہال کتنی عزیز ہیں تو وہ ہرگز یہ نہیں چاہیں گی کہ ان کی محبوب پوتی کہیں اور بیاہ کر جائے۔"

"کہہ تو تو صحیح رہا ہے۔"زرون نے سمجھ کر سر ہلایا تو سکندر نے فخر سے کالر جھاڑا کیونکہ اس نے جو اندازہ لگا کر بات کی تھی وہ صحیح تھی۔

\-------------------------------

وہ وائیٹ پینٹ کے اوپر بلیک شرٹ پہنے، بالوں کی ٹیل پونی کے ساتھ، بے بی کٹ بال ہنوز ماتھے پر ہی تھے خوبصورتی کا مجسمہ بنی کھڑی آئینے کے سامنے خود کو دیکھ رہی تھی۔ بازو اور کمر کے گرد بلیک بیگ ڈالے وہ موبائل اٹھاتی باہر نکل گئی۔ ہال میں بیٹھیں بڑی بیگم کے ساتھ مقدّس اور ناز نے آنکھیں پھاڑے اسے دیکھا۔

"کہاں جا رہی ہو اور یہ حلیہ کیا بنایا ہوا ہے؟"بلقیس بیگم کے ماتھے پر غصّے کے بل صاف ظاہر تھے۔

"میں گاؤں کی سیر کرنے جا رہی ہوں۔"وہ بالوں کو انگلی کے گرد گھماتی ادا سے کہہ گئی۔

"تم اس دن بھی گئی تھی۔"

"آپ کی اطلاع کے لیے عرض ہے کہ میں اس دن گئی تو گاؤں گھومنے ہی تھی اور مجھے کھیت گھمائے گئے اور وہ پیلے پھولوں میں چھوڑ دیا گیا۔"

Posted On Kitab Nagri

"تم تو ہو ہی ناشکری کہیں کی اندر جاؤ ایسے حلیے میں تم باہر نہیں جاؤ گی۔"

"لاحولہ ولا قوۃ۔"شیر ام اندر آیا تو بے اختیار کہتا نظریں جھکا گیا۔

"میں تو ایسے ہی جاؤں گی کیونکہ میں ایسے ہی کپڑے پہنتی ہوں۔"

"آرام سے اندر جاؤ مرہال۔"

"میں نہیں جاؤں گی اور مجھے روکنے والا ہے کون؟"

"روک تو بہت لوگ سکتے ہیں مگر تمہارے منہ لگنے کا شوق نہیں ہے اگر تمہیں اپنی عزّت عزیز نہیں ہے تو ہماری ہی رکھ لو یہ گاؤں ہے تمہارا شہر نہیں۔"

"آپ تو رہنے ہی دیں بڑے آئے عزّت والے بائے داوے میں جا رہی ہوں اگر کوئی بات بھی کرے گا تو میں خود ہی منہ توڑ لوں گی۔"وہ کہہ کر چلی گئی اور بلقیس بیگم تو آوازیں ہی دیتی رہ گئیں۔

شیر ام تو اپنی بے عزّتی پر ہی اندر چلا گیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ حویلی سے نکلی اور ارد گرد گھومنے لگی۔ آس پاس کے لوگ اسے دیکھ کر باتیں کرنے لگے مگر وہ انہیں نظر انداز کرتی مگن انداز میں چلتی رہی۔ اگر کہیں کوئی چیز پیاری لگتی یا جگہ تو اس کی تصویر بنا لیتی۔

وہ گاؤں کے ایک طرف جہاں آبادی نہ تھی اور کچّی سڑک کے ساتھ آس پاس کھیت تھے وہاں چل رہ تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اچانک ایک گاڑی سپیڈ سے اس کے پاس سے گزری اور مٹّی اڑھنے سے اسے بھی پوری طرح گندہ کر چکی تھی۔

"گھٹیا، جاہل، بدتمیز انسان۔" وہ چلائی مگر وہ گاڑی تھوڑا آگے جا کر رُکی اور پھر واپس آئی۔ کپڑے جھاڑتی مرہال نے حیرانگی سے اس گاڑی کو دیکھا جو کہ اسی کی طرف واپس آرہی تھی۔ پھر نیچے جھک کر پاس پڑا ایک کنکر اٹھا کر گاڑی پر دے مارا جو کہ گاڑی کے پچھلے حصّے پر لگا۔ کنکر لگنے سے اندر بیٹھا شخص مسکرا اٹھا۔

اس کے پاس گاڑی روک کر ایک جوان لڑکا باہر آیا اور آنکھوں سے گوگلز اتار کر اس کی طرف مسکراہٹ اچھالی۔

"ویسے مجھے تو اس بات کی حیرت ہے کہ ہمارے غریب علاقے میں یہ حُسن اور فیشن کے امیر لوگ کہاں سے تشریف لے آئے۔" وہ اس کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ مرہال نے اس کا بغور جائزہ لیا جو کہ ٹو پیس ڈریس میں ملبوس تھا۔

"ویسے جو بھی ہے اللہ تمہیں شکل کے ساتھ عقل بھی دے دیتا تو زیادہ بہتر ہوتا۔" مرہال نے بھی سینے پر ہاتھ باندھے۔

"ارے واہ بہت زبان ہے لگتا ہے یہاں کی نہیں ہو کیونکہ یہاں کی لڑکیاں ایسے نہیں بولتیں۔"

"ایسے بولنے کو چھوڑو یہ کہو کہ یہاں کی لڑکیاں تم جیسے کو منہ نہیں لگاتیں۔"

Posted On Kitab Nagri

"ارے واہ تمہیں کیسے پتہ؟"اس نے مصنوعی حیرت کا اظہار کیا۔

"میں تمہیں بتانا ضروری نہیں سمجھتی اور میری بات کان کھول کر سُن لو تمیز سے گاڑی چلایا کرو ورنہ آج تو کنکر ہی مارا ہے اگلی بار بڑا دس کلو کا پتھر ماروں گی۔"

"دس کلو کا وزن تم اٹھا لو گی۔"اس نے اس کی جسامت پر چوٹ کی۔

"میری ہمّت پر جانے کی ضروت نہیں ہے اپنے کام سے کام رکھو۔"

"ویسے تم مجھے پسند آئی ہو کہو تو شادی کے لیے رشتہ بھیجوں۔"

"اپنی زبان کو لگام دو ورنہ یہیں منہ توڑ دوں گی مجھے ہلکے میں لینے کی ضرورت نہیں ہے میں کوئی راہ چلتی لڑکی نہیں ہوں کہ کوئی بھی کہے اور میں اس کا رشتہ ایکسیپٹ کر لوں۔ سکندر حیات خان کا عشق ہوں۔"اس نے بھلے کسی کو جتانے کو ہی صحیح مگر سکندر کا نام تو استعمال کیا ہی تھا نا۔ بھلے وہ اسے قبول کر کے بھی نہ کرتی ہو مگر پوری طرح انکاری نہ تھی۔ وہ لڑکا بری طرح چونکا۔

"سکندر کب سے ایسی لڑکیوں کا گرویدہ ہونے لگا۔ اور ویسے بھی اگر وہ شادی کرے گا تو اپنی دادی خان کے فیصلے سے ہی کرے گا تم کون؟"

"میں اس کی دادی خان کی محبوب پوتی، ان کے چھوٹے بیٹے سلیمان خان کی اکلوتی بیٹی مرہال سلیمان خان۔"اس کے جواب پر اس کا منہ حیرت سے کُھلا۔

"تم۔۔۔"اس کے پاس الفاظ ہی نہ تھے۔

Posted On Kitab Nagri

"جی ہاں میں۔" وہ ادا سے کہتی ماتھے پر بال ٹھیک کرنے لگی۔

"آئی کانٹ بلیو دس۔۔۔"

"یو ہیو ٹو۔۔۔" اب مرہال کے خوبصورت چہرے پر مسکراہٹ تھی۔

"تمہیں پتہ ہے میری والدہ نے تمہارے بارے میں مجھے بتایا تھا شکر ہے کہ میں نے زیادہ دھیان نہیں دیا ورنہ سکندر تو مجھے ویسے ہی اوپر پہنچا دیتا۔" اس کی بات پر مرہال کو شادی والی وہ عورت یاد آئی جن سے بڑی بیگم نے اسے ملوایا تھا۔

"ویسے تمہارے معاملے میں سکندر بازی لے گیا ورنہ وہ بچپن سے ہی کبھی میرے ساتھ دوڑ میں حصّہ نہ لے سکا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ وہ مجھ سے تیز نہیں بھاگ سکتا۔"

"وہ دوڑ تھی جو تم دونوں کے درمیان تھی مگر میں ایک جیتی جاگتی انسان ہوں اسی لیے مزید تم یہ کہہ کر میرا دماغ مت گھماؤ کہ وہ میرے معاملے میں بازی لے گیا کیونکہ میرے معاملے میں تم نہ ہی کبھی تھے اور نہ ہی ہوگے اور نہ ہی میں کوئی سرکس کا حصّہ ہوں سمجھ آگئی ہے اور اس بات کو اچھے سے اپنے دماغ میں بھی بٹھا لو ورنہ میں کسی کے الفاظ کا بھی زیادہ احسان نہیں رکھتی۔" وہ اسے انگلی دکھاتی وہاں سے آگے چل پڑی۔ وہ لڑکا جس کا نام تو مصطفیٰ تھا اپنی بے عزّتی پر خالی نگاہوں سے اس کی پشت ہی تکتا رہ گیا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ تھک ہار کر آخر حویلی واپس چلی ہی گئی اور پچھلے دروازے سے اندرون کی طرف بڑھی کیونکہ کسی کے بھی سوالوں کے جوابات دینے کا اس کا موڈ نہیں تھا۔

مرہال حویلی میں مزید دو دن گزار کر واپس آگئی تھی۔سب کچھ معمول پر آگیا تھا۔اس کے ایگزامز اسٹارٹ ہو گئے تھے۔

بڑی بیگم عبادت سے فارغ ہو کر جیسے ہی ہال میں آئیں تو سامنے بیٹھے افراد کو دیکھ کر ان کے ماتھے پر بل پڑے۔

پہلے پیپر کے اختتام کے بعد وہ چاروں یونی کی کینٹین میں آکر بیٹھ گئے۔

"کیا صورتِ حال ہے حمزہ؟"اس کا صاف اشارہ دشمنوں کی طرف تھا۔

"تمہارے پیچھے کچھ کہا تو نہیں لیکن سدھرے بھی نہیں گھوریاں اس طرح دکھاتے تھے جیسے ہم نے پتہ نہیں کونسا گناہ کر دیا ہو۔"

"ان کو عادت ہے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ اب میں آگئی ہوں۔"

"ہاں شکر ہے مینو تم آگئی ہو ورنہ مجھے تو بہت ڈر لگتا تھا۔"بنٹی نے بتایا تو وہ مسکرا دی۔

Posted On Kitab Nagri

"بنٹی بات سنو اب مرد بنو مرد ایسے لوگوں سے ڈرتے نہیں ہیں۔ اگر ہم ان سے ڈرنے لگ جائیں تو ہماری اوقات ہی کیا رہ جائے۔"

"بات تو صحیح ہے مگر مینو ذرا وضاحت کرنا۔"

"دیکھو دشمن اس سے دشمنی کرتا ہے جس میں نظر آئے کہ یہ نبھالے گا اور باقیوں پر وہ اپنا رعب چلاتا ہے۔"

"اب اگر ہم ذرا سے بھی ڈھیلے پڑے تو یہ لوگ ہمیں گرا کر اپنی سلطنت جمائیں گے اور یہ ہوتا ہوا ہم تو نہیں دیکھ سکتے اسی لیے ہمیں ہی بہادر ہونا ہو گا۔ اگر یہ جنگ انہوں نے شروع کی ہے تو پھر ختم میں کروں گی اور میں نہیں جانتی کہ اس جنگ کو کتنا وقت لگ جائے ایک دن یا کئی سال مگر میں ضرور ختم کروں گی۔" وہ اک عزم سے کہتی کُرسی کی پشت سے ٹیک لگا گئی لیکن ان کی باتوں میں دردانہ خاموش ہی رہی۔ پتہ نہیں کیوں وہ آج نہیں بولی تھی۔ لیکن ان دونوں لڑکوں نے اسے تہہِ دل سے داد دی تھی۔

تیسرے پیپر کے بعد وہ ایک ریسٹورینٹ میں آئی تھی۔ تقریباً آدھا گھنٹہ وہاں بیٹھنے کے بعد وہ باہر نکل آئی۔ وہ بے دھیانی میں چلتی سامنے سے آتے ہوئے لڑکے سے ٹکراتی ٹکراتی بچی کیونکہ سامنے والا لڑکا

Posted On Kitab Nagri

خود ہی سائیڈ پر ہو گیا تھا۔ اس نے موبائل سے نظریں ہٹا کر جب سامنے دیکھا تو وہی لڑکا تھا جسے وہ گاؤں میں ملی تھی۔

"اووو مرہال سلیمان خان۔"

"اووہ تم وہی بے نام۔" مرہال بھی کہاں کم تھی۔

کیسی ہو تم شاید تم نے مجھے پہچان لیا ہے۔"

"تمہیں نہ پہچاننے کی کوئی تُک نہیں بنتی تھی خیر میرا حال تمہارے سامنے ہی ہے تم سناؤ رشتہ ہو گیا؟"

"لاحولاولا قوۃ میں نے تمہیں ایک بار کہہ کیا دیا تم تو پیچھے ہی پڑ گئی ہو مجھے رشتہ کروانے کے علاوہ اور بھی کام ہیں۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

Posted On Kitab Nagri
ابھی ای میل کریں۔
knofficial9@gmail.com
آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔
Fb/Pg/Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
whatsapp _ 0335 7500595

"جانتی ہوں کیا کام ہیں سب سے اوّل کام تمہارا لڑکیوں کے ساتھ فلرٹ کرنا ہے۔"

"بس کرو پبلک پلیس ہے کچھ تو میری عزّت رکھ لو۔"

"چلو چھوڑا تمہیں کیا ہی یاد کرو گے کہ کس عظیم لڑکی سے پالا پڑا تھا۔"

بس کرو بس اپنی ہی تعریفیں کرتی رہنا۔"

"جلو مت خیر اب میں چلتی ہوں مصروف ہوں شاید کبھی پھر ملاقات ہو۔" وہ اسے خدا حافظ کہتی چلی گئی۔ وہ بھی اسے ایک نظر دیکھ کر اندر کی طرف بڑھ گیا۔

Posted On Kitab Nagri

آج ان کا آخری فائنل تھا اس کے بعد تین ماہ کے لیے سمسٹر بریک تھا۔ تقریباً سہ پہر انہیں یونیورسٹی میں ہی ہو گئی تھی۔ بنٹی اور حمزہ تو گھر جا چکے تھے مگر وہ ابھی یونیورسٹی میں ہی تھیں۔

وہ گھومتی ہوئیں یونیورسٹی کے آخری حصّے میں چلی گئیں جہاں پر کوئی بشر تک نظر نہیں آ رہا تھا اور جہاں پر کوئی کیمرہ وغیرہ بھی نصب نہ تھا۔

کسی ان ناؤن نمبر سے آتی کال کو سننے کے لیے وہ ذرا سائیڈ پر چلی گئی لیکن وہاں تو کوئی بول ہی نہیں رہا تھا۔ اچانک کسی نے زور سے ڈنڈا اس کے سر پر جڑا جس پر وہ کراہتی سر پر ہاتھ رکھتی واپس پلٹی جب دیکھا تو سامنے دردانہ لکڑی کا ڈنڈا پکڑے کپکپا رہی تھی۔

چلو سر پھوڑا وہ تو الگ بات تھی لیکن پھوڑا بھی کس نے عزیز دوست نے اُس کے ذہن سے یہ بات جا ہی نہیں رہی تھی۔ اُس نے دردانہ سے نظریں ہٹا کر ذرا فاصلے پر دیکھا تو وہاں پر حلیمہ، جمّی اور ان کے ساتھ ان کے کچھ دوست تھے۔

"میرا ایسا کوئی ارادہ نہیں تھا مرہال لیکن اگر میں ایسا نہ کرتی تو یہ لوگ میرے ساتھ بُرا کرتے اس لیے میں نے یہ کیا تم مجھے معاف کر دینا۔" وہ ڈنڈا وہیں پر چھوڑتی وہاں سے نکل گئی۔ مرہال سر کو تھامتی اس کی پشت کو تکتی رہ گئی۔

کیا کچھ نہیں ٹوٹا تھا اس کے اندر مان، بھروسہ، دوستی میں بھرم، وہ تو دوستی ہی نبھاتی رہی اور جس نے وفا کا پاس نہ رکھا وہ چلتی بنی، ان لوگوں سے دشمنی مرہال نے تو مول نہ لی تھی یہ تو ہمیشہ دردانہ ہی ان

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

سے لڑا کرتی تھی اور مرہال کو بچاؤ کرنا پڑتا۔تو اس کا مطلب جب وہ منظر سے غائب رہی تھی تو یہی کھچڑی پکتی رہی تھی۔

"ہاہاہاہاہا۔"باقی سب افراد قہقہہ لگاگئے۔وہ سر تھام کر زمین پر گر گئی۔آج وہ پہلی بار ہاری تھی۔انا کی ماری غصّے کی تیز مرہال سلیمان خان ہاری تھی اور اس کا تماشا اس کے مخالفین کے سامنے بنا تھا۔

"چچچچ ہر وقت مرہال سلیمان خان کرنے والی مرہال کیسے آج بُری طرح ہار سی گئی ہے۔جن دوستوں پر اسے مان تھا اسی نے دھوکہ دیا بھلا ایسے بھی ہوتا ہے اسی لیے کہتے ہیں کہ غرور کا سر نیچا ہوتا ہے،جو لوگ وفا کے قابل ہوتے ہیں دوست بھی انہیں ہی وفادار ملتے ہیں۔ویسے افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے بہادری تو تم میں بہت تھی لیکن دوست بالکل ہی ڈرپوک نکلی۔"اس کے سر سے خون نکل رہا تھا لیکن یہاں پرواہ کسے تھی۔یہاں تو حلیمہ کے الفاظ نشتر کی طرح اس کے ذہن پر چبھ رہے تھے اور ظالم ابھی تک وہ ہوش میں تھی شاید دماغ اسے ساری باتیں سُنوا کر ہی بیگانہ کرنا چاہ رہا تھا۔

"دل تو کرتا ہے گلہ گھونٹ کر ماردوں موقع ملا ہے آخر۔"

"جمّی صبر کرو دوست یہ ڈنڈا کافی ہے۔"حلیمہ نے ڈنڈا اٹھا کر زور سے اس کے سر پر مارا تو وہ ہوش وحواس سے بیگانہ ہو کر وہیں زمین پر گر گئی۔

Posted On Kitab Nagri

سلیمان صاحب اور مہناز بیگم گھر میں الگ پریشان تھے کہ رات کے سات بج گئے ہیں اور مرہال نہ تو فون اٹھا رہی تھی اور نہ ہی گھر پر آ رہی تھی۔ آخر انہوں نے سکندر کو سارا حال سنایا تو وہ اپنا کام چھوڑ کر اسے ڈھونڈنے میں لگ گیا۔ تقریباً گھنٹے بعد وہ اسے یونیورسٹی کے آخری حصّے میں مل گئی تھی۔اس کی بری حالت دیکھ کر سکندر کی آنکھیں لال انگارہ ہو چکی تھیں۔اس مضبوط انسان کے اعصاب بھی شل ہو رہے تھے۔اس کے بال بکھرے ہوئے تھے یعنی کہ بے ہوشی کے بعد بھی اس کے بالوں کو نہیں بخشا گیا تھا۔وہ اسے جلد ہی ہاسپٹل لے جا چکا تھا۔

وہ بیہوشی کی صورت میں ہی حویلی لائی گئی تھی۔کسے پتہ تھا کہ صبح گھر سے نکلنے کے بعد اُس کی زندگی بدل جائے گی۔ لیکن اگر کسی کو بھی اس بات کا علم ہوتا تو وہ پہلے ہی گھر سے نہ نکلتا۔

اُسے اندھیر کوٹھری میں بند کیا گیا تھا۔ چکراتے سر کے ساتھ وہ ہوش میں آئی تو اسے اندھیر کمرہ ہی نظر آیا جبکہ وہ ایک کُرسی پر بیٹھی ہوئی تھی اور حیرت والی بات یہ تھی کہ کڈنیپ کرنے والے نے اسے باندھا نہیں تھا کڈنیپ سے اُس کے دماغ میں بہت سی یادیں گونجیں وہ کڈنیپ کی گئی تھی وہ صبح گھر سے صحیح سلامت نکلی تھی وہ یونیورسٹی ہی جا رہی تھی جب کسی نے اس کا راستہ روک کر اُسے کڈنیپ کر لیا تھا۔وہ اس وقت کہاں تھی اُس کے دماغ میں خوف کے سائے منڈلانے لگے۔وہ اٹھ کر چلانے لگی لیکن وہاں کوئی ہوتا تو جواب دیتا۔ تھک ہار کر وہ دوبارہ کُرسی پر ڈھ گئی۔

Posted On Kitab Nagri

"ازمیر اجلال کو جلدی بلاؤ مجھے ضروری بات کرنی ہے۔"ہال میں ازمیر کو حکم دیتیں بلقیس بیگم اپنے کمرے میں چلی گئیں۔جبکہ حویلی کے افراد کو نئ تشویش نے آگھیرا کہ اب کیا ہونے والا ہے۔تھوڑی دیر بعد اجلال بلقیس بیگم کے کمرے میں تشریف لے گیا۔

"اجلال آج تمہارا نکاح ہے شام میں تو خود کو تیار رکھنا۔"بلقیس بیگم کا فیصلہ تھا یا کوئی گہرے سمندر کا پانی اجلال نے خود کو گہرے پانی میں ڈوبتے محسوس کیا۔

"نکاح یہ کہاں سے آگیا دادی خان؟"

"اجلال جتنا تمہیں کہا ہے اتنا ہی کرو ورنہ تمہیں پتہ ہے کہ جو میرے حکم کی نافرمانی کرتا ہے اس کا کیا حال ہوتا ہے۔اجلال نے ان کی بات پر تابعداری سے سر ہلایا اور باہر نکل گیا۔

"نکاح یہ دادی خان کو میری فکر کیسے ہونے لگی۔اور دوپہر میں بھی کسی لڑکی کو لایا گیا تھا تو اس کا مطلب۔۔۔"اس کا دماغ تیزی سے چلنے لگا اب اس کا پورا دھیان شیرام کی طرف تھا۔

وہ ابھی بھی کُرسی پر بیٹھی گہری سوچوں میں گم تھی۔جب کچھ لوگ دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئے۔روشنی پڑنے پر اُس نے یکدم آنکھیں کھولیں اور سامنے کھڑے افراد کو دیکھا جن میں ایک زیادہ عمر کی عورت تھیں ایک لڑکا تھا اور دو تین پہلوان قسم کے مرد کھڑے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

شیر ام نے اس کے سامنے کُرسی کی جس پر بلقیس بیگم براجمان ہو چکی تھیں۔انورل زمان خان نے ان لوگوں کو پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔اسے تو یہ تک معلوم نہیں تھا کہ وہ کس جگہ پر ہے۔جس جگہ پر گھومنے کی خواہش تھی اُسی جگہ پر ہی تو وہ بند کر دی گئی تھی۔

"آ۔آپ لوگ کون ہیں؟"

"ہم لوگ وہ ہیں جنہیں تم پہلی بار مل رہی ہو گی میرے یہاں آنے کا مقصد یہ ہے کہ آج تمہارا نکاح ہے اور تم خود کو تیار رکھنا۔"

"بھئی یہ کیا بات ہے نکاح ہے، آخر نکاح ہے مذاق تھوڑی ہے۔"ان لوگوں کو اتنا تو معلوم ہو ہی چکا تھا کہ وہ معصوم شکل والی لڑکی اتنی بھی بیوقوف نہیں ہے۔

"لڑکی زیادہ زبان چلانے کی ضرورت نہیں ہے تمہارے باپ کی وجہ سے میری بیٹی کا گھر اجڑ گیا تمہارا باپ قاتل ہے اور اسی کا بدلہ ہم تمہارے ذریعے لیں گے۔"

"لے اتنی سی بات تو میں اپنے بابا کو پہلے ہی بتا دیتی ہوں کہ ان لوگوں نے بدلہ لینا ہے آپ بے فکر رہیں۔"انورل نے بے اختیار سوچا۔

"تم ہمارے خاندان کی بہو نہیں بلکہ ونی ہو کر آؤ گی یہ بات تم پہلے ہی اپنے دماغ میں بٹھا لو اسی لیے چوں چراں کیے بغیر نکاح پر سائن کر دینا۔"

Posted On Kitab Nagri

"ونی اس کے بعد تو لوگ لڑکیوں کو ملازماؤں سے بھی بدتر سمجھتے ہیں۔"اس نے عقلمندی سے تفتیش چاہی۔

"جو تم نے سنا اس میں کسی قسم کا کوئی شک نہیں۔"

"واؤ کیا مذاق ہے میرے باپ پر اتنا گھناؤنا الزام لگا کر مجھے ونی قرار دے رہے ہیں شاید آپ لوگ انسان نہیں ہیں جو کسی کی بھی بیٹی کو زبردستی اٹھا کر لے آئے اور کہہ دیا بھئی نکاح ہے پہلے ثبوت دیں مجھے۔"

"اے لڑکی ہم تمہیں جوابدہ نہیں ہیں اور میں پہلے ہی کہہ چکی ہوں زیادہ بولنے کی ضرورت نہیں ہے اگر ذراسی بھی ہمّت کرنے کی کوشش کی تو موت کے منہ میں چلی جاؤ گی۔"وہ کہتیں باہر چلی گئیں پیچھے پھر دروازہ بند ہو گیا۔لیکن کمرے میں نصب بلب سے روشنی ہر طرف پھیلی ہوئی تھی۔

اچانک آنسو اس کے گال پر بہہ نکلے پھر وہ سسکیوں سے رونے لگی۔بظاہر تو اس نے یوں محسوس کروایا تھا کہ اسے فرق نہیں پڑتا لیکن یہ بات بالکل بھی آسانی سے گر جانے والی نہیں تھی۔وہ لڑکیاں بھی کس قدر روتی ہیں جن کے والدین ان کے پاس ہوتے ہیں اور وہ کیوں نہ روتی جو غیروں میں تھی اور جسے قید کیا گیا تھا اور ہو بھی رہا تھا تو زبردستی نکاح۔وہ کوئی بہادر لڑکی نہیں تھی لیکن جذباتی بھی نہ تھی کہ مرنے مرانے پر اتر آتی۔اُس کے پاس حوصلہ دینے کو کوئی شخص موجود نہ تھا اور اس کے والدین پتہ نہیں کس حالت میں ہونگے۔یہ سوچ سوچ کر ہی اس کی جان نکل رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"بھلا کیسے لوگ دوسروں کی زندگیوں کو کھیل سمجھ کر قبضہ کر لیتے ہیں بھئی یہ زندگی ہے یہاں پر انسان کے اندر احساسات جذبات پائے جاتے ہیں۔کوئی ڈرامے کا حصّہ تھوڑی نہ ہوتا ہے کہ زندگی سے کوسوں دور لیکن یہ باتیں بھی عقل والوں کے لیے ہیں۔" وہ گہری سوچ کے ساتھ کُرسی کی پشت سے سر ٹکا گئی جبکہ آنسو رکنے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے۔

زمان خان شام تک اپنی بیٹی کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر پاگل ہو چکے تھے اور اس کے بعد انہیں ساری صورتِ حال کے بارے میں شیر ام سے علم ہوا۔وہ اپنی عزیز بیٹی کے پاس جانا چاہتے تھے جسے بنا قصور کے اتنی بڑی سزا مل رہی تھی اور قصور تو ان کا بھی نہیں تھا لیکن حویلی میں موجود افراد خود کو زیادہ ہی عقلمند تصوّر کرتے تھے۔بصری بیگم اور آئینہ رو رو کر الگ ہلکان ہوئی پڑی تھیں۔زمان خان حویلی جانے کے لیے عجلت میں ابھی کمرے سے نکلے ہی تھے کہ اُنہیں ملازمہ نے پیغام دیا کہ اُن سے خان حویلی سے کوئی ملنے آیا ہے۔حیرانگی سے وہ ڈرائینگ روم میں بڑھ گئے جہاں ملنے والے کو ملازمہ نے بٹھایا تھا۔

شام کو نکاح ہو چکا تھا یہ وہ نکاح تھا جس میں کسی کی بھی رضا شامل نہ تھی سوائے ایک شخص کے، نکاح کے بعد اسے اجلال کے کہنے پر اس کے کمرے میں چھوڑ دیا گیا۔کیا ہی اعلیٰ ظرف کی مالک دُلہن تھی جس نے سادہ سے لباس میں ہی نکاح پڑھوالیا تھا حالانکہ جب اسے نکاح پڑھوانے کے لیے باہر لایا گیا

Posted On Kitab Nagri

اس نے بھاگنے کے بہت سے طریقے سوچے جبکہ حویلی کو دیکھ کر اس کے سارے طریقے ہی ڈھیر ہو گئے۔ کیسے وہ اتنی بڑی حویلی سے بھاگ سکتی تھی، اسے تو یہ تک معلوم نہیں تھا کہ وہ کس کے پلّے باندھی گئی ہے کیونکہ اسے ان وڈیروں سے پہلے ہی خوف آتا تھا اوپر سے قسمت نے بھی کہاں لا کھڑا کیا تھا۔

وہ مغرب کی نماز ادا کر کے بیٹھی ہی تھی اور تسبیح کر رہی تھی جب صابرہ بیگم اس کے پاس آ کر بیٹھ گئیں۔

"کیا ہوا ہے پھوپھو؟" اس نے حیرانگی سے ان کے پریشان چہرے کو دیکھا۔

"ملی اجلال کا نکاح ہو گیا ہے ابھی کچھ دیر پہلے ہی ہوا ہے۔"

"کیا آپ سچ کہہ رہی ہیں پھوپھو یوں اچانک؟"

"ہاں میں سچ کہہ رہی ہوں اور لڑکی کو خون بہا میں لایا گیا ہے۔"

"کس کے خون بہا میں؟"

"تمہارے پھوپھا کے۔" کہتے ہی صابرہ بیگم کی آنکھیں نم ہو گئیں۔

"تو کیا آپ کو لگتا ہے کہ حویلی والے اس لڑکی کے ساتھ ٹھیک کر رہے ہیں؟"

Posted On Kitab Nagri

"پتہ نہیں کیوں دل پر بوجھ سا آن پڑا ہے وہ بچّی تو بہت معصوم سی ہے مجھے نہیں لگتا کہ میرے شوہر کی موت میں اُن لوگوں کا ہاتھ ہے۔" صابرہ بیگم کی بات سُن کر اُس کے بے اختیار ہاتھ دُعا کے لیے اُٹھے اور اس کے لبوں پر ایک ہی دُعا تھی "کہ اس لڑکی کی قسمت اس جیسی نہ ہو۔"

وہ صوفے پر بیٹھی گہری سوچوں میں گم تھی۔ایک ہی دن میں اس کی زندگی بدل گئی تھی۔اس کا نکاح ہو گیا تھا نکاح والی سوچ ہی اس کے لیے ناقابلِ برداشت تھی پھر عظیم شوہر ان کے بارے میں تو اعلیٰ قسم کی سوچیں انورل نے قائم کر رکھی تھیں۔رات کے نو بج چکے تھے اور کوئی دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا۔صوفے پر ڈری سہمی بیٹھی ہوئی انورل نے نیچے سے اوپر تک اس کا جائزہ لیا۔بقول انورل زمان خان لڑکا پینتیس سال کا بڑی مونچھوں اور سانولی رنگت کا ہو گا۔لیکن جیسے ہی اس نے اسے دیکھا انورل کے چودہ طبق روشن ہوئے۔اس کے خیالات کے برعکس وہ لگ بھگ چھبیس سالہ،خوبرو شخص،سنہری رنگت کا مالک نوجوان تھا اور خاموش نگاہوں سے انورل کی طرف دیکھ رہا تھا۔انورل اپنا دماغ چلانے لگی کہ اس نے اسے کہیں دیکھا تھا۔وہ خاموشی سے جا کر بیڈ پر بیٹھ گیا۔

کتنی ہی کوشش کی تھی اس نے اسے بچانے کی لیکن شیرام بازی لے ہی گیا۔اس نے سوچ کر سر جھٹکا۔اچانک اسے یاد آیا کہ وہ ایک بار اپنی دوستوں کے ساتھ ریسٹورینٹ میں بیٹھی ہوئی تھی اور یہی

Posted On Kitab Nagri

شخص اسے گھور رہا تھا اور تو اور عروسہ نے بھی یہی کہا تھا کہ اگر انہیں کوئی لڑکی پسند آجائے تو یہ لوگ اٹھا کر لے جاتے ہیں۔ لیکن یہ انسان ایسا نہیں لگ رہا تھا اور وہ عورت تو کہہ بھی ونی کا رہی تھی۔

"اپنے چھوٹے سے دماغ کو فضول سوچوں میں لگانا بند کرو اور آرام کرو۔" اجلال کی بات پر اس نے چونک کر اس کی طرف دیکھا جو کہ ابھی بھی زمین کو ہی گھور رہا تھا۔

"بھئی بڑے آرام سے میری سوچوں کو فضول کہہ دیا میں کیسے آرام کرلوں پیٹ میرا بھوک کی وجہ سے دھاڑے مار مار کر رو رہا ہے۔" اب تو اسے رونا آنا آرہا تھا اگر اس وقت وہ گھر ہوتی تو اس کی عزیز ماں اسے ہاتھ سے بھی کھانا کھلانے میں گریز نہ کرتیں اور ایک یہ ظالم سماج جنہیں یہ تک نہیں تھا کہ نئی نئی دلہن بیاہ کر لائے ہیں۔ وہ بیاہی کب تھی۔

"آپ سے ایک بات پوچھوں بُرا تو نہیں منائیں گے؟" اس نے انگلیاں چٹخاتے ہوئے پوچھا۔

"ہوں پوچھو۔" اس نے سامنے بیٹھی معصوم سی لڑکی کو دیکھا جو کہ اس کی محرم تھی۔ براؤن کلر کی فراک میں وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔ اجلال نے اس کا بھرپور جائزہ لیا۔ کھلے بال جبکہ ڈوپٹہ گردن پر لٹک گیا تھا۔ سفیدی رنگت والی خوبصورت لڑکی۔

"کیا آپ لوگوں کے ہاں کھانا نہیں بنتا یا کھانے کا کوئی سین نہیں ہے۔"

"بنتا ہے کیوں تم کیوں پوچھ رہی ہو؟" اس کے بے تکے سوال پر انورل کا بے اختیار ماتھا پیٹنے کو دل چاہا۔

"وہ دراصل مجھے بھوک لگی ہے۔"

Posted On Kitab Nagri

"لو اتنی سی بات تم بیٹھو یہاں میں منگوا کر دیتا ہوں۔" اس نے کہہ کر انورل کو پر سکون ہی کر دیا۔ وہ بھی گہری سانس خارج کرتی صوفے کی پشت سے سر ٹکا گئی۔ اس نے باہر نکل کر ملازم کو حکم دیا تو وہ فوراً کھانا لے آیا۔ کھانا کھاتی انورل دل ہی دل میں اس عظیم انسان کی تعریفیں کر رہی تھی۔

وہ ہاسپٹل سے ڈسچارج ہو کر گھر آچکی تھی اور زیادہ نہ ہی بول رہی تھی اور نہ ہی کسی کو سن رہی تھی۔ وہ بہت زیادہ اذیت میں تھی۔

وہ اس وقت بھی اکیلی کمرے میں بیٹھی ایک طرف نظریں ٹکائے پتہ نہیں کیا کیا سوچ جا رہی تھی۔

"مرہال۔" مہناز بیگم اسے پکارتی ہوئیں اس کے پاس آبیٹھیں۔ اس نے چونک کر ان کی طرف دیکھا پھر نظریں جھکا گئی۔

"مرہال میری جان کچھ تو بات کرو، تم کچھ بول کیوں نہیں رہی سب کتنے پریشان ہیں اور تو اور سکندر یہیں پر ہے وہ بھی کتنا پریشان ہو رہا ہے۔"

"ماما کیا وفاداری اتنی مہنگی ہوتی ہے؟" اس نے معصومیت سے سوال پوچھا۔ مہناز بیگم تو اس کے بولنے پر ہی خوش ہو گئی تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

"بیٹا وفاداری مہنگی ہوتی ہے اور آج کے انسان کے لیے تو واقع ہی، آج کا انسان وفا نہیں نبھا سکتا کیونکہ اس میں یہ چیز ہے ہی نہیں آج کا انسان صرف اور صرف دھوکہ دیتا ہے مطلب رکھتا ہے اور وفا کا نام تک نہیں اسے معلوم، وہ نہیں جانتا کہ وہ غلط کر رہا ہے اور اس کے عمل سے کسی کو کتنا نقصان ہوتا ہے۔"

"کیا اب کوئی بھی نہیں نبھاتا وفا؟"

"نہیں ابھی بھی بہت سے لوگ ہیں جو نبھاتے ہیں۔اب دیکھو ایک انسان جب وفاداری نبھاتا ہے تو اپنے قیمتی اوقات دوسرے انسان پر صرف کرتا ہے، اس کی خوشی میں خوشی محسوس کرتا ہے، اس کی بات توجہ سے سنتا ہے اس کی غلطیوں پر اسے ٹوکنے کی بجائے اسے سمجھاتا ہے، ہر مشکل وقت میں اس کا ساتھی بنتا ہے اس کے دشمنوں کو اپنا دشمن مانتا ہے۔" یہ وہ وفاداری کی تعریف تھی جو مرہال نے نبھائی۔

"لیکن اس میں تو وفا تھی ہی نہیں میں جب سے حویلی سے آئی تھی میں نے دیکھا کہ وہ بدلی ہوئی لگ رہی تھی۔" اسے اب بھی صرف اور صرف اسی سے شکوہ تھا۔

"بیٹا اگر وہ وفادار ہوتی تو کبھی یہ نہ کرتی اور میرا خیال ہے اس میں کبھی وفا تھی ہی نہیں۔" وہ جواب دیتیں اسے اپنے سینے سے لگا گئیں۔

Posted On Kitab Nagri

ہاں وہ اس کی کبھی بھی دوست نہیں تھی اس نے بہت کوشش کی تھی اس کے ساتھ گھلنے ملنے کی مگر حمزہ اور بنٹی سے وہ زیادہ گھل گئی تھی۔

"تمہیں غم کرنے کی ضرورت نہیں وہ دھوکہ دے گئی یہ اس کی غلطی ہے تمہاری نہیں اسی لیے کہتے ہیں کہ دوست بھی نسلی ہوں تو ہی دوستی کی قیمت پوری ہوتی ہے۔"

"ماما اگر وہ لوگ اسے دھمکیاں دے رہے تھے تو وہ مجھے بتاتی میں ان سے نمٹ لیتی میں نے ہی پہلے بھی اس کا دفاع کیا تھا مگر۔۔۔۔"

"تم کیوں یہ سب سوچ رہی ہو چھوڑو یہ سب۔" مہناز بیگم اسے دلاسے تو دے رہی تھیں مگر اس کا ذہن بس اسی ایک سوچ پر اٹک گیا تھا کہ اسے اس سے بات کرنی چاہیے تھی کیونکہ مرحال کو زخم ملے یہ بات اس کے نزدیک معنی نہیں رکھتی تھی مگر اس کی دوست کی وجہ سے دشمنوں کے سامنے اس کی انا کو چوٹ پہنچی یہ بات وہ کبھی بھی نہیں بھول سکتی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

کچھ دن پہلے دوسرے گاؤں کے ملک آئے تھے اور بلقیس بیگم سے مرحال کا ہاتھ مانگا لیکن انہوں نے منع کر دیا کہ وہ اپنی پھول سی بیٹی کو کیوں دُشمنوں میں بھیجیں اسی لیے انہوں نے سکندر اور مرحال کی شادی کا اعلان کر دیا۔ مرحال نے ہمیشہ کی طرح اس بار بھی پورا احتجاج کیا اور صاف شادی سے انکار کر دیا۔ تبھی اوذی نے اسے شادی کا کہا حالانکہ اسے اوذی میں کوئی انٹرسٹ نہیں تھا لیکن وہ حویلی سے

Posted On Kitab Nagri

بچنا چاہتی تھی اُس نے گھر والوں سے کہہ دیا تھا کہ وہ صرف اب اوذی سے شادی کرے گی ورنہ وہ کچھ اور ہی کر گزرے گی۔ اس کی نازک حالت کے پیشِ نظر سب کو یہ بات ماننی پڑی اور نکاح کے لیے وہ لوگ گاؤں چلے گئے۔

وہ بکھری سی حالت میں فارم ہاؤس کے ایک کمرے میں کھڑا ڈریسنگ ٹیبل سے چیزیں گرا گرا کر اپنا غصّہ نکال رہا تھا۔

"تم نے سوچ بھی کیسے لیا مرہال کہ تم مجھے ٹھکرا کر اس نکمّے سے شادی کر لو گی یہ تمہارا وہم ہے وہم میں یہ ہونے سے پہلے سب کچھ تباہ نہ کر دوں تم نے ابھی میرا غصّہ دیکھا نہیں ہے اگر دیکھا ہوتا تو تم مجھے اور میرے عشق کو کبھی نہ ٹھکراتی۔ میں سکندر حیات خان ہوں جو کچھ بھی کر سکتا ہے کچھ بھی اور مجھے کچھ بھی کرنے سے پہلے کسی سے بھی اجازت لینے کی ضرورت نہیں ہے اگر تمہاری حالت ٹھیک ہوتی تو میں تمہیں ویسے ہی سمجھا دیتا مگر اب میرا خیال ہے گھی ٹیڑھی انگلی سے ہی نکالنا پڑے گا۔" وہ آخر میں تمسخرانہ مسکراہٹ چہرے پر سجائے باہر نکل گیا۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

Posted On Kitab Nagri

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

حویلی میں بھی کسی نے اس سے کوئی بات نہ کی۔ نکاح کا دن بھی آ گیا وہ سفید جوڑے میں نفاست سے تیار ہوئی کمرے میں بیٹھی تھی۔ جب اچانک ارد گرد شور اٹھا کہ دولہا نہیں آیا اور فون بھی کوئی نہیں اٹھا رہا۔ پوری حویلی پر قیامت برپا ہو چکی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

بلقیس بیگم نے ہوشیاری سے کام لیتے ہوئے سکندر سے نکاح پڑھوانے کو کہا۔ سلیمان اور مہناز دونوں کمرے میں آئے تو وہ ہونق سی بنی بیٹھی تھی وہ اس کے پاس چیئر پر بیٹھ گئے اور مہناز بیگم بھی ان کے ساتھ ہی بیٹھ گئیں۔

"دیکھو بیٹا وہ لڑکا نہ ہی تو فون اٹھا رہا ہے اور نہ ہی اس کا کوئی اتا پتہ ہے اماں جان سکندر سے نکاح کا کہہ رہی ہیں۔ بیٹا ایک بار تم نے کہا اب ہم تم سے التجاع کر رہے ہیں مان لو بات اور ویسے بھی سکندر سے اچھا لڑکا تمہیں کبھی نہیں ملے گا۔" اس نے منع تو کرنا چاہا مگر ان کے چہرے دیکھ کر ماننا ہی پڑا لیکن اس کے دل پر ایک سے بڑھ کر ایک نشتر چل رہے تھے۔

نکاح پڑھوایا گیا لیکن یہ وہ نکاح تھا جس میں سوائے ایک انسان کے سب ہی بخوشی راضی تھی۔

نکاح کے بعد وہ اپنے کمرے میں چلی گئی۔ سکندر دلی طور پر تو بہت خوش تھا لیکن اسے مرہال کا انداز بہت تکلیف دے رہا تھا۔ بدتمیز سی لڑکی بالکل ہی خاموش ہو گئی تھی۔

وہ اس سے ملنے اسی کے کمرے میں آ گیا جہاں وہ شیشے کے سامنے کھڑی کانوں سے جھمکے اتار رہی تھی۔ اس کی زندگی تو ایک تماشا ہی بن کر رہ گئی تھی۔

"کیا لینے آئے ہیں میرا تماشا دیکھنے آئے ہیں؟" اس نے شیشے میں خود کے سراپے کو دیکھا بیک وقت سکندر نے بھی اس کا جائزہ لیا۔ آج وہ اس کی ہو گئی تھی وہ اُس کا عشق تھی وہ اُسے حاصل کر چکا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"جو اپنے ہوں ان کا تماشا نہیں دیکھا جاتا۔" سکندر نے دو قدم اس کی طرف بڑھائے وہ بھی اس کی طرف پلٹی۔

"لیکن آپ نے تو بھری محفل میں مجھے بدنام کر دیا۔" اُس کی آنکھوں سے قہر برس رہا تھا۔ سکندر کا دل دہل گیا۔ وہ اس کی مرہال سکندر حیات خان کی مرہال اسے یہ الفاظ کہہ رہی تھی۔

"بتائیں کیوں کیا آپ نے ایسا؟" اس نے اس کی طرف سے جواب نہ پا کر اس سے دوبارہ پوچھا۔

"میں نے کیا کیا ہے؟"

"آپ انجان بننے کی کوشش مت کریں آپ بتائیں آپ نے اوذی کو غائب کیا تھا نا۔" اس کی بات پر سکندر کی آنکھوں میں حیرانگی در آئی۔

"تم اس کے متعلق کچھ نہیں جانتی اسی لیے کالم ڈاؤن رہو۔"

"کیا نہیں جانتی میں، بتائیں مجھے؟" وہ اس کا گریبان پکڑ کر چلائی۔

"ریلیکس کرو مرہال تمہاری طبیعت پہلے ہی ٹھیک نہیں ہے۔"

"میری طبیعت کو چھوڑیں مجھے سچ بتائیں۔" آنسو اس کے گال کو بھگو رہے تھے۔

"سچ یہ ہے کہ اوذی نے دو دن پہلے ہی نکاح اس لڑکی سے کر لیا جس کی وجہ سے تمہاری طبیعت خراب ہوئی ہے کوئی حلیمہ نام کی لڑکی اور وہ پھر بھی تم سے شادی کرنے کو آ رہا تھا تو میں نے اٹھوا دیا۔"

Posted On Kitab Nagri

سکندر نے تو اسے سچ بتایا تھا لیکن اس کا دل پھٹ جانے کو تھا۔ اتنا بڑا دھوکہ، اتنی ذلّت، اتنی زیادہ شرمندگی۔ اس نے روتے ساتھ ہی ڈریسنگ ٹیبل پر موجود چیزوں کو ایک ہی بار میں نیچے گرادیا جو کہ کافی ٹوٹ چکی تھیں۔

"میرے ساتھ اتنا بڑا دھوکہ۔" وہ چلائی اس کے غصّے کی انتہا یہاں تک تھی کہ کوئی باہر سے نہیں آیا تھا اُسے چپ کروانے یا غصّہ کم کروانے۔

سکندر نے اسے بازو سے پکڑ کر خود میں بھینچا وہ سسکیوں سمیت رونے لگی کچھ دیر رونے کے بعد اس کے اندر دوبارہ غصّے کا جلال اٹھا اور وہ اس سے دور ہو کر کھڑی ہو گئی۔

"مجھے کسی کی بھی ہمدردی کی ضرورت نہیں ہے۔ مرہال سلیمان خان کو کسی کی بھی ہمدردی کی ضرورت نہیں ہے۔" وہ پھر سے چلائی۔

"مرہال!" سکندر حیات خان نے خود کو ہارتا ہوا محسوس کی وہ آج پوری طرح ہار چکا تھا۔ وہ انسان جس کے سامنے کوئی ٹک نہ پاتا تھا اُس سے مرہال سنبھالی نہیں جارہی تھی۔ وہ لڑکی جس کا غصّہ صرف سکندر ہی ٹھنڈا کرتا تھا وہ سنبھل ہی نہیں رہی تھی۔

"میں نے کہا ہے نہ کہ مجھے کسی کی بھی ہمدردی کی ضرورت نہیں ہے اِسی لیے آپ بھی چلے جائیں اور آئندہ کبھی مجھے اپنی شکل بھی مت دکھایئے گا سب نے کھلونا ہی سمجھ لیا ہے جس نے جیسے چاہا ویسے ہی کھیل لیا۔ میں پاگل ہوں نا۔"

Posted On Kitab Nagri

"مرہال کیا ہو گیا ہے ایسے کیوں کہہ رہی ہو؟"

"مر گئی ہے مرہال اور میں نے کہا ہے نا کہ آئندہ مجھے اپنی شکل بھی مت دکھایئے گا ورنہ میں خود کو کچھ کر لوں گی۔"اس کا غصّہ کسی طور بھی کم نہیں ہو رہا تھا۔

"نکاح ہوا ہے ہمارا۔"

"بھاڑ میں جائے نکاح مجھے نہیں رہنا آپ کے ساتھ، آپ لوگوں نے دھوکہ دیا ہے مجھے اور میری طرف سے آپ جہاں مرضی جائیں یہ میرا آخری فیصلہ ہے۔"وہ کہتی رُخ پھیر گئی۔ سکندر کچھ دیر کھڑا اس کی پشت کو تکتا رہا پھر ویسے ہی باہر نکل گیا۔اس کے جانے کے بعد اس نے خود کو کمرے میں بند کر لیا اور پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

پوری حویلی میں ایک الگ سا ماحول بنا ہوا تھا سب ہی گونگے بنے پھر رہے تھے۔

"چٹاخ۔"ایک زوردار تھپڑ کی آواز پورے ہال میں گونجی۔اوذی نے اپنے باپ کو دیکھا جس کا بھاری ہاتھ اس کے گال کو سلگا گیا تھا۔جبکہ صوفے پر بیٹھا اس کا چچا رضوان اسے غصّے سے گھور رہا تھا۔

"دل تو کرتا ہے ایسی اولاد کو خود گلہ گھونٹ کر مار دوں جس سے شادی کو کہا تھا اسے چھوڑ کر تم اس آوارہ لڑکی سے شادی کر آئے ہو۔"

Posted On Kitab Nagri

"میں گیا تو تھا ڈیڈ لیکن مجھے کسی نے راستے میں ہی کڈنیپ کر لیا۔"

"تمہیں کسی اور نے نہیں سکندر نے ہی کیا ہو گا۔"

"یہ کون ہے؟"

"سکندر، خان حویلی کا بڑا وارث ہے اور اسے ملکے میں لینے کی ضرورت نہیں ہے وہ وہاں سے وار کرتا ہے جہاں سے انسان سوچ بھی نہیں سکتا اور ویسے بھی اب اس لڑکی کا نکاح سکندر سے ہو گیا ہے۔"

"ڈیڈ آپ مجھے کیوں اتنی معلومات دے رہے ہیں۔" اوذی نے گال کا درد بھلائے اکتاہٹ سے کہا۔ جبکہ ساتھ کھڑی حلیمہ پر حیرانگی کے پہاڑ ٹوٹ رہے تھے یعنی مرہال کے سامنے اس کی عزّت دو کوڑی کی بھی نہیں تھی۔ وہ نہ ہو کر بھی ہر طرف تھی۔

اس نے ہی اوذی کو مینٹلی پریشرائزڈ کیا تھا کہ وہ اس سے نکاح کرے ورنہ وہ خودکشی کر لے گی جس پر اوذی کو جلد بازی میں نکاح کرنا پڑا۔

"ہاں بھئی آپ اسے کیوں معلومات دے رہے ہیں میں خود ہی آمنے سامنے بات کر لیتا ہوں۔" اندر آتے سکندر نے اک ادا سے کہا۔ سب اس کی آمد پر چونکے۔

"اب تم کون ہو؟" اوذی کے پوچھنے پر اس نے ایک زور کا تھپڑ اس کے اسی گال پر جڑا جس پر اس نے پہلے اپنے باپ سے کھایا تھا۔ لیکن سکندر کا تھپڑ لگنے سے اس کے ہونٹ سے خون رسنے لگا۔

Posted On Kitab Nagri

"تم لوگوں نے میری مرہال کے ساتھ اتنا بُرا کیا اگر مرہال ایک بار کہہ دیتی تو میں تم لوگوں کا حشر نشر کر دیتا۔ہاہاہا اور دیکھو تو تم چلے تھے اس سے شادی کرنے بندہ خود کی شکل دیکھ کر ہی کام کرلے۔"اوذی جس کی یونیورسٹی میں سلطنت تھی سکندر نے اس کی عزت پل بھر میں دو کوڑی کی کر کے رکھ دی تھی۔یہ بات سن کر وجاھت ملک طیش میں آیا۔

"سکندر الفاظ کا چناؤ سوچ سمجھ کر کرو۔"

"ملک صاحب میں نے ابھی کچھ کہا نہیں ہے ورنہ یہ اس وقت آپ لوگوں کے سامنے نہیں بلکہ کہیں اور ہی ہوتا۔"وہ ایک نظر سب کو گھورتا وہاں سے نکل گیا حلیمہ تو بے اختیار مرہال کی قسمت پر رشک کرنے لگی۔

"وجاھت ملک نے اوذان کو گھر سے ہی نکال دیا اور وہ حلیمہ کو لیتا شہر آگیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ شام کو برائیڈل ڈریس میں تیار کھڑی تھی لیکن وہاں پر دولہے کا کوئی نام ونشان تک نہ تھا۔ایک الگ فکر نے ساری حویلی کو آن گھیرا تھا تھوڑی دیر بعد زرون نے اطلاع دی کہ سکندر ملک سے باہر ہی چلا گیا ہے پوری حویلی پر قیامت ٹوٹ پڑی تھی۔جبکہ وہ جو پوری سجی کھڑی تھی پوری طرح بکھر چکی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"ایک کل تھی جب دوسرا مرد نکاح سے پہلے ہی چھوڑ گیا تھا اور ایک آج سکندر اُسے نکاح کے بعد چھوڑ گیا تھا۔ کیا قصور تھا اس کا پچھلے دو ہفتوں سے اُس پر نت نئ قیامت ٹوٹتی تھی، ہاں اس نے کہا تھا کہ وہ اپنی شکل نہ دکھائے تو کیا اس کا مطلب۔" اس کے کانوں میں حیام کے الفاظ گونجے۔

"یہاں جس کی شادی ہوتی ہے اس کی مکمّل شادی ہوتی ہے یہاں پر کوئی کسی کو خود کے نام پر چھوڑ کر نہیں جاتا۔" لیکن اُسے چھوڑا جا چکا تھا اُس سے عشق کرنے والا سکندر حیات خان اسے خود کے نام پر چھوڑ کر جا چکا تھا۔ وہ اپنی محبوب بیوی کے کہنے پر اسے پُر سکون کر گیا تھا لیکن وہ پُر سکون کہاں ہوئی تھی۔ دماغ میں گھومتی سوچوں اور چکراتے سر کے ساتھ وہ زمین پر ہی گر گئی۔ وہ بیہوش ہو چکی تھی۔

آج ماحول میں کافی خوشگواری تھی، ٹھنڈی ہوا کے جھونکے ہر طرف چل رہے تھے۔ ایک گاڑی پورچ میں آکر رُکی۔ اور گاڑی سے نکل کر اندر بڑھا۔ اُسے دیکھ کر سب ملازماؤں کے منہ کھلے کے کھلے رہ گئے۔ وہ مسکراتے چہرے کے ساتھ بلقیس بیگم کے کمرے میں بڑھ گیا۔ یہ وہی مسکراتا چہرہ تھا جس کے بارے میں مرہال کا بھی یہی گمان تھا کہ

"A guy with a smily face."

اُسے دیکھ کر بلقیس بیگم کا دل خوشی سے باغ باغ ہو گیا۔ دو سال بعد پورے دو سال بعد وہ اپنے خوبرو پوتے کو دیکھ رہی تھیں جو کہ مزید ہینڈسم ہو گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"چٹاخ۔"ایک تھپڑ پوری طاقت سے اس کی سنہری گال کو سلگا گیا۔اور تھپڑ مارنے والا کوئی اور نہیں بلقیس بیگم ہی تھیں۔

"اب کیا لینے آئے ہو سکندر میاں دو سال رہ کر تمہارا جی بھر گیا تھا کیا کہ تم یوں پھر منہ اُٹھائے آ گئے واپس۔ ہمیں تذلیل کروانے میں کونسی کسر باقی رہ گئی تھی جو اب پوری کرنے آئے ہو بے شرمی کی حد ہوتی ہے اگر یہی سب کرنا تھا تو پہلے ہی ہمیں بتا دیتے کم از کم ہم اپنی بیٹی کی زندگی تو نہ برباد کرتے۔ کتنا مان تھا مجھے تم پر کتنا بھروسہ تم غرور تھے میرا ایک پل میں تم نے سب کچھ مٹّی میں ملا دیا۔اب نکل جاؤ یہاں سے شکل بھی مت دکھانا۔"پہلے تھپڑ پھر اتنی کڑوی باتیں اس کی تو کانوں تک لوئیں ہی گرم ہو گئی تھیں۔وہ بنا کسی سوال جواب کے باہر نکل گیا اور سیڑھیاں چڑھتا ناز بیگم کے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

وہ جیسے ہی ناز بیگم کے کمرے میں داخل ہوا ابال بناتی ناز بیگم کے ہاتھ یکدم ٹھہر گئے اور برش ہاتھ سے چھوٹ کر نیچے جا گرا۔

"سکندر!"انہوں نے بے یقینی سے اسے دیکھا۔

"امّی۔"وہ تڑپ کر ان کے سینے سے جا لگا۔اور وہ بھی خوشی سے رو دیں۔

Posted On Kitab Nagri

"کہاں چلے گئے تھے سکندر تمہیں کوئی خیال نہ آیا کہ پیچھے تمہاری ماں ہے بیوی ہے نہیں تم تو ایسے گئے اب آئے ہو اب بھی کیسے یاد آ گئی؟" وہ اسے خود سے الگ کر کے پوچھ رہی تھیں۔

"امّی آپ لوگ کب یاد نہیں آئے مجھے بھلا اپنے بھی کبھی بھولا کرتے ہیں۔" وہ ان کے آنسو صاف کرنے لگا۔

"اب نہیں جانا اچھا ورنہ میں پٹائی کروں گی۔" ان کی دھمکی پر وہ کھل کر ہنس دیا۔

"نہیں جاتا آپ بے فکر ہو جائیں اب اگر دادی خان بھی نکال دیں گی تو تب بھی یہیں رہوں گا۔"

"بس کرو سکندر تم وہ بھی اماں کی ماننے والے۔"

"امّی کب کی میں نے ان کے حکم کی نافرمانی۔"

"کی تو نہیں مگر ان کے فیصلے کو بڑی ہوشیاری سے اپنے ہاتھ میں کر لیتے ہو۔" ان کی داد پر وہ سر جھٹک کر مسکرا دیا۔

"اب رونا بند کریں آپ کا یہ چالاک بیٹا اب آ گیا ہے نا تو سب ٹھیک کر دے گا۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اجلال شہر جا چکا تھا اور بلقیس بیگم اسے بھی کام پر لگا چکی تھیں سارا دن وہ پاگلوں کی طرح کام میں ہی لگی رہی اور الگ سب کے طنز وہ رونے والی ہو چکی تھی۔ کہاں اسے عادت تھی اتنی بے عزّتی کی۔

Posted On Kitab Nagri

پوری حویلی میں یہ خبر پھیل چکی تھی اور یہاں تک کہ پورے گاؤں اور ارد گرد کے علاقوں میں بھی کہ سکندر دو سال بعد ملک واپس آ گیا ہے اور یہ خبر مرہال تک بھی پہنچ گئی تھی جسے سن کر وہ بہت خوش ہوئی تھی۔

وہ سارا دن تھکی ہاری کام کر کے کمرے میں آئی اور دھڑام سے بیڈ پر لیٹ گئی۔اُس نے جتنی پر سکون زندگی دیکھی تھی اتنی ہی زیادہ مشکل ان دو دنوں میں ہو گئی تھی۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri
Fb/Pg/Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
whatsapp _ 0335 7500595

"ان لوگوں نے مجھے فری میں ہی کام والی بنا کر رکھ دیا ہے، ذرا تمیز، غیرت نام کو نہیں ہے ان لوگوں میں، کاش میں نے کبھی حویلی دیکھنے کی خواہش نہ کی ہوتی، پتہ نہیں گھر میں کیا چل رہا ہو گا۔ کسی کو بھی پرواہ نہیں ہے میری، حویلی میں اتنے افراد ہیں لیکن سب مجھے اس طرح نظر انداز کرتے ہیں جیسے میں ہوں ہی نہیں، جو میرا شوہر ہے اسے پرواہ نہیں ہے تو میں کسے کہوں وہ تو مجھے یوں ان بے رحم لوگوں میں چھوڑ کر گیا ہے جیسے یہ میرے سگے ہوں۔" وہ سوچ کر زارو قطار رودی۔ کتنی معصوم تھی وہ اور ارد گرد کے لوگ کیسے فائدہ اٹھا رہے تھے اس کا۔

اگلے دن وہ صبح اٹھی تو اس کا جسم درد کر رہا تھا اور چہرے سے یوں معلوم ہو رہا تھا جیسے صدیوں سے بیمار لڑکی۔ ملازمہ اسے بلانے آئی تو وہ ہمّت کرتی نیچے چلی گئی۔

"جلدی جلدی ہاتھ چلاؤ لڑکی ابھی مزید کھانا پکانا ہے یہاں پر تمہاری سستی نہیں چلے گی۔" مقدّس بیگم نے کہا تو وہ ہمّت کرتی جلدی سے کام کرنے لگی۔ اس کا جسم بخار سے تپ رہا تھا اور اوپر سے گرمی کی شدّت وہ تقریباً بارہ بجے لڑکھڑاتے قدموں سے باہر نکلی اور ہال میں پڑے صوفے پر ہی ڈھے گئی۔ ہال میں داخل ہوتیں بلقیس بیگم کی نظر اس پر پڑی تو غصّے سے آگ بگولہ ہو گئیں۔

Posted On Kitab Nagri

"بے شرم عورت یوں ہی سارا دن لیٹی رہے گی یا کچھ کام بھی کرے گی اور حیا ہے یا نہیں، حویلی میں مرد پھر رہے ہیں اور تو ڈوپٹے کے بغیر یہاں آرام کر رہی ہے۔" بلقیس بیگم کی گرج دار آواز پر وہ اچھل کر کھڑی ہوئی۔ ڈر کے مارے اس کے دل کی دھڑکن مزید تیز ہوگئی۔ پھٹتے دل کے ساتھ وہ لاؤنج سے ہوتی سیڑھیاں چڑھ گئی اور جیسے ہی کمرے میں آئی قالین میں ذرا سا پیر اٹکنے پر وہ دھڑام سے نیچے گری اور وہیں بیڈ کے ساتھ ٹیک لگا گئی۔ بیماری سے زیادہ تو اس کے ذہن میں بلقیس بیگم کے الفاظ گونج رہے تھے۔

"کس طرح لوگ دوسرے لوگوں پر نامناسب جملے کس دیتے ہیں۔" اب تو رو رو کر بھی اس کا رونے سے دل اکتا گیا تھا۔ گھر میں ہوتی تو فارغ اوقات میں اپنے پسندیدہ مشغلے کو سرانجام دیتی لیکن یہاں تو ایسا کوئی طریقہ نظر نہیں آرہا تھا۔ اس نے گھٹنوں سے سر اٹھا کر ارد گرد دیکھا تو اس کے شوہر کی کچھ فائلز اور کتابیں پڑی تھیں۔ شوہر سے اسے یاد آیا کہ اسے تو اپنے شوہر کا نام بھی نہیں معلوم تھا۔

"ہائے!" وہ ٹھنڈی آہ بھر کے رہ گئی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

زمان صاحب پریشان حال بیٹھے ہوئے تھے جب بصری بیگم لاؤنج میں داخل ہوئیں۔

"زمان صاحب پتہ تو کریں کیسی ہے ہماری بیٹی پتہ نہیں کس حال میں ہوگی۔"

"وہ ٹھیک ہے بصری تم پریشان نہ ہو۔"

Posted On Kitab Nagri

"کیسے نہ پریشان ہوں ماں ہوں میں اس کی اور ان لوگوں کو دیکھو بنے پھرتے ہیں حویلی والے انصاف پسند اور بے گناہ کی بیٹی کو بغیر پوچھے بغیر کسی ثبوت کے زبردستی نکاح کرواکے ونی قرار دے دیا۔"

"کہہ تو تم صحیح رہی ہو اجلال نے کہا ہے کہ وہ حقیقت ڈھونڈنا شروع کرے گا۔"

"کب کرے گا؟ جب ہماری بیٹی پوری ہو گئی یا ہم میں سے کوئی مر گیا۔"

"خدا کا خوف کرو بصری کیوں ایسے ویسے بول رہی ہو ہر کسی کے گھر میں مجبوریاں ہوتی ہیں سو مسئلے مسائل ہوتے ہیں جب فارغ ہو گا تو ڈھونڈ لے گا۔"

"زمان صاحب مجھے میری بیٹی صحیح سلامت چاہیے میری بیٹی ایسے حویلی والوں کے رعب غصّے کی عادی نہیں ہے یہ بات آپ بھی جانتے ہیں۔" وہ اٹھ کر چلی گئیں۔ زمان صاحب پھر سوچوں میں گم ہو گئے۔

صابرہ بیگم اتھل پتھل ہوتی سانسوں سے مرہاں کے کمرے میں آئیں۔

"کیا ہوا پھوپھو؟" مرہال نے فکرمندی سے پوچھا۔

"ملی میں ایک بُری خبر لائی ہوں۔" صابرہ بیگم نے اس کے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں پکڑے۔

"کیا خبر پھوپھو؟" اُس کا دل ڈرا۔

"سکندر نے امّاں بیگم سے دوسری شادی کی بات کی ہے۔" صابرہ بیگم کے الفاظ اس کے کانوں میں اس طرح گونجے جیسے سیسہ پگلا کر ڈالا گیا ہو۔ وہ ان سے ہاتھ چھڑواتی پیچھے کو ایک قدم لڑکھڑائی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ یہ کیسے کر سکتا تھا وہ تو مرہال سے عشق کرتا تھا وہ جو ان امیدوں پر تھی کہ وہ اس سے معذرت کرلے گا لیکن نہیں وہ مرہال کی ذات کا، اعتماد کا قتل کر گیا تھا۔ کیا اتنی جلدی اس کا عشق ختم ہو گیا تھا۔ وہ آگ بگولہ ہوتی کمرے سے نکل گئی۔ صابرہ بیگم نے فکرمندی سے آواز لگائی لیکن وہ آج پھر دو سال بعد اپنی اصلی حالت میں آچکی تھی۔ جس کے لیے اس نے خود کو بدلا تھا جب وہی بھرم توڑ گیا تھا تو وہ کیونکر خاموش بیٹھتی وہ خاموش بیٹھنے والوں میں سے نہیں تھی۔

وہ جیسے ہی اس کے کمرے میں گئی وہ بیڈ کی دوسری طرف اس کی طرف پشت کیے کھڑا تھا۔ سکندر جیسے ہی کسی کے قدموں کی آہٹ کو محسوس کرتا پلٹا ایک زناٹے دار تھپڑ اس کے گال پر پڑا جس کا وزن دو دن پہلے مارے گئے بلقیس بیگم کے تھپڑ سے کئی گنا زیادہ تھا۔ وہ مارے حیرانگی کے اپنے گال کو چھوڑ سامنے کھڑی آگ بگولہ بنی مرہال سلیمان خان کو دیکھ رہا تھا۔

بے بی پنک کلر کا ڈوپٹہ اس کے سر کے گرد لپٹا ہوا تھا، بے بی پنک ڈوپٹے کے ہالے میں وہ جس قدر خوبصورت لگ رہی تھی یہ سکندر ہی بتا سکتا تھا۔ پہلے سے بھی زیادہ نکھری ہوئی رنگت، لال انگارہ آنکھیں وہ سامنے کھڑی اسے کھا جانے والی نظروں سے گھور رہی تھی۔

"سمجھتے کیا ہیں آپ خود کو جو دل میں آیا وہ کریں گے۔" وہ اسے گریبان سے پکڑے بولنا شروع ہو چکی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"اور آپ جو کریں گے وہی صحیح ہے آپ سے جُڑے ہوئے لوگوں کا آپ کو ذرا بھی احساس نہیں ہے بڑے دعوے کیا کرتے تھے کہ عسق کرتے ہیں کہاں گئے وہ سب، اور کون اپنی بیوی کو یوں چھوڑ کر جاتا ہے۔ میں دلہن کے جوڑے میں آپ کے لیے تیار کی گئ تھی لیکن آپ نے ایک بار بھی نہیں سوچا کیا ہوا جو اس دن غصّہ آپ پر اتار دیا، اتنی ہی انا آڑے آگئ تھی کیا؟ جواب دیں مجھے؟" اس نے اسے کالر سے پکڑ کر جھنجھوڑا جبکہ سکندر خاموشی سے اپنی ذات کے خلاف شکایات سُن رہا تھا۔

"اب بھی کیا ضرورت تھی آنے کی چلے جائیں کہیں اور جیسے خود کے نام پر بٹھا کر چلے گئے تھے اس سے اچھا تھا اسی سے بیاہ دیتے کم از کم یوں محبّت کے دعوے جھوٹے تو نہ پڑتے۔"

"اب جب آہی گئے تو نیا درد دے دیا کہ دوسری شادی کرنی ہے واہ واہ۔" وہ اپنے اعصاب کھو رہی تھی۔

"ذلیل کر کے رکھ دیا سب لوگوں نے مجھے کیا اتنی ہی فضول تھی میں کہ جس کا دل۔۔۔" اس سے پہلے کہ وہ مزید بولتی وہ چکراتے سر کے ساتھ اس کے بازوؤں میں جھول گئی۔ اور اس کا ڈوپٹہ کندھوں پر لٹک گیا تھا۔ اس نے واقع میں ہی اسے دکھ دیا تھا۔

اس نے اس کے بالوں کا جائزہ لیا اس نے واقع ہی اپنے بال بڑھا لیے تھے۔ اس کے ذہن میں مرہال کے الفاظ گونجے۔

Posted On Kitab Nagri

"اگر آپ کو اتنے ہی پسند ہیں تو آپ خود پڑھالیں۔" اور پھر اس کے ذہن میں زرون کی کہی گئی بات آئی۔

"سکندر وہ بدل گئی ہے اس نے خود کو بدل لیا ہے۔" وہ اسے اٹھاتا اس کے کمرے میں لایا تقریباً پوری حویلی میں یہ بات پھیل گئی تھی کہ مرہال پھر بیہوش ہو گئی ہے۔لیڈی ڈاکٹر چیک اپ کے لیے آچکی تھیں وہ بھی فون کان کو لگاتا باہر نکل گیا۔

"زرون میرے سوال کا صاف صاف جواب دینا کیا مرہال پہلے بھی بے ہوش ہوتی رہی ہے؟"

"ہاں۔"

"تم نے مجھے اس بارے میں اطلاع کیوں نہیں دی۔"

"اگر تجھے اتنی ہی فکر ہوتی تو تم اسے یوں چھوڑ کر ہے کیوں جاتے۔" ایک زوردار طماچہ زرون کی بات نے اسے مارا۔ وہ فوراً فون کاٹ گیا۔ کچھ کہنے کو اس کے منہ میں الفاظ ہی کہاں بچے تھے۔ سکندر حیات خان خاندان کا بڑا وارث جس کا ایک نام تھا اس کی اب عزّت بھی کہاں باقی رہی تھی۔

وہ ہوش میں آئی تو اپنے ارد گرد کھڑی عورتوں کو دیکھ کر اس نے سکون کی سانس خارج کی۔

Posted On Kitab Nagri

"پتر ٹھیک ہے اب تو؟"بلقیس بیگم نے پیار سے اس کے بال سہلائے تو اس نے ان کی طرف مسکراہٹ اچھالی۔باقی سب نے بھی اس کی خیریت دریافت کی،حیام اور روح کے علاوہ باقی باہر نکل گئیں۔

اس کی نگاہوں نے سکندر کو تلاش کرنا چاہا مگر وہ ہوتا تو نظر آتا۔

"مرہال مجھے ایک بات کا بڑا افسوس ہے۔"حیام نے اس کا دھیان ہٹانے کے لیے بات کا آغاز کیا۔جواب میں مرہال نے آبرہ اچکائے۔

"دیکھو نا دادی خان اور امّی لوگ سارا دن زرون لالہ کی بیوی سے کام کرواتے رہتے ہیں۔مانا کہ وہ خون بہا میں آئی ہے لیکن اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہے کہ دوسرے بندے کو جانور ہی سمجھ لیا جائے،وہ چہرے سے بہت زیادہ بیمار لگ رہی ہیں اور زرون لالہ کو دیکھو ذرہ برابر پرواہ نہیں ہے اور دادی خان نے بھی اس سے بات کرنے یا اس کی مدد کرنے سے بھی منع کیا ہے۔"حیام کی بات سُن کر مرہال کو خود سے زیادہ بڑا دکھ اس لڑکی کا لگا جس سے آج تک بات تو کیا اس کی شکل بھی نہ دیکھی تھی۔

"کس قدر بُری بات ہے۔"روح نے بھی ڈریسنگ ٹیبل پر چیزیں صحیح کرتے حیام کی بات کی تائید کی۔

"اور کیا ویسے تو سب بڑے تمیز دار بنے پھرتے ہیں،کسی میں احساس نام کو بھی نہیں ہے۔"حیام نے سامنے دیوار کو گھورتے کہا جبکہ مرہال خاموشی سے ان کی گفتگو سُن رہی تھی جو کہ اپنی بھڑاس صرف پیٹھ پیچھے ہی نکالتی تھیں۔اب ہر کوئی مرہال سلیمان خان جیسا تو نہ تھا کہ منہ پر ہی بات کہہ دے۔

Posted On Kitab Nagri

"مجھے کچھ کھانے کو ملے گا کیا؟" اس نے ہمیشہ کی طرح بظاہر مسئلے کا حل نہ لیتے کہا۔

"ضرور کیوں نہیں۔" وہ دونوں مسکراتیں باہر نکل گئیں۔

"آج ایک ہفتہ ہو گیا تھا نہ ہی اجلال حویلی آیا تھا اور نہ ہی اس کی طبیعت سنبھلی تھی۔ آنکھوں کے نیچے حلقے، کمزور سی لڑکی، وہ دن بدن اندر ہی اندر گھلتی جا رہی تھی۔ اوپر سے اس کا جلا ہوا ہاتھ حد سے زیادہ تکلیف دے رہا تھا۔ جس پر صبح گرم گھی گر گیا تھا۔ وہ بیڈ سے اٹھ کر باہر جانے کو بڑی ہی تھی کہ وہ بیڈ کے پاس ہی لڑکھڑا کر زمین پر ڈھیر ہو گئی۔ اُس کی بند ہوتی آنکھوں نے کسی کو اندر آتے دیکھا تھا پھر وہ ہوش و خرد سے بیگانہ ہو چکی تھی۔

کوئی ہفتے بعد وہ گھر آیا اور جیسے ہی کمرے میں داخل ہوا تو انورل کو بے ہوش پایا۔ وہ جلدی سے اس کے پاس پہنچا اور اسے بازوؤں میں اٹھاتا باہر کو دوڑا۔ ہال میں موجود بلقیس بیگم سمیت چند افراد نے حیرانگی سے اسے دیکھا۔

وہ اسے اتنی ایمرجنسی میں شہر تو لے جانے سے رہا تھا اسی لیے گاؤں میں موجود اہسپتال میں ہی لے گیا۔ جو کہ ایک اچھا اہسپتال تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ڈاکٹر نے اسے اطلاع دی کہ وہ بیماری اور کمزوری کی وجہ سے بے ہوش ہوئی ہے تو اس نے بے اختیار خود کے بالوں کو مٹھی میں بھینچا کیوں وہ اس کے معاملے میں اتنا خود غرض ہو گیا تھا۔

"اللہ کتنا بڑا سانحہ ہو گیا اور سکندر لالہ کو پھر بھی کوئی لحاظ نہیں اور آتے ہی دوسری شادی کا حکم سنا دیا۔ یہ بات تم بھی جانتی ہو اور میں بھی کہ مرہال نے کس طرح ایک ایک دن ان کی یاد میں گزارا ہے تمہیں تو پتہ ہی ہے کہ وہ کیسی ہوا کرتی تھی ہر کوئی اسے بد تمیز ہونے کا خطاب دیتا تھا مگر اس نے سکندر لالہ کے لیے خود کو بدل دیا۔ وہ لڑکی جو کہ سکندر لالہ سے شادی نہیں کرنا چاہتی تھی اس نے ان کے لیے خود کو بدل لیا اور سکندر لالہ نیا چاند چڑھا کر آ گئے۔" حیام بولی تو بھر بولتی چلی گئی۔

"تم بالکل صحیح کہہ رہی ہو حیا پتہ نہیں لالہ کے ذہن میں کیا چل رہا ہے اور مرہال کا ظرف تو دیکھو اتنا کچھ برداشت کر چکی ہے۔" روح نے بھی اس کی ہمّت کو داد دی۔

"بس میری تو یہی دعا ہے کہ جو ہو بہتر ہو یا تو اللہ لالہ کو عقل دے دے یا مرہال کو صبر دے دے۔" حیام نے بے اختیار ہاتھ اٹھا کر دعا دی۔

"ہاہاہا کبھی کبھار تو تم مجھے دادی اماں ہی لگتی ہو بھئی کیا ہی بات ہے تمہاری۔"

"امین تو تم سے بولا نہ گیا دانت نکال لو ہی ہی۔" حیام نے اس کی بازو پر تھپڑ جڑا۔

"کیا ہے بھئی؟"

Posted On Kitab Nagri

"کیا ہے بھئی۔" حیام نے بھی منہ بگاڑتے اسی کے انداز میں کہا۔

"بھاڑ میں جاؤ تم۔" وہ کہتی اسٹڈی ٹیبل سے کتاب اٹھا کر پڑھنے لگی۔ حیام بھی بیڈ پر لیٹتی آنکھیں موندھ گئی۔

وہ کمرے میں گیا جہاں وہ ابھی بھی دوائیوں کے زیر اثر نیند کی وادیوں میں گم تھی۔ وہ اس کے پاس کُرسی پر بیٹھ گیا۔

پیلی رنگت، بکھرے بال، آنکھوں کے نیچے حلقے، یہ وہ انورل تو نہ تھی جسے اس نے ہنستے مسکراتے ہوئے پہلی بار دیکھا تھا۔ جسے زندگی میں شامل کرنے کی اس نے خواہش کی تھی۔ جسے وہ حاصل کر کے بھی لاپرواہ ہو گیا تھا۔ اچانک اس کی نظر اس کے جلے ہوئے ہاتھ پر پڑی۔ اس نے اس کے ہاتھ کو پکڑا۔ نیند میں ہونے کے باوجود انورل کے ماتھے پر ہلکے سے بل پڑے۔ وہ مسکرا کر اس کے ماتھے پر بوسہ دیتا باہر نکل گیا۔

آدھے گھنٹے بعد وہ جاگی تو نرس اس کی ڈرپ چیک کر رہی تھی۔ اس نے ارد گرد کا مکمل جائزہ لیا۔ پھر اسے یاد آیا کہ وہ تو بیہوش ہو گئی تھی۔ اس نے اٹھنے کی کوشش کی تو نرس نے اسے اٹھنے سے منع کر دیا۔

"مجھے یہاں کون لایا ہے؟" اس کی آواز بہت کم تھی کہ بمشکل نرس کے کانوں تک پہنچی۔

Posted On Kitab Nagri

"زرون اجلال خان لائے ہیں آپ کو۔"

"وہ کون ہیں؟" کسی اجنبی کا نام سُن کر اُس کا دل کانپا۔ افسوس تو یہ کہ نکاح کے وقت بھی اُس نے نام پر دھیان ہی نہ دیا۔

"چھوٹے خان۔" نرس نے بتایا کہ شاید اسے اس طرح پتہ لگ جائے۔

"وہ کون؟" اس کے معصومانہ سوال پر نرس نے گہری سانس خارج کی کہ اسے تو اس کا نام تک معلوم نہیں ہے جو اسے اپنی بیوی کہہ رہا تھا۔ تبھی وہ چہرے پر سنجیدگی طاری کیے اندر داخل ہوا۔ نرس مسکراتی ہوئی باہر نکل گئی۔ انورل نے اس کا مکمل جائزہ لیا۔ بلیک پینٹ شرٹ کے ساتھ بلیک ہی ٹائی گلے میں بندھی ہوئی تھی، اوپر کو سیٹ بال جن میں سے اب کچھ ماتھے پر بھی بکھر گئے تھے، ڈارک براؤن آنکھوں میں خوشی صاف جھلک رہی تھی لیکن عنابی ہونٹ خود میں بھینچے ہوئے تھے۔

"کیسی طبیعت ہے اب تمہاری؟"

"ٹھیک۔" اس نے خفگی سے جواب دیتے آنکھیں موندھ لیں۔ اس کا انداز زرون جانچ رہا تھا۔

"اب سونہ جانا اب ہم حویلی جائیں گے وہیں جاکر سونا۔"

"میں نہیں جاؤں گی وہاں اور وہاں کوئی سونے دے تو نا۔" حویلی کے نام پر اس نے آنکھیں کھولیں۔

"کیوں تم وہاں کیوں نہیں جاؤ گی؟" زرون نے اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے وجہ معلوم کرنا چاہی۔

Posted On Kitab Nagri

"نہیں جانا مجھے وہاں اور آپ کیوں وہاں لے جانا چاہتے ہیں کیا کہیں اور نہیں لے جاسکتے؟"اس نے نم آنکھوں سے اس سے دریافت کیا۔وہ اپنے مسیحا کو سامنے پا کر سب کچھ کہہ دینا چاہتی تھی۔

"کیوں کسی نے کچھ کہا ہے کیا؟"

"کون کچھ نہیں کہتا سارا دن جانوروں کی طرح کام کرواتے ہیں، ہر وقت حقارت سے دیکھتے اور طنز کرتے ہیں اور تو اور کوئی سیدھے منہ مجھ سے بات بھی نہیں کرتا،ماضی میں جو بھی ہوا اس میں میرا کیا قصور تھا۔میں نے تو ان کا کچھ نہیں بگاڑا پھر میری زندگی کو کیوں جہنّم بنا رہے ہیں۔اگر آپ آج نہ آتے تو میں مر جاتی لیکن کسی کو بھی پرواہ نہیں ہوتی۔"وہ اس کے سینے سے لگی پھوٹ پھوٹ کر رودی۔زرون نے پہلی بار خود کو شرمندگی سے زمین میں گڑتے پایا تھا جو کہ بزنس کے چکّر میں کسی نازک جان کو اتنا بڑا درد دے گیا تھا۔

"اچھا میری جان چپ کرو۔اب میں آگیا ہوں نا تمہیں کوئی کچھ نہیں کہے گا۔"اس نے خود کے سینے سے لگی انورل کے بال سہلائے تو وہ چپ ہوئی۔تھوڑی دیر بعد وہ اسے لیتا حویلی میں چلا گیا۔

جیسے ہی وہ ہال میں داخل ہوئے بلقیس بیگم کڑے تیوروں سے انہیں گھور رہی تھیں۔

"کہاں سے آئے ہو تم؟"بلقیس بیگم کے سوال پر ان دونوں کے قدم رُکے۔انورل تو اس کے پیچھے ہی ہو گئی۔کچن سے نکلتی مرحال بھی وہیں رُک گئی۔اس نے پہلے زرون کو پھر اس کے پیچھے کھڑی انورل کو دیکھا جو کہ بلاشبہ ایک بھولی سی لڑکی ہی تھی اگر مرحال کی طرح تیز ہوتی تو یہاں ہوتی کیا؟

Posted On Kitab Nagri

"ہائے حویلی کے گندے اصولوں نے ایک اور لڑکی کی زندگی کو کھیل بنا کے رکھ دیا تھا۔

"دادی خان اہسپتال سے آئے ہیں۔"

کیوں ایسا بھی کیا مرض لاحق ہو گیا تھا اس کو کہ تم بے شرموں کی طرح اسے اٹھا کر ہی لے گئے۔"

"اس میں شرم کی کیا بات دادی خان بیوی ہے یہ میری اور اس بات کو آپ سے بہتر کون جان سکتا ہے۔"اس نے پہلی بار بلقیس بیگم کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کی۔جو کہ بلقیس بیگم کی انا کے لیے ناقابلِ قبول تھی۔

"اور میری بیوی کا خیال میں نہیں کروں گا تو اور کون کرے گا۔"مرہال کھل کر مسکرائی تھی آخر اس کے علاوہ کوئی اور تو بلقیس بیگم کے سامنے کھڑا ہوا تھا چاہے دیر سے ہی سہی مگر یہ بتانے کے لیے کہ وہ کس قدر غلط کر رہی تھیں۔وہ اپنی باتوں سے بلقیس بیگم کو کیا کچھ نہیں باور کروا گیا تھا۔اس سے پہلے کہ بلقیس بیگم کچھ اور کہتیں وہ انورل کا بازو پکڑے وہاں سے چلا گیا۔بلقیس بیگم نے اپنے پوتے کی آنکھوں میں صاف بغاوت دیکھی تھی۔چلو مرہال تو ان سے دور رہ کر پلی بڑھی تھی مگر وہ تو حویلی میں ہی بڑا ہوا تھا۔وہ طیش سے اپنے کمرے میں بڑھ گئیں۔مرہال بھی ہنستی سیڑھیاں چڑھ گئی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے بیٹھی بال بنا رہی تھی اس نے بال بڑھا لیے تھے لیکن بے بی کٹ ویسے ہی تراشے گئے تھے۔اچانک سکندر اس کے کمرے میں آیا اور اس کے پیچھے کھڑا ہو گیا۔مرہال نے اس کے عکس کو شیشے میں ہی دیکھ کر اس کی ذات کو سراسر نظر انداز کیا۔

"سنا ہے کچھ لوگ بدل گئے ہیں کہیں ہم سے محبّت تو نہیں ہو گئی۔"

"ویسے میں یہ بات کہنا تو نہیں چاہتی لیکن مجبوری ہے کہ بندہ شیر پال لے مگر خوش فہمی نہ پالے۔"مرہال نے اس کا ہاتھ جھٹکا جو کہ اس نے مرہال کے کندھے پر رکھا ہوا تھا۔

"کس قدر ظالم ہو تم۔"

"ذرا اپنے اعمال پر بھی غور فرمایئے۔"

"میرا خیال ہے جو میں نے دوسری شادی کا فیصلہ کیا ہے وہ ایک دم درست ہے تمہارا کیا خیال ہے ؟"اس نے نارمل انداز میں دریافت کرتے مرہال کی جان نکال دی تھی۔

"میں کیا کہہ سکتی ہوں آپ کی مرضی۔"اس نے آنکھیں جھکا لیں اس کے پلکوں میں واضح لغزش تھی۔

"جس سے میں اب شادی کرنے جا رہا ہوں وہ بہت نیک لڑکی ہے ، بھولی بھالی سی بڑوں کا حکم ماننے والی،خوبصورت، حسین و جمیل۔"سکندر نے ہاتھ بڑھا کر اس لڑکی کے قصیدے پڑھنے شروع کیے جسے ملے بغیر ہی مرہال اس سے شدید نفرت کر بیٹھی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"اووو پھر مجھ سے شادی کیوں کی کر لیتے پھر اسی سے شادی، میں تو ویسے بھی سرے کی بدتمیز ہوں اور مرہال بلاوجہ کسی کے احکام کو سر پر مسلّط نہیں کرتی۔"وہ پر اعتماد لہجے میں کہہ کر بالوں کو باندھتی اس کے روبرو کھڑی ہوئی۔

"دراصل وہ پہلے ملی نہیں تھی ناورنہ اسی سے کرتا۔"اس نے مسکراہٹ اچھالی۔

"کس قدر بے وفا اور دھوکے باز ہوتے ہیں وہ مرد جو کہ پہلے کسی اور کے ساتھ شادی کر رہے ہوتے ہیں، لیکن جیسے ہی کوئی حسین جمیل، نیک پارسا، بڑوں کا ادب کرنے والی لڑکی اُن کی زندگی میں آتی وہ اس کے پیچھے چلے جاتے ہیں میں تو کہتی ہوں شرم سے ڈوب مر جانا چاہیے ایسے لوگوں کو بھئی پہلے تو بڑی اس کی تعریف کر رہے تھے اس کے بغیر زندگی جینے کا تصوّر نہ تھا لیکن اب آنکھوں کو تازگی بخشنے کے لیے کوئی اور جل پری اُتر آئی ہے کیا۔"اس نے سکندر کی آنکھوں میں آنکھیں گاڑھ کر اس طرح اس کی باتیں اسی پر اچھالیں کہ سکندر کا انگ انگ دہل کر رہ گیا۔

"ہوں مرد ہیں نا کیا کریں خیر میں تمہیں ملواؤں گا اس سے بس جلنا مت۔"

www.kitabnagri.com

"ہاہاہا اور اس بارے میں میں آپ سے بالکل بھی جھوٹ نہیں بول سکتی کیونکہ یہ ایک سب سے بڑا جھوٹ ہوگا کہ ایک عورت مرد کی زندگی میں دوسری عورت کو برداشت کر لے۔"اس نے قہقہہ لگا کر رازدارانہ کہا تو سکندر نے اس کا بھرپور جائزہ لیا۔اس کے چہرے پر تلخ مسکراہٹ تھی۔وہ سکندر

Posted On Kitab Nagri

سے محبّت کرکے بھی انکاری تھی۔وہ تاسف سے سر جھٹکتا باہر نکل گیا۔پیچھے وہ کھل کر مسکرادی خود کو اذیت دینے پر مسکراہٹ۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کررہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کرسکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

"ہاں وہ یہ بات کیسے بھول گئی تھی کہ وہ بھی ایک مرد ہی تھا اور مردوں کو تو صرف موقع ہی تو چاہیے ہوتا ہے اور سکندر حیات خان کو روکنے والا تھا ہی کون بلقیس بیگم جن کے سامنے وہ دوسری شادی کا فیصلہ سنا آیا تھا یا مرہال جو خود سکندر کے نئے فیصلے پر الجھی ہوئی تھی۔

پورچ میں دو گاڑیاں آگے پیچھے آکر رکیں۔ گارڈز کے دروازہ کھولنے پر وہ تینوں افراد باہر نکلے اور حویلی کے اندر داخل ہو گئے۔

بلقیس بیگم تقریباً دو سال بعد اپنے نواسے کو روبرو دیکھ رہی تھیں۔ تسلیم بیگم تو مل کر وہاں سے چلی گئی تھیں۔ جبکہ شاہد صاحب اور زوریز دونوں انہیں کے پاس بیٹھ گئے۔ چند ایک باتوں کے بعد وہ اوپر اپنے کزنز سے ملنے چلا گیا۔

"اور سُناؤ شاہد میاں تمہیں تو ہماری حویلی کا دروازہ ہی نظر نہیں آتا۔"

"کیا بتاؤں بڑی بیگم مصروف ہوتا ہوں۔"

"تو وہ تو تم پہلے دن سے ہی تھے۔"

"جب آپ جانتی ہیں بڑی بیگم پھر کیوں آہیں بھرتی رہتی ہیں کہ میں تسلیم کو لے کر آؤں گا۔ اب وہ ہر روز بھی نہیں آسکتی اب کیا ساری زندگی مائیکے میں ہی رہے گی۔"

Posted On Kitab Nagri

بقول مرہال سلیمان خان "یہ دونوں افراد ایک جیسی شخصیت کے مالک ہیں اسی لیے سب سے زیادہ لمبی گفتگو ان دونوں کی ہی ہوتی ہے، یہ دونوں باتوں ہی باتوں میں حساب پورا کیے رکھتے ہیں۔"

بلقیس بیگم نے ان کی بات پر سرد آہ بھری کہ پتہ نہیں کیسے ان کے ہاتھ میں خود کی بیٹی دے دی تھی۔ اگر وہ حویلی میں پلے بڑھے ہوتے تو چوں چراں بھی نہ کر پاتے۔

"خیر پتر تمہارے تو پھر کیا ہی کہنے ہیں۔" باقی کی گفتگو ان کی اسی طرح ہی چلتی رہی۔

وہ جیسے ہی سیڑھیاں چڑھ کر راہداری کی طرف بڑھنے لگا سامنے سے آتی روح کو دیکھ کر ٹھٹھکا۔ روح بھی اُسے سامنے دیکھ کر حیرانگی میں ڈوب گئی۔ دونوں کے ذہن میں ماضی کے اوراق پلٹنے لگے مگر آنکھوں میں طویل خاموشی تھی۔

ایک دوسرے کے دیدار کے بغیر نہ رہنے والے ایک دن یوں بھی اجنبی کہلائے جانے تھے کسے معلوم تھا۔ دونوں کے دلوں میں ابھی بھی اتنی ہی محبّت سموئی ہوئی تھی مگر بظاہر وہ پہلی بار ملنے والے اجنبی تھے۔

"روح تم میری پہلی اور آخری محبّت ہو اور رہو گی۔" زوریز کے الفاظ بیک وقت ان دونوں کے ذہنوں میں گونجے۔

Posted On Kitab Nagri

"زوریز ہم ملیں گے دبارہ ملیں گے اگر قسمت نے چاہاتو ہم ضرور ملیں گے۔" یہ دوسال قبل روح کے آخری الفاظ تھے۔

دو ایسے محبّت کرنے والے جن کی محبّت پڑھوان چڑھنے سے پہلے ہی حویلی کے اصولوں کے آڑے آچکی تھی۔ کسی کے قدموں کی آہٹ پر دونوں اپنے اپنے راستے پر چل پڑے۔

"اوئے ازمیر رُک کہاں جارہاہے؟" شیرام نے اسے گیراج کی طرف جاتے دیکھ پیچھے سے آواز دے کر روکا۔

"تیری بھابھی سے ملنے جارہاہوں کیوں ساتھ جاناہے۔" ازمیر نے آنکھوں پر گوگلز چڑھاتے شریر مسکرہٹ لبوں پر سجائے کہا۔

"کھاقسم۔"

"کس کی؟"

"زیادہ بولنے کی ضرورت نہیں سچ بتا؟"

"ابے تجھے لگتاہے کہ میں وہاں جاسکتاہوں۔"

"کیوں تجھے وہاں جانے میں کیاہے؟"

Posted On Kitab Nagri

"وہ تیری بھابھی کا دادا پہلے تو مہمان خانے میں بٹھا کر تواضع کرے گا پھر کہے گا ازمیر میاں یوں شادی سے پہلے سسرال میں آنا کوئی اچھی بات نہیں۔" اس کی بھرپور اداکاری پر شیر ام قہقہہ لگا گیا۔

"پھر کدھر جا رہا ہے؟"

"ڈیرے پر ہی جا رہا ہوں اور کہاں جانا ہے وہی تو ہم تنہا، بے آسراؤں کی جائے پناہ ہے۔"

"چل اکھٹے چلتے ہیں۔"

"کیوں تیرا ابھی وہی آسرا ہے؟"

"اور کیا میں یہاں پر دادی خان کی خادمہ ہوں جو ادھر ادھر کی لگانے کے لیے حویلی کو ہی کل کائنات سمجھ لوں۔"

"ویسے خادمہ سے کم تو تو ہے نہیں یہ انورل بھابھی کا پتہ تو نے ہی بتایا تھا۔"

"بس چھوڑ بھی تیرے بھائی نے کم عزّت کی ہے جو تو بھی گلے پڑنے لگا ہے۔" وہ کہتا گاڑی کی پسنجر سیٹ پر بیٹھ گیا۔ ازمیر بھی سر جھٹکتا گاڑی کی طرف بڑھ گیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"کیسے ہیں آپ؟" وہ بالوں کو سیٹ کرتی ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی ہو گئی۔ بیڈ پر بیٹھا لیپ ٹاپ پر مصروف شیر ام اُس کی آواز پر چونکا۔

"کیا تمہاری زندگی میں سکون نہیں ہے کہ جو یوں منہ اٹھا کر چلی آتی ہو۔"

Posted On Kitab Nagri

"نہیں بالکل نہیں محبوب کے دیدار نے تڑپایا ہی اس قدر ہوتا ہے کہ سکون کہاں ہو اسی لیے چلی آتی ہوں۔" وہ اس کی طرف پلٹی شیرام نے غصّے سے بے اختیار خود کا ماتھا پیٹا۔

"دیکھو حیا یہ فضول باتیں میرے سامنے مت کیا کرو ایویں ہی کسی نے سن لیں تو بلاوجہ شہید ہو نگے۔"

"شیرام آپ بھی نا اتنی خوبصورت باتیں کر رہی ہوں آپ پر بھی پابندی نہیں ہے آپ بھی کر سکتے۔"

"حیام اپنی زبان کو لگام دو اور جاؤ یہاں سے کیوں خود کا تماشا بنانا چاہتی ہوں۔" وہ اُٹھ کر اس کے سامنے آیا۔

"دیکھ لیں آپ کے الفاظ اور انداز میں میرے لیے کتنی فکر جھلک رہی ہے بس ایک بار کہہ دیں کہ آپ بھی مجھ سے محبّت کرتے ہیں۔"

"حیا پاگل ہو گئی ہو کیا اور میں کیوں یہ تمہیں کہوں جب محبّت ہی نہیں ہے تو کیوں کر تمہیں دلاسے دیتا رہوں۔" اس نے یہ الفاظ جس طرح کہے تھے یہ وہی جانتا تھا۔

"دیکھیں شیرام جھوٹ مت بولیں آپ کہہ دیں نا آپ مجھ سے محبّت کرتے ہیں پھر میں آپ کو کبھی تنگ نہیں کروں گی۔" وہ روہانسی ہوئی۔

"میرا اماغ خراب مت کرو حیا اور میں تمہیں یہ سب کیوں کہوں جس میں محبّت کرتا ہوں اس سے نہیں کہا تو تم کون ہو۔" اس کے سپاٹ انداز پر حیام نے نم آنکھوں سے اُس کے چہرے کو دیکھا۔

"اچھا آپ مذاق تو نہیں کریں نا۔"

Posted On Kitab Nagri

"میں مذاق نہیں کر رہا اور یہی سچ ہے اور پیچھا چھوڑ دو میرا خدا کے واسطے۔" اس نے اس کے سامنے ہاتھ جوڑے نظریں جھکائے کہا تو وہ اپنے آنسو پونچھتی وہاں سے بھاگ گئی۔ یہ بات بھی اس کے لیے کتنی قرب ناک تھی کہ اُسکا محبوب اُس سے نہیں کسی اور سے پیار کرتا تھا۔ اگر اُسے یہ بات کسی اور سے معلوم ہوتی تو وہ یقین نہ کرتی لیکن اس بات کا اقرار خود شیرام نے کیا تھا۔ وہ پھوٹ پھوٹ کر رودی۔ اُس کا دل ٹوٹا تھا کوئی عام بات تو نہ تھی۔ کاش وہ اتنا آگے بڑھنے سے پہلے روح کی بات ہی مان جاتی۔ اُسے مزید رونا آرہا تھا۔ اُس کی سسکیاں تکیے میں ہی دب کر رہ گئی تھیں۔

"ارے آپ اپنا نام تو بتادیں نا وہاں نرس پتہ نہیں کیا لمبا چوڑا نام بتارہی تھی اور کچھ اور بھی کہہ رہی تھی۔" انورل نے بیڈ کی پشت سے ٹیک لگائے کہا۔ جبکہ وہ آئینے کے سامنے کھڑا بال سیٹ کر رہا تھا۔ انورل کی طبیعت میں بہت زیادہ افاقہ ہو گیا تھا اور زیاد افاقہ اسے زرون کے آنے سے بھی ہو گیا تھا جو کہ اس کی پٹر پٹر باتیں سن رہا تھا۔

"زرون اجلال خان۔" سرسری سا جواب دے کر وہ صوفے پر لیپ ٹاپ لے کر بیٹھ گیا۔

"ہاں ہاں یہ ہی نام بتارہی تھیں وہ خیر آپ کے گھر میں کون کون رہتا ہے مطلب حویلی۔"

Posted On Kitab Nagri

"اس حویلی میں بڑی بیگم، تائی جان، بابا، امّی، پھوپھو سکندر اور اس کی بیوی مرہال، شیر ام، میں اور میری بیوی تم میرا بھائی ازمیر اور بہن حیام اور پھوپھو کی بیٹی روح۔"اس کے بتانے کے شاہانہ انداز پر وہ کھکھلائی۔ جبکہ مرہال کا نام لیتے اس کے ذہن میں بہت سی سوچیں گھومیں۔

"مجھے لگا بس ہماری ہی شادی ہوئی ہے۔"

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

Posted On Kitab Nagri
whatsapp _ 0335 7500595

"نہیں سکندر اور مرہال کا صرف نکاح ہی ہوا ہے۔"

"اچھا مرہال کیا لگتی ہے آپ کی؟"

"چچازاد کزن ہے۔" وہ جواب دے کر کانوں پر ہیڈ فون چڑھا گیا۔ جس کا صاف مطلب تھا کہ انورل اب کسی قسم کا کوئی سوال نہ کرے۔ انورل بھی اسے دیکھ کر آرام کے لیے لیٹ گئی۔

"کیا ہوا ہے حیام کیوں بجھی بجھی سی ہو کسی نے کچھ کہا ہے کیا؟" روح اپنا غم بھلائے اس سے پوچھ رہی تھی جس کی آنکھیں پہلے ہی رو رو کر سوجھی ہوئی تھیں۔

"نہیں روح کیا ہونا ہے شاید رات نیند پوری نہیں ہوئی اسی لیے لگ رہا ہو گا۔" اس نے اپنی زبان میں واضح لڑکھڑاہٹ پر قابو پاتے کہا۔ روح کو معلوم تو ہو ہی چکا تھا شیرام نے ہی کچھ کہا ہو گا تبھی تو یہ شکل بنا رکھی تھی۔

اسے خود کا ماضی یاد آگیا تھا۔ وہ اور زوریز بچپن سے ہی ایک دوسرے کو پسند کرتے تھے۔ زوریز نے تو اظہارِ محبّت بھی کر دیا تھا زوریز آئے دن حویلی میں ہوتا یوں ان کی محبّت دن بدن پڑھوان چڑھ رہی تھی۔ کہ ایک دن گاؤں میں یہ واقع ہوا کہ دو محبّت کرنے والوں کو اُن کے گھر والوں نے مار دیا۔ اور یہ

Posted On Kitab Nagri

سارا ملبہ حویلی کے بنائے گئے صولوں پر جاتا تھا اسی لیے ان دونوں نے بھی سب ختم کرنے پر ہی اکتفاد کیا کہ اگر قسمت نے ملوانا چاہا تو ضرور مل جائیں گے۔

"اچھا وہ میں نے کہنا تھا کہ نیچے ممانی بلا رہی ہیں تمہیں۔" وہ اس کے کہنے پر باہر چلی گئی۔ روح تاسف سے سر جھٹک گئی۔

"تائی جان کہاں مصروف ہوتی ہیں آپ کہ اپنے ساس والے فریضے سے ہی نظریں چرائے پھر رہی ہیں بھئی ایک عدد بہو ہے آپ کی تھوڑا رعب ڈالا کریں کام وام کروایا کریں۔" مرہال آج طبیعت کے برعکس خاصے اچھے موڈ میں تھی۔ سبزی بناتیں ناز بیگم مسکرا دیں۔

"مرہال تم رعب ڈالنے دو تو ڈالیں نا بھابھی۔" مقدّس بیگم نے کہا تو ناز بیگم بھی مثبت میں سر ہلا گئیں۔

"دیکھیں بندۂ ناچیز کی کیا مجال کہ اپنے بڑوں کی نافرمانی کروں۔"

"جب بندۂ ناچیز کی مجال ہوتی ہے تب امّاں بیگم بھی خاموش پائی جاتی ہیں۔" جس پر مرہال قہقہہ لگا کر ہنس دی۔ کچن سے آتی قہقہوں کی آواز پر جیسے ہی نعمان صاحب کچن میں آئے مرہال کو سامنے پا کر بدمزہ سے ہوتے واپس چلے گئے کہ مرہال سے کچھ کہنا گویا گدھے کے آگے بین بجانا ہے۔ لیکن اس سے صاف واضح تھا کہ مرہال کے الٹے محاوروں کی عادت نعمان صاحب پر ہی گئی ہے۔ مرہال بھی ان کی آمد اور پھر رخصتی کو سراسر نظر انداز کیے دوبارہ بولنا شروع ہوئی۔

Posted On Kitab Nagri

"دیکھیں بڑی تائی جان اور چھوٹی تائی جان آپ نے بلاوجہ ان مردوں کو سر چڑھایا ہوا ہے تھوڑا رعب ڈال کر اپنی قدر کروایا کریں۔"

"کرہی نہ لیں قدر اب سکندر تو ہر کوئی ہو نہیں سکتا۔"

"چھوٹی تائی جان ان کی نیکیاں تو آپ نہ ہی ظاہر کریں اب تو آپ بھی بہو والی ہیں سنا ہے گھنّا میسنا بیٹا بڑی عزّت کرتا ہے بیوی کی۔"

"خیر میرا بیٹا تو شروع سے ہی عورتوں کی عزّت کرتا ہے۔" اس بات کی مرہال گواہ بھی تھی۔

"اب آپ میرا بیٹا کہہ کر کیا باور کروانا چاہتی ہیں میرا شوہر بھی بڑا عظیم انسان ہے۔" مرہال نے شرمانے کی اداکاری کرتے ڈوپٹّے کا پلّو چہرے کے آگے کیا تو ناز بیگم نے اس کے کندھے پر چپت لگائی۔

"شکر تم نے بھی شوہر کی گواہی دی ورنہ ہم تو اُسے ہی ظالم قرار دے چکے تھے۔" جس پر وہ سب ہنس دیں۔ آج مرہال کی وجہ سے وہ ہنسی تھیں۔

"اچھا ذرا اپنی بیٹی حیا کی بھی خیر خیریت معلوم کر لیا کریں پتہ نہیں کس بات کا غم منائے جارہی ہے۔"

"ہاں میں نے بھی دیکھا تھا آنکھوں میں سوزش تھی۔"

"ہاں پوچھ لیجئے گا حال پتہ نہیں آپ لوگ کیوں اپنے بچّوں کی فکر نہیں کرتیں۔ ذرا دھیان رکھا کریں۔" وہ بڑی بوڑھیوں کی طرح کہتی وہاں سے نکل گئی۔ پیچھے وہ دونوں مسکرا دیں۔

Posted On Kitab Nagri

"اب کیسی طبیعت ہے تمہاری؟"زرون کمرے میں آیا تو اسے ڈریسنگ ٹیبل پر چیزیں سیٹ کرتے ہوئے دیکھ کر پوچھا۔

"میری طبیعت تو ٹھیک ہے لیکن مجھے آپ سے ایک بات کرنی تھی۔"اس نے آئینے سے ہی اس کا عکس دیکھ کر کہا۔زرون اب بیڈ پر آرام کی غرض سے لیٹ گیا تھا۔

"ہوں میں سُن رہا ہوں۔"

"آپ میری میرے گھر والوں سے بات کرواسکتے ہیں؟"اس نے بنا جھجک بات کی اور اتنی ہمّت بھی اسے زرون نے ہی دی تھی۔کتنا مان تھا بلقیس بیگم کو اس پر لیکن اس نے اپنی محبوب بیوی کے لیے اس مان کو ڈھیر کردیا تھا۔وہ چاہتا تو اس پر سختی کر سکتا تھا لیکن اس کی معصومیت اور اس کے دل میں عورتوں کے لیے عزّت نے اسے ایسا کرنے سے منع کردیا تھا۔

"ہاں اس میں پوچھنے والی کونسی بات ہے کرلینا فری ہو کر بات اور ہاں یہاں جو کچھ بھی ہوا انہیں مت بتانا وہ پریشان ہونگے۔"زرون کی بات پر انورل نے اسے پلٹ کر گھورا۔زرون کے مطابق وہ تھوڑی پیٹ کی ہلکی ثابت ہوئی تھی۔مگر انورل زمان خان ایک عقلمند لڑکی تھی جو فطرت پسند ہونے کے ساتھ ساتھ حقیقت پسند بھی تھی۔ہاں اس نے زرون کو سارا قصّہ بتایا تھا کہ اس کے ساتھ حویلی میں کیا سلوک ہوتا ہے۔اس نے نکاح کے وقت بھی زیادہ احتجاج نہیں کیا تھا کیونکہ وہاں اس کا تھا ہی کون اور اس کی ننھی سی بہادری یا ضد پر ہو سکتا تھا کہ حویلی والے اُس پر الگ تشدّد کرتے اس کے بعد اس نے

Posted On Kitab Nagri

اپنے شوہر کو اپنا درد بتایا تھا کیونکہ اس کے علاوہ اس کی سننے والا تھا بھی کون۔ اور اگر وہ اس ارادے پر بیٹھی رہتی کہ وہ اپنے باپ کو بتائے گی تو پانی سر سے گزر جانے کے بعد اس کا باپ آکر کچھ کرتا۔ وہ موقع پر خود کو سنبھالنا جانتی تھی۔

دو تین منٹ کی بات کے بعد وہ حیرانگی سے زرون کو دیکھنے لگی۔ زرون نے اس کی طرف سے مکمل خاموشی پا کر جب اسے دیکھا تو وہ اسے ہی گھور رہی تھی۔ زرون نے آئبرو اچکائے۔

"میں اتنے دنوں سے پریشان ہوں کہ گھر والوں کی پتہ نہیں کیا حالت ہو گی۔ مگر یہاں تو بابا نے ایسی کسی بات کا ذکر نہیں کیا وہ تو ایسے ری ایکٹ کر رہے تھے جیسے انہوں نے مجھے خود یہاں رخصت کر کے بھیجا ہو۔ کیا وہ سب جانتے تھے؟"

"انورل تم نے اپنے شوہر کو فضول میں ہی ہلکا لے رکھا ہے میں نے نکاح سے پہلے ہی انہیں تمہارے گھر جا کر بتا دیا تھا۔

" ہلکے کا تو مجھے نہیں پتہ لیکن آپ کی باتیں میرے دماغ کو بھاری کر رہی ہیں۔ یہ سب بھی ہو گیا اور آپ نے بتانا تک گوارا نہ کیا۔"

"تم نے بھی تو نہیں پوچھا نا اور مجھے لگا تمہیں کوئی فرق ہی نہیں پڑا۔"

"آپ یہ کیسے کہہ سکتے ہیں بیٹی ہوں میں ان کی اور آپ یہ مت بھولیں کہ مجھے کڈنیپ کیا گیا تھا اور زبردستی نکاح ہوا ہے اور آپ کہہ رہے ہیں مجھے فرق ہی نہیں پڑتا۔" اُس کی آنکھیں نم ہوئیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"انورل مجھے آرام کرنے دو فلحال کے لیے یہ بحث چھوڑدو۔"وہ کہتا کروٹ بدل گیا۔وہ بھی اپنی آنکھیں صاف کرتی نیچے آگئی۔

جب سے زرون حویلی میں تھا توکسی نے بھی اسے ایک بار بھی نہیں بُلایا تھا کیونکہ بلقیس بیگم کبھی بھی اپنے پوتے کی نظر میں خود کو بری بنتی نہیں دیکھ سکتی تھیں۔وہ ایک سمجھدار اور چالاک عورت تھیں تبھی توراج کیا ہوا تھا۔لیکن ان کا راج بھی عجب تھا۔پہلے پوتی مرہال اصولوں کے خلاف تھی۔اسے بھی وہ کچھ نہ کہہ سکیں پتہ نہیں لیکن وہ کچھ نہیں کہتی تھیں شاید وہ مرہال سے بہت ہی زیادہ محبّت کرتی تھیں۔ورنہ وہ مرہال کو باآسانی قابو کر سکتی تھیں اور اب پوتا اٹھ کھڑا تھا۔کبھی کبھار وہ بے بس ہی معلوم ہوتیں۔

رات کے دس بج گئے تھے لیکن دو گاڑیاں پچھلے آدھے گھنٹے سے مسلسل ایک دوسرے کے پیچھے تیز رفتار میں چل رہی تھیں۔آگے والی گاڑی میں موجود شخص کے چہرے سے ہوائیاں اڑی ہوئی تھیں اور پورا بدن پسینے سے شرابور تھا اور پچھلی گاڑی میں موجود شخص کے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ تھی جبکہ اس کے دماغ میں غصّے کی لہریں اٹھ رہی تھیں۔

اچانک پیچھے والی گاڑی پہلی گاڑی کے آگے آکر رُکی اور پہلی گاڑی والے شخص نے اس اچانک آفتاد پر بمشکل بریک لگائی۔

Posted On Kitab Nagri

پہلی گاڑی میں موجود نوجوان نے شیشہ نیچے کرتے پُر اسرار سی مسکراہٹ گبھراہٹ ذدہ شخص کی طرف اُچھالی جو کہ اس کی پر اسرار مسکراہٹ میں چھپی دھمکی بخوبی جان گیا تھا۔

سکندر اپنی گاڑی سے اتر کر پیچھے والی گاڑی کی طرف بڑھا اور اس گاڑی کا دروازہ کھول کر احتراماً اس آدمی کو باہر نکلنے کا کہا جو کہ لگ بھگ پینتیس سال کا تھا۔وہ ڈرتا باہر نکلا اس کا خون خشک ہو گیا تھا۔وہ سکندر کو اچھے سے جانتا تھا کہ وہ کسی کو آسانی سے بخشتا نہیں ہے۔

"اب دے بھی دو وہ فلیش اور کتنا انتظار کرواؤ گے۔"اس کے چہرے پر پُر سکون مسکراہٹ تھی جیسے دونوں پُرانے دوست ہوں۔

"میں نہیں دے رہا۔"وہ ہمّت سے کہتا دو قدم پیچھے ہوا۔

"سکندر بار بار بات نہیں دہراتا آرام سے دے دو ورنہ مجھے بہت سے طریقے آتے ہیں اور ایک تو چوری اوپر سے سینہ زوری۔"

"اگر میں نے تمہیں یہ دے دی تو میرا باس مجھے نہیں چھوڑے گا۔"

"میرے پیارے بھائی اگر تم نے مجھے یہ نہ دی تو میں تمہیں کسی قابل نہیں چھوڑوں گا۔تمہاری بیوی ویسے ہی تمہاری لاعلمی پر دماغی مریضہ تو پکّا ہو ہی جائے گی بہت محبّت کرتی ہے نا تم سے اور تمہارا بیٹا بیچارا لاوارث ہو جائے گا۔"سکندر کی اطلاع پر اس آدمی نے مارے حیرانگی کے اسے دیکھا۔

"تم یہ سب کیسے جانتے ہو؟"اس کے پوچھنے پر وہ اس کی گاڑی سے ٹیک لگا گیا۔

Posted On Kitab Nagri

"دیکھو یاسر تمہیں کیا لگا تم آج ہی میری نظروں میں آئے ہو بلکہ میں پلیننگ کے مطابق آج تمہیں اپنی نظروں میں لایا ہوں۔ میرے آفیس میں کام کرتے ہر ایمپلائے پر میری نظر ہوتی ہے اور جن کی شکلیں تو مجھے اس حد تک یاد ہیں کہ اگر وہ اپنی بچپن کی تصویر یا اپنے بڑھاپے میں بھی ملیں تو میں باآسانی پہچان سکتا ہوں۔ میں نے تمہیں پہلے دن ہی پہچان لیا تھا۔ اور تمہیں صحیح موقع پر پکڑنے کا ارادہ تھا اور تمہیں کیا لگا میں تمہیں پچھلے آدھے گھنٹے سے پکڑ نہیں سکتا تھا دیکھو یہ سنسان سڑک اس پر آکر ملاقات کرنے کا اپنا ہی مزہ ہے۔" اس نے بازو پھیلا کر اس کی توجہ ارد گرد دلائی جو کہ ڈر کے مارے ارد گرد دیکھنے لگا۔ جہاں سنسان سڑک پر کسی کا نام ونشان تک نہ تھا۔ سکندر نے اس کی توجہ ہٹا کر اس کی پینٹ کی جیب سے بنا دیر کیے فلیش نکال لی۔ اس آفتاد پر اس آدمی نے پھٹی نگاہوں سے اسے دیکھا۔

"ویسے تمہارا باس کیا اتنا غریب ہے کہ میری کمپنی کا قیمتی ڈیٹا چرا کر وہ مجھے ہی غریب کرنا چاہ رہا تھا۔" اس نے ہلکے پھلکے انداز میں کہا۔

"حویلی والے غریب نہیں ہوا کرتے اور تم جیسے تم تو بالکل بھی نہیں۔" جیسے اس آدمی کو اپنی ہار ہضم نہ ہوئی ہو۔

"یاسر میرے بھائی بات حویلی کی نہیں بلکہ حلال اور حرام کی ہے اور حلال کھانے والے کبھی غریب نہیں ہوتے۔ اور ویسے بھی تم نے بھلے ساری زندگی حلال ہی کھایا ہو لیکن آج تم اپنے باس کی وفاداری

Posted On Kitab Nagri

کہہ لو یاد ھمکی میں حرام کھانے لگے تھے۔" کہتے ساتھ ہی اس نے ایک مکّا اس کے جبڑے پر رسید کیا جس پر وہ لڑکھڑا کر زمین پر گر گیا۔

یاسر نے خود کے بچاؤ کے لیے گن نکال کر اس کی طرف کی۔

"مجھے یہ فلیش دے دو ورنہ میں گولی مار دوں گا۔"اُس کی معصوم دھمکی پر سکندر بالوں میں ہاتھ پھیر تا قہقہہ لگا گیا۔

"ارے تم تو مذاق بھی کرتے ہو۔"

اس نے ہنستے اپنی پشت سے گن نکالی اور برابر میں اس پر تان کر اس کی ٹانگ پر چلا دی۔ جس پر ایک بلند چینخ کی آواز چاروں اور سنسان سڑک پر گونجی۔

"ت۔ تم بہت ظالم ہ۔ ہو س۔ سکندر۔"وہ بمشکل بول پایا۔

"اس میں کوئی شک نہیں لیکن میری بیوی کو میں بہت ٹھنڈے دماغ کا لگتا ہوں۔"

"اور ویسے بھی میں نے تمہیں اتنے دنوں سے رعایت دی یہ کافی نہیں ہے کیا۔"وہ گھٹنے کے بل اس کے برابر بیٹھتا اس کا گال تھپتھپا گیا۔ جبکہ یاسر بلبلانے لگا۔ یہ دیکھ سکندر کو ناچار ایمبولینس کو کال کرنی پڑی اور اسے اہسپتال پہنچا تا خود گاڑی لیے وہاں سے چلا گیا۔ وہ اچھے سے جانتا تھا کہ یہ کس کا کام ہے ملک وجاھت اس کام میں سب سے اوّل آتا تھا۔ وہ انہیں برباد کرنا چاہتا تھا مگر وہ ایسا بالکل نہیں کر سکتا تھا یہ فقط اس کی خواہش ہی رہ جاتی۔

Posted On Kitab Nagri

دوسال پہلے مرہال کے کہے کا یہ اثر ہو گیا تھا کہ ڈائننگ روم میں دو ٹیبل لگوادیے گئے تھے اور درمیان میں پردہ لگا دیا گیا تھا اور کھانا بھی ملازمائیں ہی سرو کرتی تھیں۔

وہ آج سب سے آخر میں لنچ کرنے آئی تھی اور کھانے کو دیکھ کر بے دلی سے ٹیبل پر بازوؤں کے اوپر سر ٹکا کر بیٹھ گئی۔ تبھی ایک ملازمہ وہاں آئی اور اسے پیغام دیا کہ سکندر صاحب اسے بُلا رہے ہیں وہ بے دلی سے اُٹھتی باہر چلی گئی۔

وہ جیسے ہی باہر گئی سامنے کھڑے افراد کو دیکھ کر اس کے چہرے کے تاثرات میں بالکل بھی فرق نہ آیا۔ سکندر بھی مہناز بیگم کے پیچھے ہی تھا۔ آج وہ چھ ماہ بعد حویلی آئی تھیں۔وہ کیسی ماں تھیں جنہیں بیٹی کی پرواہ نہیں تھی اور یہی حالات سلیمان صاحب کے بھی تھے۔وہ جن کا نام اپنے نام کے ساتھ استعمال کرتی تھی آج وہ اس کے لیے غیروں سے بھی بڑھ گئے تھے۔

مہناز بیگم نے جیسے ہی کچھ بولنے کے لیے منہ کھولا وہ پلٹ کر سیڑھیاں چڑھ گئی۔

مہناز بیگم نے پہلے اس کی پشت کو دیکھا پھر پلٹ کر فکرمندی سے سکندر کی طرف دیکھا جس نے آنکھوں سے ہی اُنہیں تسلّی دی کیونکہ سکندر ہی انہیں یہاں لایا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

مہناز بیگم باقی حویلی کی عورتوں سے مل کر جب اُس کے کمرے میں آئیں تو وہ بیڈ پر بیٹھی ہمیشہ کی طرح کسی غیر مرئی نقطے کو گھور رہی تھی۔اُس نے ایک نظر مہناز بیگم کو دیکھا پھر گھٹنوں میں سر دے گئی۔مہناز بیگم اس کے پاس بیڈ پر بیٹھ گئیں۔

"مرحال!"انہوں نے پیار سے اس کے بازو پر ہاتھ رکھا۔

"آپ یہاں سے چلی جائیں مجھے کسی سے کوئی بات نہیں کرنی۔"اس نے ان کا بازو جھٹکا۔مہناز بیگم شرمندہ ہو گئیں۔وہ بھی کیا کرتیں آئے دن انہیں نیا کیس مل جاتا۔اب اُن کا بھی یہ فریضہ تھا۔مگر وہ اپنے اصل فریضے سے زیادہ ہی کوتاہی برت گئی تھیں۔

"مرحال میں معذرت کرتی ہوں بیٹا اب تم اپنی ماما سے بھی بات نہیں کرو گی؟"لیکن جواب ندارد۔

"دیکھو جو گلہ ہے مجھ سے کرو لیکن یوں خاموش تو نہ ہو۔"

"گلہ کس بات کا گلہ اب میں نے گلے کرنے چھوڑ دیے ہیں۔جن سے گلے تھے انہیں کے ہاں تو جی رہی ہوں۔جن سے کیا کرتی تھی انہوں نے تو مجھے بُھلا دیا ہے۔"

"نہ۔نہیں ایسے کیوں کہہ رہی ہو ہم نے تمہیں نہیں بُھلایا تم ہماری بیٹی ہو۔"

"شاید آپ کو آج ہی کسی نے بتایا ہے۔"وہ سپاٹ نظروں سے زمین کو گھور رہی تھی مہناز بیگم تڑپ اٹھی تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

"مرہال مانتی ہوں کہ میں نے لاپرواہی برتی مگر تم ایسی باتیں کیوں کر رہی ہو کیا تم اپنی ماں کو معاف بھی نہیں کر سکتی۔" مہناز بیگم کی بات اس کے دل کو لگی تھی۔ وہ جھٹ ناراضگی چھوڑ ان کے سینے سے لگی پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔ مہناز بیگم کی بھی آنکھیں نم ہوئی تھیں۔

"خاموش ہو جاؤ مرہال بس مزید نہیں رونا مجھے بتاؤ کیا ہوا ہے؟"

"ماما سکندر دوسری شادی کرنے لگے ہیں۔" اس کے بتانے پر مہناز بیگم پر حیرتوں کے پہاڑ ٹوٹے۔

"کیوں وہ ایسا کیوں کرے گا؟"

"مجھے نہیں پتہ ماما میں اُنہیں کسی اور کا ہوتا ہوا نہیں دیکھ سکتی۔" وہ اُن کے سینے سے لگی پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی۔ لیکن پھر مہناز بیگم خاموش تھیں وہ پھر اپنی بیٹی کے لیے کچھ نہیں کر سکتی تھیں۔

"اسی لیے ماما مجھے حویلی والوں سے نفرت تھی۔ اسی لیے میں نے تب بھی سکندر سے شادی سے انکار کیا تھا یہ حویلی والے لوگ ہیں یہ عورتوں کے درد کو نہیں سمجھ سکتے یہاں کے مردوں کو اپنا مسیحا سمجھنا ہی سب سے بڑی غلطی ہو گی، میں اُن سے محبّت کرتی ہوں پہلے تو وہ چلے گئے لیکن اس بار ان کے دور ہو جانے کا مدّعہ ہی الگ ہے وہ کسی اور کو میرے برابر لا کھڑا کریں گے کیا انکی محبّت کسی اور کے آنے سے ختم ہو گئی۔ میں مر جاؤں گی ماما آپ کی مرہال اُسے کسے اور کا ہوتا ہوا کیسے دیکھ سکتی ہے۔ اس سے پہلے میں اندھی اور بہری نہ ہو جاؤں کہ میں اُسے کسی کے ساتھ نہ دیکھ سکوں اور کسی اور کی آواز میرے کانوں میں نہ پڑے کہ وہ کسی اور کا ہو گیا ہے۔"

Posted On Kitab Nagri

"مرہال مرہال سنبھالو خود کو۔" اچانک اس کی سسکیوں کی آواز بند ہو گئی۔ مہناز بیگم نے حیرانگی سے اسے خود سے الگ کیا۔ اُسکی آنکھیں رونے سے سوجھ گئی تھیں اور وہ بالکل خاموش ہو گئی تھی۔ جتنا آج وہ مہناز بیگم کے گلے لگ کر روئی تھی اتنا تو وہ پورے دو سال میں بھی نہ روئی ہو گی۔ اُس کے آنسو خشک ہو گئے تھے۔

"مرہال چلو تم میرے ساتھ شہر چلو دو سال ہو گئے ہیں تم کبھی باہر نہیں گئی۔"

"نہیں اب میں یہیں پر رہوں گی اب کہیں نہیں جاؤ گی۔"

"مرہال دیکھو ضد نہ کرو دیکھو تم وہاں جاؤ گی تو تمہارا مائنڈ فریش ہو جائے گا۔"

"نہیں اب نہیں جانا بس۔" وہ کہہ کر باتھ روم میں گھس گئی۔ مہناز بیگم چند پل اس جگہ کو گھورتی رہ گئیں جہاں وہ بیٹھی تھی پھر وہ روتے دل کے ساتھ اُٹھ کر چلی گئیں۔

مقدّس بیگم اس سے کمرے میں آئی تو کمرے میں گھپ اندھیرا تھا۔ انہوں نے لائیٹ چلائی تو وہ بیڈ پر لیٹی مسلسل چھت کو گھور رہی تھی۔ وہ بھی خاموشی سے اس کی ایک طرف آکر بیٹھ گئیں۔

"حیام!" انہوں نے اس کے بازو پر ہاتھ رکھ کر اسے پکارا تو وہ چونک کر اٹھ بیٹھی۔

"امّی آپ۔"

"کیا ہوا ہے کچھ دنوں سے دیکھ رہی ہوں بجھی بجھی سی ہو۔"

Posted On Kitab Nagri

"کچھ نہیں ہوا امّی۔" وہ نظریں چرا گئی۔

"نہیں کچھ تو ہوا ہے مجھے بتاؤ کسی نے کچھ کہا ہے کیا اگر کہا ہے تو میں ابھی پوچھ لیتی ہوں جس نے میری بیٹی کو رُلایا ہے۔" وہ اسے اپنے ساتھ لگا گئیں۔

"رہنے دیں امّی آپ حویلی میں رہتی ہیں۔" وہ ہنس دی۔

"میرا بیٹا آئندہ ایسی بات نہیں کرنی مائیں تو اپنی اولاد کے لیے بہت کچھ سہہ جاتی ہیں اور بڑی ہمّت بھی دکھا کر اپنے بچّوں کو سکون پہنچا دیتی ہیں۔"

"امّی وہ مائیں ہوتی ہیں اور یہ سب کچھ مائیں ہی کرتی ہیں۔"

"تم بتاؤ کس نے تمہیں رُلایا ہے؟"

"امّی مجھے کس نے رُلانا ہے ہر وقت تو یہی پائی جاتی ہوں اور ویسے بھی آج کل دل پر بوجھ سا تھا تو رونا آگیا۔اور ویسے ہی اداسی معلوم ہو رہی ہے۔" وہ ہلکے پھلکے انداز میں کہتی انہیں بے فکر کر گئیں۔ مقدّس بیگم اس کا ماتھا چوم گئیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"امّی میں ٹھیک نہیں تھی تو آپ میرا حال پوچھنے آئیں لیکن زرون لالہ کی بیوی وہ جو کہ ہم سے بھی چھوٹی ہے اسے دیکھ لیں سارا دن کام کر کے بیماری سہہ کر طنز سُن کر بھی صحیح سلامت ہے اور اس سے کوئی ہمدردی کرنے والا بھی نہیں ہے اور پھر بھی حویلی کے اصولوں میں پسی ہوئی ہے۔"

"کہہ تو تم صحیح رہی ہو۔"

Posted On Kitab Nagri

"امّی میرے صحیح یا غلط کہنے سے کچھ نہیں ہوتا آپ کی وہ بہو ہیں اب وہ آپ کی بھی بیٹی ہے آپ اُس کا خیال رکھا کریں۔"وہ سمجھداری سے کہہ گئی۔

"اچھا بابا اچھا۔"وہ کہتی اُٹھ گئیں۔اور کمرے سے باہر نکل گئی۔انہیں اس چیز کا بڑی شدّت سے احساس ہوا تھا۔کہ وہ واقع ہی اس کے ساتھ غلط کر گئی تھیں۔

"مرہال سلیمان خان!" سکندر اونچی آواز میں اُس کا خوبصورت نام پُکارتا ہوا اندر داخل ہوا۔وہ جو جائے نماز پر بیٹھی ہوئی تھی خود کا نام پکارے جانے پر اُس نے پلٹ کر بھی اسے نہ دیکھا۔سکندر اس کے دائیں طرف صوفے پر ٹانگ پر ٹانگ جما کر بیٹھ گیا۔اور اُسے دیکھنے لگا۔

"نکاح سے پہلے بھی وہ اُسے جاناں کہتا تھا اور وہ اس قدر بدل گیا تھا کہ اُس کا نام لینے لگا پہلے تو مرہال نے کبھی اپنا نام اُس کی زبان سے نہیں سُنا تھا۔"وہ سوچوں کو جھٹکتی جائے نماز سے اُٹھ گئی۔اُس نے جائے نماز تہہ لگا کر اس کی جگہ پر رکھا اور ڈریسنگ ٹیبل سے چیزیں صحیح کرنے لگی۔

"کوئی کام تھا آپ کو؟" آخر اُس نے پوچھ ہی لیا تھا۔سکندر کے چہرے پر ہلکی سی مسکان رقص کر گئی۔اُس نے سر جھٹکا اور موبائل نکال لیا۔

"تم تیاری کر لینا آج میں تمہیں کسی سے ملوانے جا رہا ہوں۔"سکندر کے الفاظ پر اس کے ہاتھ سے پرفیوم کی بوتل گری جو کہ زمین پر کارپٹ بچھے ہونے کی وجہ سے نہ ٹوٹی۔

Posted On Kitab Nagri

"کب جانا ہے؟"

"ابھی چلتے ہیں کیونکہ پھر دیر ہو جائے گی۔"

"ہوں ٹھیک ہے۔"

"تم پنک کلر کا ڈریس پہننا۔" سکندر کی فرمائش پر وہ پلٹی۔

"میں آپ کی بات کیوں مانوں؟"

"یہ بات اب تم نہیں کر سکتی کیونکہ اب تم میری پابند ہو۔"

"اووو جو آپ کا حکم سکندر حیات خان۔" اس نے زبردستی کی مسکراہٹ اُس کی طرف اُچھالی سکندر خود کا پورا نام پکارے جانے پر کُھل کر مسکرایا۔

"میں باہر انتظار کر رہا ہوں جلدی آجانا۔" اُس نے کوئی جواب نہ دیا اور کپڑے نکالنے لگی سکندر بھی جلدی میں فون کان کو لگاتا باہر نکل گیا۔

"جی ملک صاحب کیسے یاد کیا؟" وہ سیڑھیاں اُترنے کے ساتھ ایک بھرپور نظر ہال پر ڈالتا مقابل کے جواب پر مُسکرا اُٹھا۔

Posted On Kitab Nagri

"اچھا.جی تو خبر کر دی آپ کے مخبر نے لیکن بڑی دیر کر دی حالانکہ اُس واقعے کو تو دو دن گزر چکے ہیں بہت سست ہیں آپ کے آدمی۔" وہ اندرونی دروازے سے پورچ میں آگیا۔اور دور سے ہی ڈرائیور کو گاڑیاں نکالنے کا اشارہ کیا۔

" بھئی آپ نے یہ پنچ حرکت کر کے بڑا مایوس کیا ہے میری تو یہی رائے ہے کہ یا تو کوئی اچھا کام کریں یا جاسوس اچھی نسل کے رکھ لیں۔ لیکن آپ کے پہلے جاسوس کی ہمّت کی تو داد دینی پڑے گی میری دہشت کے باوجود مجھ پر گن تان گیا اور میرے لیے کیا بُرا تھا دو سال ہو گئے تھے کسی پر گولی نہیں چلائی تھی سو اپنی دلی تمنّا کو بڑے احسن انداز سے پورا کیا۔ آ۔ آ۔ آ ابھی فون بند مت کریے گا ایک اور بات خود محنّت کرنا سیکھیں خود سے بڑے کی ٹانگ کھینچنے سے آپ بڑے نہیں ہو جائیں گے بلکہ آپ اور بھی چھوٹے کہلائیں گے۔" وہ کہتا فون کھٹاک سے بند کر گیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ گاڑی کے پاس کھڑا موبائل استعمال کر رہا تھا۔جب وہ اندرونی دروازے سے نکل کر پورچ میں داخل ہوئی۔ سکندر نے موبائل سے نظریں اُٹھا کر اُسے دیکھا اور یک ٹک اُسے دیکھنے لگا۔

بے بی پنک گھٹنوں تک آتی فراک کے ساتھ ہم رنگ شلوار اور ہم رنگ ہی ڈوپٹّہ سر پر ٹکائے، بے بی کٹ بال ہنوز ماتھے پر ہی تھے، خوبصورت چہرے پر گول کالی آنکھیں اُسی پر ہی تھیں۔ وہ اُس کے پاس

Posted On Kitab Nagri

آ کر رُکی اور مُسکرا کر اُسے دیکھا جو کہ بلیو تھری پیس میں نِک سِک سا تیار کھڑا آنکھوں میں محبّت سموئے اُسے دیکھ رہا تھا۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

"چلیں۔" مرہال کے کہنے پر وہ دونوں پچھلی سیٹ پر براجمان ہو گئے۔ اور ڈرائیور نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی اور تین گاڑیاں حویلی سے آگے پیچھے نکلیں۔

بلقیس بیگم نے حویلی میں اعلان کر دیا تھا کہ روح کی شادی شیر ام سے اور ازمیر کی ہونے والی بیوی رُشبا کے بھائی سے حیام کی شادی ہو گی۔ سب کے پاؤں کے تلے زمین ہی کھسک گئی۔ رُشبا ساتھ والے گاؤں کے جاگیرداروں کی بیٹی تھی اور اُس کا ایک ہی بھائی تھا علیم خان۔

یہاں پر بھی بلقیس بیگم نے اپنا دماغ لگایا تھا۔ زوریز کے ساتھ وہ رشتہ کر نہیں سکتی تھیں کیونکہ ان کو شاہد صاحب کے انداز کا علم تھا اور اپنی نواسی کو وہ باہر بھیج نہیں سکتی تھیں۔

بلقیس بیگم نے جو فیصلہ کیا تھا وہ اس فیصلے پر بالکل بھی رضامند نہیں تھا۔ اس کے دماغ میں صرف اور صرف حیام کا چہرہ ہی چل رہا تھا اور اسی کی باتیں گونج رہی تھیں۔ وہ بیڈ پر آنکھیں بند کیے اسی کے بارے میں سوچ رہا تھا تبھی اس کی آنکھوں کے سامنے اس کی روتی آنکھیں گھومیں اور وہ آنکھیں کھول کر جھٹکے سے اٹھ بیٹھا اور گہرے گہرے سانس لینے لگا۔

"اگر وہ کسی اور کا ہو گا تو وہ بھی کسی اور کی ہو جائے گی کیا؟" اس کے ذہن میں سوال گونجا۔

Posted On Kitab Nagri

"تو کیا وہ تمہاری ہی رہے تم نے بھی تو اس کی محبّت کو ٹھکرایا ہے۔" دل سے آواز آئی تو وہ دل تھام گیا اور حقیقت سے بچنے کے لیے باتھروم میں بند ہو گیا۔

اُن کی گاڑیاں ایک ریسٹورینٹ کے باہر پارکنگ ایریا میں رُکیں۔ مرہال کے ذہن میں بہت سی یادیں گھومیں۔ یہ وہی ریسٹورینٹ تھا جہاں دردانہ کی برتھ ڈے منائی گئی تھی اس ریسٹورینٹ میں وہ اکثر پائی جاتی تھی۔ پھر سکندر اور اس کی لڑائی کے الفاظ۔"

"تم صرف اور صرف میری ہو۔" سکندر!" کسی کے دروازہ کھولنے پر وہ چونک کر ہوش کی دُنیا میں آئی۔ سب یادیں یادیں ہی رہ گئی تھیں جنہیں وہ سوچنا بھی نہیں چاہ رہی تھی۔ سکندر باہر نکلا اور اس نے دور کھڑی ایک لڑکی کو اشارہ کیا۔ مرہال ابھی گاڑی میں ہی تھی۔ ایک لڑکی سکندر کے سامنے آکر کھڑی ہو گئی۔ سکندر اس کے آگے تھا اس لیے مرہال کو اس کا چہرہ نظر نہیں آرہا تھا۔ سکندر اس سے مسکرا مسکرا کر باتیں کر رہا تھا اور پھر اس نے مرہال کے لیے دروازہ کھولا اور وہ اپنا ڈوپٹہ سنبھالتی جیسے ہی باہر نکلی سامنے کھڑی لڑکی کو دیکھ کر اُسے دھچکا لگا۔ وہ لڑکھڑا کر ایک قدم پیچھے ہوئی۔

کالی ٹخنوں تک آتی فراک کے ساتھ، سُنہری ڈوپٹہ نفاست سے سر پر اوڑھے وہ کوئی اور نہیں بلکہ دردانہ تھی۔ اس کے ہوش وہواس میں بھی نہ تھا کہ وہ یوں اس کے سامنے بھی آئے گی۔ اُس نے کتنا

Posted On Kitab Nagri

کچھ سہا تھا دوستی نے اسے برباد کر کے رکھ دیا تھا۔ اور اُس نے اُن کے خلاف ایکشن لینے سے بھی منع کر دیا تھا۔

مرہال نے ایک زوردار تھپڑ دردانہ کے گال پر رسید کیا جس پر اس کا چہرہ ایک طرف لٹک گیا۔ سکندر نے اُس سر پھری کو دیکھا جو کہیں بھی شروع ہو جاتی تھی۔

دردانہ آنسوؤں سے نم آنکھیں لیے اس کا غصّے سے آگ بگولہ چہرہ دیکھ رہی تھیں۔

"دیکھ لو حیرانگی ہوئی ہے نا دیکھ لو اچھے سے۔ دیکھو مرہال سلیمان خان زندہ ہے، دیکھو میرے اندر سے کچھ ختم نہیں ہوا ویسی ہی ہوں۔ جسے لوگ اکڑ اور مغروری کہتے تھے آج بھی ویسے ہی ہے اور یہ بھی دیکھو کہ نہ ہی میں دُشمنی سے ٹوٹی ہوں اور نہ ہی دوست کی غداری سے۔" اسے سب سے زیادہ حیرت اس بات کی ہوئی تھی کہ اگر سکندر نے شادی کے لیے لڑکی کو ڈھونڈا ہی تھا تو وہ بھی اسے پوری دُنیا میں دردانہ ہی ملی تھی۔ جبکہ سکندر اس کے الفاظ کو سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا۔ دردانہ نے بولنے کے لیے منہ کھولا ہی تھا کہ مرہال نے روک دیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"میں کچھ بھی سننے کے موڈ میں نہیں ہوں مجھے کسی کی بھی دلیل نہیں چاہیے، اب بھروسہ نہیں رہا جسے سب سے قریب سمجھا وہی دھوکہ دے گیا، اب میں مزید ان چکروں میں نہیں پڑ سکتی۔ بھئی سب لوگوں نے ہی بیوقوف سمجھ لیا۔ وہ کہتی گاڑی میں بیٹھ گئی۔ لیکن اس کے الفاظ دردانہ اور سکندر کے دل

Posted On Kitab Nagri

پر یکساں لگے تھے۔ سکندر نے دردانہ سے کچھ نہیں کہا اور خاموشی سے گاڑی میں بیٹھ گیا۔ دردانہ بھی وہاں سے چلی گئی۔

"اکرم دو منٹ کے لیے ذرا باہر جانا۔" سکندر نے ڈرائیور کو حکم دے کر باہر بھیجا۔ اور اس کی طرف متوجہ ہوا جو کہ گہرے سانس لے رہی تھی۔

"میں نے سُنا تھا کہ تم نے خود سے انا کو مار ڈالا ہے مگر۔۔۔"

" صحیح سُنا ہے آپ نے میں نے خود سے انا کو مار ڈالا ہے مگر آپ سے محبّت نہ کرنے کی انا ابھی بھی میرے اندر محفوظ ہے۔" اس کی بات پر سکندر نے بالوں میں ہاتھ پھیرتے خود کو کمپوز کیا۔ پھر اس کی بازو کو مروڑ کر اس کی پشت سے لگا گیا۔

"سیدھی طرح کیوں نہیں کہہ دیتی کہ محبّت کرتی ہو مجھ سے۔"

"کاش کہ میں یہ کہہ پاتی لیکن شکر ہے کہ میں نے آپ سے محبّت نہیں کی ورنہ میں آپ کی بے وفائی کے غم میں ہی ماری جاتی۔" مرہال نے اتنی بڑی بات سکندر کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہتے اس کی بجائے خود کو زیادہ باور کروانے کی کوشش کی تھی۔

"یوں دل کو مار کر خود کو اذیت دے کر کچھ نہیں ہو گا تم ایک بار بھی کہہ دو گی تو سکندر کبھی تم سے دوسری شادی کی بات نہیں کرے گا۔"

Posted On Kitab Nagri

"کیوں سکندر کی بس اتنی ہی ہمّت تھی کہ وہ مرہال سلیمان خان کی محبّت کا بھیکاری ہو گیا اور وہ مرہال کے اقرار پر کچھ بھی کر سکتا ہے اور ویسے بھی آپ دوسری شادی کریں یا تیسری مجھے اس سے فرق نہیں پڑتا ہاں مگر لڑکی تو وفادار ڈھونڈ لینی تھی۔" اس کی بات سکندر کی برداشت سے باہر تھی اس نے گرفت مضبوط کی مگر مرہال کے ماتھے پر ہلکے سے بل عیاں ہونے کے علاوہ اس کی کوئی آواز نہیں نکلی تھی۔

"ڈھونڈھی تو تھی بڑی وفادار نکلی آج تک میرے نام پر بیٹھی ہے۔" شاید آج دونوں نے ہی خود کے زہریلے الفاظ سے ایک دوسرے کو گھائل کرنے کی ٹھان لی تھی۔ دونوں کی آنکھوں میں نہ کہیں غصّہ تھا نہ ہی پانی بس دونوں ہی عشق اور محبّت کے آڑے آ چکے تھے۔

"اس سے پہلے کہ وہ کچھ بولتی سکندر کا فون بجا اور وہ اس کا بازو چھوڑتا فون کان کو لگا گیا۔ مرہال نے ایک غلط نظر بھی اپنی کلائی پر نہ ڈالی اور شیشے سے باہر دیکھنے لگی۔ مرہال کا ماضی گواہ تھا کہ سکندر نے کبھی اس سے ایسے بات نہیں کی تھی۔ آج مرہال نے اُس کا دل دُکھایا تھا لیکن مرہال کے دل کا کیا وہ جتنی مرضی بہادر بن لیتی لیکن وہ تھی تو ایک محبّت کی پیکر لڑکی ہی نا۔

وہ لوگ حویلی پہنچے تو وہاں سُناٹا چھایا ہوا تھا۔ روح کے ذریعے ساری وجہ معلوم ہوئی تو اُسے پھر اپنے سے بڑا ان دونوں بہنوں جیسی کزنز کا غم لگا۔ وہ فریش ہو کر بیٹھی ہی تھی کہ اس کا فون بجا۔ اس نے بنا

Posted On Kitab Nagri

نمبر دیکھے فون پک کر کے کان کو لگایا تو آگے سے تسلیم بیگم بات کر رہی تھیں۔ رسمی سلام دعا کے بعد تسلیم بیگم نے مدّعے کی بات کی۔

"مرہال امّاں بیگم نے ہم سے بنا پوچھے ہی روح اور حیام کا رشتہ کر دیا۔ ہمارا کوئی حق نہ تھا کیا ہم روح کو اپنے گھر کی بیٹی بنا کر نہیں لا سکتے تھے کیا۔ امّاں بیگم نے ہمیشہ خود کی مانی ہے۔ شاہد صاحب بھی غصّہ ہو رہے تھے۔ اب تم ہی بتاؤں کہ میں کیا کروں تم ہی اپنی دادو کو مناؤ۔"

"پھوپھو آپ پریشان نہ ہوں میں ساری وجہ معلوم کرتی ہوں۔ پھر آپ کو بتاتی ہوں۔" مزید ایک دو باتوں کے بعد اُس نے فون بند کر دیا اور گہرا سانس خارج کرتی تکیے پر سر ٹکا گئی۔

"کتنی خوبصورت قسمت ہے مرہال کہ جب سکون ہوتا ہے تو سکون ہی ہوتا ہے لیکن جب مشکلات آتی ہیں تو ٹرک بھر کے آتی ہیں شاید یہ میرے ساتھ ہی نہیں بلکہ سبھی کے ساتھ ہوتا ہے۔" خود سے ہمکلام ہوتے اس کی نظر بازو پر پڑی اور ایک بار پھر اسے کچھ دیر پہلے کا واقعہ یاد آ گیا۔

زوریز نے اپنے ماں باپ کو اپنی محبّت کے بارے میں پہلے ہی بتا دیا تھا تبھی انھوں نے مزید پڑھائی کے لیے باہر بھیج دیا تا کہ وہ کچھ بن جائے پھر وہ امّاں بیگم سے روح کے رشتے کی بات کر لیں گے کیونکہ شاہد صاحب کو بھی وہ سمجھدار لڑکی اچھی لگتی تھی۔ اب جب وہ آیا تو نیا مسئلہ درپیش تھا۔

Posted On Kitab Nagri

مقدّس بیگم کافی دیر حیام کی باتوں پر سوچ بچار کرتی رہیں پھر اس کے کمرے کی طرف بڑھ گئیں۔

"انورل کیسی طبیعت ہے اب تمہاری؟" مقدّس بیگم اس کے کمرے میں آئیں تو وہ اکیلی بیڈ پر بیٹھی ہوئی کوئی اردو کی کتاب کا مطالعہ کر رہی تھی۔ ان کی آمد پر وہ جلدی سے سیدھی ہوئی اور انہیں بیڈ پر بیٹھنے کو کہا۔ انورل حیران تو تھی مگر اسے خوشی ضرور محسوس ہوئی تھی۔

"ج۔جی میں ٹھیک ہوں آپ بتائیں کوئی کام تھا تو میں آجاتی۔"

"کیوں بھئی تم میری ملازمہ ہو جو تم ہی آؤ گی اگر مجھے کام ہے تو ظاہر سی بات ہے مجھے ہی آنا چاہیے۔ خیر تمہاری طبیعت کے بارے میں ہی دریافت کرنے آئی تھی۔"

" صحیح۔ "وہ کہتی نظریں جھکا گئی۔ مقدّس بیگم اس سے بات کرنے کے لیے انگلیاں چٹخانے لگیں پھر ہمّت کرتی بول ہی گئیں۔

"میں اپنے رویّے پر شرمندہ ہو مجھے معاف کر دینا ہماری وجہ سے تمہاری یہ حالت ہو گئی۔"

"ارے آپ بھی کمال کرتی ہیں۔ ایسی باتیں نہیں کرتے بڑوں سے بھی تو غلطیاں ہو ہی جاتی ہیں پھر کیا ہوا۔" وہ تڑپ کر ان کے ہاتھ پکڑ گئی۔

"پتہ نہیں لیکن ہم بھی عورتیں ہو کر دوسری عورت پر ظلم ڈھاتی ہیں اس کی ذات کو حقیر قرار دیتی ہیں حالانکہ قتل اس عورت نے تو نہیں بلکہ اس کے گھر میں موجود مردوں نے ہی کیا ہوتا ہے لیکن مجھے یقین ہے تمہارے باپ نے ایسا نہیں کیا ہو گا۔" وہ ان کی بات پر حیران ہوئی۔

Posted On Kitab Nagri

"آپ کو ایسا کیوں لگتا ہے؟" شاید وہ اپنے باپ کے اچھے کردار کی گواہی سننا چاہتی تھی۔

"دیکھو بیٹا میں نہ تو تمہیں جانتی تھی اور نہ ہی کبھی تمہارے باپ کو دیکھا ہے لیکن اب تمہیں دیکھ کر اس بات کی ضرور گواہ ہوں کہ وہ ایک نیک انسان ہی ہو گا۔"

"ہائے آپ نے تو میرا دل خوش کر دیا۔" وہ کہتی ان کے ساتھ لگی تو وہ بھی اس کے گرد بازو کرتیں مسکرا دیں۔

زرون شہر چلا گیا تھا اور واپسی کا فلحال کوئی ارادہ نہیں تھا۔ بلقیس بیگم کے ظلم کا سیدھا نشانہ انورل کی طرف ہی تھا۔ ابھی وہ کھانا بنا کر کچن سے نکلی ہی تھی کہ بلقیس بیگم نے اُسے بلایا۔

آسمانی رنگ کی قمیض شلوار پر ہم رنگ ڈوپٹہ سر پر اوڑھے وہ بلقیس بیگم کے سامنے آکر کھڑی ہوئی۔

"ج۔جی۔"

"اے لڑکی تیرے بڑے پر نکل آئے ہیں جمعہ جمعہ آٹھ دن نہیں ہوئے اس حویلی میں آئے ہوئے تو نے اس حویلی کے لڑکے کو ہی اپنی طرف کر لیا اور میرے سامنے لا کھڑا کیا تو یہ بات مت بھول کہ تو ونی ہو کر آئی ہے جا جا کر سارے برتن دھو۔"

"میں ابھی کچن سے آئی ہوں اور میں بھی تو انسان ہی ہوں۔" آج اس کے پاس پچھلی بار کی طرح محافظ نہیں تھا۔ بلقیس بیگم نے طیش میں آکر اس پر ہاتھ اُٹھایا۔

Posted On Kitab Nagri

"مرہال، مرہال بیٹا آج پھر تمہاری دادو نے اُس لڑکی کے ساتھ نیا دھنگل تیار کر لیا ہے آج زرون بھی گھر پر نہیں ہے تم روکو انہیں۔ آج مجھے امّاں بیگم زیادہ غصّے میں لگ رہی ہیں۔" صابرہ بیگم نے فکر مندی سے اسے بتایا وہ جو کھڑکی سے لگی باہر کے منظر میں محو تھی ان کی بات پر پلٹی۔

"پھوپھو تو یہ سب آپ مجھے کیوں بتا رہی ہیں اس حویلی میں بہت سے افراد ہیں وہ سب اندھے ہو گئے ہیں کیا؟"

"دیکھو مرہال وہ معصوم بچّی ہے۔"

"پھوپھو میں کچھ نہیں کر سکتی خواہ مخواہ دادو مجھے ہی قصوروار کہیں گی۔ میرا ایسا کوئی موڈ نہیں ہے فلحال۔"

"ٹھیک ہے مرہال پہلے تو تم یوں پیچھے نہیں ہٹتی تھی اب کس سے ڈر رہی ہو۔ تم یاد رکھو کہ تم نے سکندر کے لیے خود کو بدلا ہے لیکن جب سکندر کو ہی فکر نہیں ہے تو تم کیوں اس کی فکر میں ہلکان ہوتی پھر رہی ہو، وہ لڑکی تمہاری بہنوں کی طرح ہی ہے کیا تم اپنی بہن کو بھی یوں ہی تن تنہا چھوڑ دیتی۔" صابرہ بیگم کے الفاظ اس کے دل پر لگے تھے۔

"ہاں اس نے سکندر کے لیے خود کو بدلا تھا لیکن وہ کیا کر رہی تھی۔" اس کے دماغ میں سوچ گھومی اور وہ جلدی سے باتھ روم میں گھس گئی۔

Posted On Kitab Nagri

اس سے پہلے کہ بلقیس بیگم اس کے منہ پر تھپڑ رسید کرتیں کسی نے ان کا ہاتھ روک دیا اور وہ ہاتھ کسی اور نے نہیں بلکہ انورل زمان خان نے پورے حوصلے کے ساتھ روکا۔

"نہیں آپ یہ غلطی نہیں کر سکتیں میں آپ کی کوئی ملازم نہیں ہوں اور نہ ہی آپ کا مجھ پر اتنا حق ہے میرے والدین نے آج تک میرے اوپر ہاتھ نہیں اٹھایا تو آپ کون ہوتی ہیں۔" انورل کو شدید غصّہ تھا اور ہوتا بھی کیوں نا وہ ایک پڑھی لکھی جدید طرز عمل کے مطابق زندگی گزارنے والی لڑکی تھی۔

بڑی بیگم نے اسے دھکا دیا اور وہ زور سے نیچے جا گری۔ہاتھ زور سے زمین پر لگنے کی وجہ سے جلنے لگے تھے اور آنکھیں نم ہو گئیں۔

"سب دروازے کھڑکیاں بند کر دی جائیں آج یہ لڑکی زندہ نہیں بچے گی اس نے بلقیس بیگم کی انا کو للکارا ہے۔" بلقیس بیگم نے ملازمین کو حکم دیا یہ پہلا واقعہ تھا جو حویلی کے اندرونی حصّے میں ہونے جا رہا تھا۔روح اور حیام ایک پلّر کے پیچھے چھپ گئی تھیں۔باقی عورتیں ڈر کے مارے اپنے کمروں میں چلی گئی تھیں افسوس کہ مقدّس بیگم اس کے لیے کچھ نہیں کر سکتی تھیں۔مرد تو کوئی حویلی میں تھا ہی نہیں۔

انورل کی آنکھوں کے سامنے خوف کے سائے منڈلانے لگے وہ ڈر کر پیچھے ہوئی۔

Posted On Kitab Nagri

"تم نے اچھا نہیں کیا اب میں بتاتی ہوں کہ اس کا نتیجہ کیا ہوتا ہے جب تمہیں کتّوں کے آگے ڈالا گیا تب تمہیں پتہ چلے گا کہ کتنا مہنگا پڑ سکتا تھا آج تمہیں بچانے کے لیے کوئی نہیں آئے گا۔" انورل تو خیال میں ہی خود کا انجام سوچ کر تھر تھر کانپنے لگی۔ بلقیس بیگم اس کی طرف بڑھی ہی تھیں کہ ان کے قدموں کو مرہال کی آواز نے روکا۔

"یہ کیا ہو رہا ہے؟" ایک تیز نسوانی آواز وہاں موجود سبھی کے کانوں میں گونجی۔ سب نے بیک وقت پلٹ کر اسے دیکھا جو کہ گھٹنوں تک آتے بلیک فراک کے ساتھ ہم رنگ پینٹ پہنے اور سفید ڈوپٹہ گلے میں ڈالے بالوں کی ٹیل پونی کیے جبکہ بے بی کٹ بال ہنوز ماتھے پر ہی تھے بہت ہی مزے سے چپس کھا رہی تھی وہ دو سال بعد آج پھر اپنے پرانے حلیے میں تھی۔ بلقیس بیگم نے حیرانگی سے پہلے اسے دیکھا پھر اس کے پیچھے کھڑی ملازمہ کو گھورا کہ وہ یہاں کیسے آ گئی۔

"مرہال تم جاؤ یہاں سے تمہیں کچھ نہیں پتہ۔"

"میں کیوں جاؤں یہاں سے بلکہ میں ایک رائے دیتی ہوں گن لیں سیدھی گولی دماغ میں ماردیں بھئی زیادہ محنّت تو نہیں کرنی پڑے گی نا۔" مرہال کے مشورے پر انورل کی سانسوں کی رفتار مزید دھیمی ہو گئی اور آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔ اس نے اس حویلی میں اس لڑکی کو پہلی بار دیکھا تھا اور وہ بھی ایسے حلیے میں۔ وہ بہت خوبصورت تھی مگر وہ باتیں بہت عجیب کر رہی تھی۔

"مرہال!"

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"کیوں مشورہ پسند نہیں آیا دادو میں نے تو آپ کا کام ہی آسان کر دیا ہے آج میرے سامنے بھی مار کر دکھایئے نا کہ آپ کیسے مارتی ہیں یا ایویں ہی آپ کی بہادری کے چرچے ہیں۔" روح اور حیام نے اس کی عقل پر بے اختیار خود کا ماتھا پیٹا۔

Posted On Kitab Nagri

"مرہال تم جاؤ۔"اس نے چپس کا خالی پیکٹ ملازمہ کو پکڑایا۔

"تمہیں سمجھ۔۔۔"اس سے پہلے کہ وہ کچھ بولتیں ایک دھاڑ سب کے کانوں میں گونجی۔

"کیا مرہال اور کیا سمجھ، یہ سب کیا ہو رہا ہے یہ سب لوگ اندھے ہو سکتے ہیں مگر میں نہیں اگر آپ کے اندر سے انسانیت ختم ہو گئی ہے تو میرے اندر ابھی بھی زندہ ہے۔"وہ سیڑھیاں اتر کر نیچے آئی۔

"مرہال تم اس لہجے میں مجھ سے بات نہیں کر سکتی۔"

"اچھا میں نہیں کر سکتی تو آپ بھی کون ہوتی ہیں کسی کی ناحق جان لینے والی۔"اس نے انورل کو کندھوں سے پکڑ کر ایک سائیڈ پر کیا جو کہ ابھی بھی تھر تھر کانپ رہی تھی۔

"بھئی مجھے نہیں پسند یہ حویلی یہ اصول آپ مجھے بار بار غصّہ مت دلوایا کریں میری زندگی میں پہلے بھی بہت سی پریشانیاں ہیں۔ آپ کا بڑا پوتا سکندر حیات خان دوسری شادی کر رہا ہے آپ اسے کچھ نہیں کہہ رہیں اسے مارنے لگی ہیں۔ دیکھیں دادو چھوڑ دیں ان اصولوں کو۔ آپ میں اور ساتھ والے گاؤں کے ملکوں میں کیا فرق ہے آپ سب لوگ ایک جیسے ہیں کیا ہو گیا ہے؟ دو دن زندگی کے ہیں سکون سے جی لیں یہ اصولوں میں کچھ نہیں رکھا۔ یہ ونی کر کے لانے میں کونسا سکون ملتا ہے اُلٹا گناہ ہی ہوتا ہے بلاوجہ ظلم کرنے پر اب آپ اس لڑکی پر تبھی ہاتھ اٹھائیں گی جب آپ پروف کر دیں گی کہ اس کے باپ نے ہی آپ کے داماد کو مارا ہے بھئی طبعی حادثہ بھی ہو سکتا ہے۔"وہ آگ بگولہ بول رہی تھی

Posted On Kitab Nagri

اور ہر کوئی اسے سن رہا تھا۔اس کے اعصاب پھر سے شل ہو رہے تھے۔بلقیس بیگم کی تو نظریں ہی نہیں اٹھ رہی تھیں۔

"یہ چھوڑ دیں اصولوں کو بیچ میں لانا آپ لوگ اپنے اندر کی بُرائی کو باہر لا کر سارا ملبہ اصولوں پر ڈال دیتے ہیں بس کر دیں تنگ آگئی ہوں یہ نہ ہو کہ کسی دن میں ویسے ہی مر جاؤں۔"آخری الفاظ ادا کرنے کے ساتھ ہی وہ زمین پر ڈھیر ہو چکی تھی۔سب ہی اس کی طرف فکر مندی سے بڑھے۔

اب بس بھی کر جا سکندر پچھلے آدھے گھنٹے سے ادھر سے ادھر چکّر نکال رہا ہے۔"وہ ایک فلیٹ کے لاؤنج میں موجود تھے۔زرون صوفے پر بیٹھا کب سے خود کے سامنے چکّر نکالتے سکندر کو دیکھ رہا تھا۔

"کیا کروں میں زرون وہ مان ہی نہیں رہی اس کی انا ہی ختم نہیں ہو رہی۔"

"خیر میں کیا کہوں تجھے تو نے بھی کچھ کمی نہیں کی تھی اس کے ساتھ بڑے حوصلے والی ثابت ہوئی ہے۔"

"یار تو مجھے حوصلہ دینے کی بجائے یا مشورہ دینے کی بجائے اس کی صفتیں بیان کر رہا ہے۔"

"میں تجھے کیا کہوں تجھے خود ہی سدھارنا پڑے گا سب اب میں تیرے اور تیری بیوی کے درمیان آتا اچھا تو نہیں لگتا نا۔"وہ صفاچٹ جواب دیتا ایک طرف ہوا۔سکندر نے اسے گھورا پھر دماغ چلانے لگا۔

"میں نے سوچا تھا پاکستان جاؤں گا سب ٹھیک ہو گیا ہو گا مگر یہاں تو کام اور بھی بگڑ گیا۔"

Posted On Kitab Nagri

"بھائی یہ جو کام بگڑا ہے نا یہ تو نے بگاڑا ہے یہ یاد رکھ اس پر ڈالنے کی ضرورت نہیں ہے اور یہ دوسری شادی کا شوشہ چھوڑنے کی بھلا کیا ضرورت تھی۔"

"بھئی کیا میں دوسری شادی نہیں کر سکتا بھئی میرا حق ہے۔"

"بے غیرت انسان میں سب جانتا ہوں تمہارے ڈرامے اگر تجھ سے میری دوستی نہ ہوتی تو میں تجھے بتاتا۔"

"کبس کر بس کر۔" وہ کہتا پھر سوچ میں گم ہو گیا۔ ابھی کچھ دیر ہی گزری تھی کہ اسے فون پر جو اطلاع ملی وہ سن کر بھاگا اور اس کی پھرتی دیکھ کر زرون بھی پیچھے ہی نکل گیا۔

مرہال کی بیہوشی کا سن کر سکندر دو گھنٹے کا فاصلہ ایک گھنٹے میں طے کر کے حویلی پہنچا اور سیدھا اس کے کمرے میں داخل ہوا جہاں وہ دوائیوں کے زیرِ اثر سو رہی تھی۔ اس نے باہر آ کر روح سے پوچھا تو اس نے فٹافٹ ساری کہانی اسے سنا دی۔ اب تو اسے چیک کرنے والی ڈاکٹر بھی اکتا گئی تھی اور کچھ بول بھی نہ پائیں کہ حویلی والوں کا کیا بھروسہ۔

وہ اس کے بیڈ پر جا کر بیٹھ گیا اور اس کے شفاف چہرے کو دیکھنے لگا جہاں ابھی بھی ہلکے ہلکے بل تھے۔

وہ ہوش میں آئی تو سکندر کو سامنے ہی پایا۔ سکندر اُسے ہوش میں دیکھ کر اس کے بال سہلانے لگا۔

Posted On Kitab Nagri

"کیوں کرتی ہو اتنا غصّہ جب پتہ ہے کہ بیمار ہو جاتی ہو ریلیکس رہا کرو۔" وہ سکندر کو جواب میں کہنا تو بہت کچھ چاہتی تھی مگر فلحال اس کا ارادہ نہیں تھا کہ وہ بحث کرتی۔

چلو اٹھو تمہیں باہر گھما پھرا کر لاؤں ذہن کو سکون ملے گا۔" سکندر نے اسے بازو سے پکڑ کر اٹھایا اور باہر لے گیا۔

"ویسے جو بھی ہے دادی خان تو ظلم کرنے میں بھی حد کر گئی ہیں۔ پہلے اسے زبردستی ونی قرار دے دیا پھر سارا دن کام کروا کروا کر بیمار کر دیا، نہ تو کسی سے بات کرنے دیتی ہیں اور اب یہ آج اگر مرہال نہ آتی تو کیا ہوتا بیچاری کا اس کی لاش ہی ملتی اب مرہال نے تازہ تازہ کر دی ہے تو دادی خان کچھ دن سکون میں رہیں گی۔" حیام نے کمرے میں آتے اپنا تبصرہ ہمیشہ کی طرح روح کے گوش گزارا۔

"تمہاری بات میں بالکل بھی شک نہیں اور تمہیں یاد ہے وہ جب ایک ملازم نے دادی خان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کسی بات کا جواب دیا تھا جو کہ بیچارے کے حق میں ہی تھی تو دادی خان نے کیا کیا تھا۔"

"یاد ہے یاد ہے اتنا شیر وسے پٹوایا کہ بس موت ہی ایک رہ گئی تھی ورنہ کوئی کسر نہ بچی تھی۔"

"توبہ ہے دادی خان سے۔"

Posted On Kitab Nagri

"ویسے ایک بات کہوں دادی خان نے صحیح مرہال کو محبوب پوتی بنایا ہے جتنا چلا کر وہ جواب دیتی ہے اتنی ہمّت تو سکندر لالہ میں بھی نہیں ہے۔"حیام کی بات پر دونوں ہنس دیں۔

"بس یوں ہی سارا دن تم دونوں گپّے مارتی رہنا ہے تم دونوں کو کوئی اور کام نہیں یہ نہیں ہوتا کہ جا کر اپنی ماؤں کے ساتھ کام کروالیں۔"صابرہ بیگم نے کمرے میں داخل ہوتے انہیں ڈپٹا۔

"ہم کیوں کروائیں کام جب پھوپھو دادی خان نے ملازمائیں رکھی ہیں۔"

"لو کر لو بات تم کوئی شہزادی نہیں ہو جو تمہارے لیے رکھی ہیں اس حویلی کے لیے ہیں یہ ملازمائیں امّاں جان کا حکم ادھر سے ادھر پہنچانے کے لیے ہیں وہ صرف انہیں کا حکم مانتی ہیں اور ویسے بھی کچن کی ذمہ داری عورت کو خود ہی سنبھالنی پڑتی ہے اور سنبھالنی چاہیے بھی۔"

"شکریہ پھوپھو معلومات دینے کے لیے۔"وہ بیڈ پر ہی لیٹ گئی۔

"روح جا کر ایک بار دیکھ آؤ کہ مرہال کو کچھ چاہیے تو نہیں۔"

"جی امّی۔"وہ کہتی بہر چلی گئی۔صابرہ بیگم حیام کو دیکھ کر ہی رہ گئیں۔جسے ہر وقت سونے اور لیٹنے کی ہی بس جلدی ہوتی تھی۔

بلقیس بیگم تو کمرے سے ہی باہر نہیں نکلی تھیں۔ہمیشہ کی طرح مرہال کی باتیں ان کے ذہن پر اثر کر گئی تھیں اور انہیں بہت کچھ سوچنے پر مجبور کر گئی تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

"یہ چھوڑدیں اصولوں کو بیچ میں لانا آپ لوگ اپنے اندر کی برائی کو باہر لا کر سارا ملبہ اصولوں پر ڈال دیتے ہیں۔بس کریں تنگ آگئی ہوں میں یہ نہ ہو کہ کسے دن میں ویسے ہی مر جاؤں۔"وہ سوچ کر گہری سانس خارج کر گئیں۔واقع ہی مرہال کی اس حالت کی ذمہ دار وہی تھیں۔

زرون جب سے حویلی آیا تھا انورل تو اسی سے چمٹی بیٹھی تھی۔اس کا خوف کسی طور بھی کم نہیں ہو رہا تھا۔وہ کچھ بتا بھی نہیں رہی تھی۔زرون نے بھی یہی اخذ کیا کہ مرہال کی بیہوشی کی وجہ سے سہمی ہو گی۔

"انورل کیا ہو گیا ہے تمہیں اب ذرا پیچھے ہٹو مجھے فریش ہونے دو۔"اس کی التجاع پر وہ ذرا دور ہٹی اور وہ اٹھ کر فریش ہونے چلا گیا۔

اگر وہ لڑکی آج نہ آتی تو اس کا کیا ہوتا اب تک تو وہ کتّوں کی خوراک بھی بن چکی ہوتی۔شکر تھا کہ آج اسے بچالیا گیا تھا اور بچایا بھی کس نے اسی کے جیسی لڑکی نے۔"مرہال شاید وہ عورت مرہال ہی نام لے رہی تھی۔"اس کے دماغ میں اس کا نام گونجا۔

"تو اس کا مطلب یہ مرہال تھی"وہ زمین کو تکتی سوچوں میں مگن تھی۔تبھی وہ بلیک ٹراؤزر شرٹ پہنے باہر نکلا اور آئینے کے سامنے کھڑا بال بنانے لگا۔

"آپ مجھے یہاں پر اکیلا چھوڑ کر نہ جایا کریں مجھے یہاں پر ڈر لگتا ہے۔"

Posted On Kitab Nagri

"انورل تمہیں کسی سے بھی ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے میں مرہال کو کہہ دیتا ہوں وہ تمہارا خیال رکھے گی۔" زرون نے بڑے مان سے کہا تھا۔ اور زرون مرہال کی طبیعت سے اچھے سے واقف تھا اسی لیے اسے معلوم تھا کہ مرہال ہی کچھ کر سکتی ہے۔

"آج بھی انہوں نے ہی میرا خیال کیا تھا۔"

"کس چیز میں؟"

"نہیں وہ دراصل میں اکیلی بیٹھی تھی تو انہوں نے ہی مجھے کمپنی دی تھی۔" اس نے جھوٹ کا سہارا لیا حالانکہ زرون کے لیے یہ بات کافی حیران کن تھی کیونکہ اس نے کسی کو کمپنی دی ہو یہ بھروسہ کرنے والی بات تو نہیں لگتی۔

"اچھا۔" وہ سرسری سا جواب دے کر کام میں مصروف ہو گیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ دونوں فارم ہاؤس پر چلے گئے تھے۔

"تم نے دردانہ کو تھپڑ کیوں مارا تھا کیا تم پہلے بھی ایک دوسرے کو جانتی ہو؟" وہ دونوں قدم سے قدم ملاتے کھیتوں میں چل رہے تھے۔ شام کی ٹھنڈی ہوائیں ان کے چہرے سے ٹکرا کر تازگی بخش رہی تھیں۔ سکندر کے سوال پر اس کی آنکھوں کے سامنے پھر سے ماضی لہرایا تھا۔

"بس کچھ نہیں پہلے کا کوئی مسئلہ تھا۔"

Posted On Kitab Nagri

"کچھ تو ہو گا اب تم نہیں بتانا چاہتی یہ الگ بات ہے۔" سکندر دردانہ سے ساری وجہ معلوم کر چکا تھا لیکن اس سے پوچھ کر اس کے دل کے درد کو کم کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ مرہال نے اس کی بات کو نظر انداز کیا۔

"خیر آپ بتائیں آپ کو وہ کیسے ملی۔"

"ہاں وہ تقریباً چھ مہینے پہلے ہی ملی تھی جب میں لندن تھا اور تب یہ مجھے ایک ریسٹورینٹ کے باہر ملی تھی۔ شاید کوئی چور اس کا بیگ چھین کر بھاگ رہا تھا اور میں نے بچایا تھا۔"

"جب چوری کرنے والا چور ہی ہے تو اس میں شاید والی کونسی بات ہے۔" مرہال نے اپنے مزاج کے بر عکس سوال پوچھا۔

"ہوں چور ہی ہو گا وہ خیر تم نے بتایا ہی نہیں کیسی لگی وہ۔"

"اُفف انسان زندگی میں جن رازوں، جن ماضی کے حصّوں اور جن لوگوں سے جتنا دور بھاگتا ہے اتنا ہی وہ انسان کا پیچھا کرتے ہیں۔" ایک خوبصورت سوچ کے ساتھ اس نے سر جھٹک دیا۔

"شادی آپ نے کرنی ہے مجھ سے کیوں پوچھ رہے ہیں۔"

"بھئی تم نے ہی ساتھ رہنا ہے اسی لیے پوچھا تھا خیر۔"

"آپ کو ایک بات بتاؤں۔" وہ چلتی اس کے سامنے آر کی سکندر کے قدم بھی تھمے۔

"ہاں بتاؤ۔" سکندر کی کالی آنکھوں نے اس کے شفاف چہرے کا طواف کیا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ آج کوئی سر پر ڈوپٹہ اوڑھ کر رکھنے والی مرحال نہ تھی بلکہ اس کے گلے کے گرد سفید ڈوپٹہ تھا۔ بلیک کپڑوں میں ٹیل پونی کیے ہوئے تھی۔ سکندر اس کے انداز کو بھانپ گیا تھا۔ وہ تو اسے بچپن سے ہی ایسے حلیے میں دیکھتا آرہا تھا اور اس نے خود کو بدلا بھی سکندر کے لیے تھا جب سکندر نے ہی اسے اذیتیں دینی شروع کر دی تھیں تو وہ کیوں خواہ مخواہ کسی کے قدموں کی دھول بنتی۔

"والدین کے بعد عورت کی ساری امیدیں اس مرد سے وابستہ ہو جاتی ہیں جو کہ اس کا ہمسفر ہوتا ہے۔ لیکن اگر وہی چھوڑ جائے تو کیا کچھ نہیں ٹوٹتا بھرم، سانسیں اور سب سے زیادہ دل۔ کیا یہ اس کے لیے مر جانے والا مقام نہیں ہوتا۔" مرحال کی بات پر دونوں کچھ پل ایک دوسرے کو دیکھتے رہے۔

"میرا خیال ہے تمہارا ذہن فریش ہو گیا ہو گا چلیں حویلی۔"

"لیکن میرا خیال ہے آپ مجھے باہر نہ ہی لایا کریں کیونکہ ہماری باتیں اس قدر اذیت ناک ہوتی ہیں کہ دل راضی ہو کر نہیں لوٹتا۔" وہ کہتی اس کے آگے چل پڑی۔ وہ بھی کچھ دیر اس کی پشت کو گھورتا اس کے پیچھے ہی چل پڑا۔ کیا وہ اندر سے اس قدر ٹوٹ چکی تھی لیکن وہ ظاہر نہیں کرتی تھی مگر سکندر سے بہتر اس کے درد کو کون جان سکتا تھا۔ وہ اس کا ہمسفر تھا اس کے والدین کے بعد اس کی ساری امیدیں اسی سے تو وابستہ تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

وہ لال انگارہ آنکھوں سے چھت کو گھور رہا تھا۔اسے جب سے خبر ملی تھی اس کی حالت غیر ہو رہی تھی۔

وہ محبّت کرتا تھا وہ حیام خان سے بے پناہ محبّت کرتا تھا۔ہاں اس نے اس کی محبّت کو ٹھکرایا تھا اس کی تذلیل کی تھی کیونکہ وہ ہرگز نہیں چاہتا تھا کہ اس کی پسندیوں حویلی کے اصولوں کی بھینٹ چڑھ کر رسوا ہو۔اسی لیے اس نے جھوٹ بول کر اس کا دل توڑا تھا لیکن اصولوں کو اوّل رکھنے والا شیر ام آج اصولوں کو بھی ہارتا ہوا دیکھ رہا تھا۔وہ اسے کھونا نہیں چاہتا تھا۔وہ تو حیام سے بھی زیادہ اس سے محبّت کرتا تھا۔اسے لگا تھا کہ اگر قسمت میں ہو سکا تو وہ ضرور اسے پا لے گا۔اور یوں بلقیس بیگم کے احکام کی بھی نافرمانی نہیں ہو گی۔لیکن یہاں تو قسمت نے نئے ہی رنگ دکھا دیے تھے۔وہ اکھڑتی سانسوں کے ساتھ اٹھ بیٹھا اور ٹیبل سے گلاس اٹھا کر زور سے زمین پر پٹخا۔گلاس زمین پر گرنے کی وجہ سے کرچی کرچی ہو گیا تھا۔ملازم اندر آیا لیکن اس کی بکھری حالت اور لہو زدہ آنکھیں دیکھ کر واپس پلٹ گیا۔وہ فوراً سے اٹھا اور حیام کے کمرے میں داخل ہوا جہاں وہ بیڈ پر ٹانگیں لٹکائے بیٹھی سوچوں میں گم تھی۔کسی کے قدموں کی آہٹ پر جیسے ہی گردن ترچھی کر کے دیکھا تو وہاں شیر ام بکھری حالت میں کھڑا اسے ہی دیکھ رہا تھا۔حیام کو یکدم جھٹکا لگا کہ یہ یہاں کیوں آیا ہے؟

وہ قدم قدم چلتا اس کے پاس آیا اور گھٹنے کے بل نیچے بیٹھ گیا۔حیام نے پھٹی نگاہوں سے اسے دیکھا۔اس کی آنکھیں سُرخ تھیں چہرہ بھی سُرخ ہو رہا تھا اور بال بھی بکھرے ہوئے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

"کیا تم اس رشتے سے رضامند ہو؟" اس کی نظریں حیام کے چہرے پر ہی تھیں۔

"بڑوں نے فیصلہ کیا ہے اچھا ہی کیا ہوگا راضی ہوں۔ پورے دل سے راضی ہوں۔" حیام نے نظریں جھکا کر کہا اس کی پلکوں میں واضح کپکپاہٹ تھی جیسے وہ اپنے آنسوؤں کو روکنے کی کوشش کر رہی تھی۔

"حیا تم میری آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہو۔"

"کیا مسئلہ ہے آپ کو ایک بار جواب سنائی نہیں دیا کیا، خیر چھوڑیں آپ یہاں کیا کر رہے ہیں؟ اب کہاں گئے حویلی کے اصول، آپ کی انا؟" حیا نے نم آنکھوں سے اس کے طرف دیکھتے غصّے سے کہا۔

"محبّت کرتا ہوں تم سے۔" شیرام نے نم آنکھوں سے اقرار کیا جبکہ حیام کچھ پل کے لیے ساکت رہی۔

شیرام خان جو کہ سب سے زیادہ حویلی کے اصولوں کا پیروکار تھا، لڑکیوں سے دور رہتا تھا، اس نے کبھی بھی کسی لڑکی سے سیدھے منہ بات نہیں کی تھی اس نے حیام کی محبّت کو ٹھکرایا تھا آج وہی شیرام خان حیام کے قدموں میں بیٹھ کر محبّت کا اعتراف کر رہا تھا۔ نئی سوچوں کے ساتھ وہ ہوش میں آئی۔

"کرتے ہیں تو کرتے رہیں لیکن میں نہیں کرتی سُن لیا آپ نے۔"

"حیا جھوٹ مت بولو دیکھو میں جانتا ہوں کہ تم مجھ سے محبّت کرتی ہو۔" اس کی آنکھ سے دو آنسو بہہ نکلے۔

"آپ کو جو امید ہے اسی امید کے سہارے جا کر گزاریں اپنی زندگی فلحال مجھے سکون کرنے دیں۔"

www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"یوں تو مت ٹھکراؤ۔"

"جب آپ نے ٹھکرایا تھا تب آپ کی یہ محبّت کہاں تھی اب پلیز یہ باتیں میرے سامنے کرنے سے پرہیز کریں۔"

"حیا!"

"میں نے کہا ہے نا پلیز جائیں یہاں سے کیوں بدنام کرنے پر تُلے ہیں۔ محبّت کرنے والے یوں رسوا نہیں کیا کرتے۔" اس نے اس کی دکھتی رگ پر نشانہ لگایا۔ شیرام ہارے ہوئے قدموں سے وہاں سے اُٹھا اور باہر نکل گیا۔ پیچھے وہ زارو قطار رودی۔

اس دن والے واقعے کو کافی دن گزر گئے تھے۔ بلقیس بیگم نے انورل کو کچھ نہیں کہا تھا کیونکہ اب وہ لوگ سچائی ڈھونڈنے میں لگ گئے تھے اور مرہال کے حرف حرفِ آخر بن گئے تھے۔

آج بلقیس بیگم، نعمان، مقدّس، ناز اور شیرام ساتھ والے گاؤں رُشبا کے گھر جارہے تھے۔ مرہال نے بھی ساتھ چلنے کی ضد کی تو مجبوراً بلقیس بیگم کو اسے بھی ساتھ لے جانا پڑا۔

تین چار گاڑیاں حویلی سے نکلیں اور سیدھا نظام الدین خان رشبا کے دادا کی حویلی میں رکیں۔ مرد حضرات مردان خانے میں چلے گئے اور عورتیں حویلی کے اندر بڑھ گئیں۔

Posted On Kitab Nagri

"بلقیس یہ تمہاری ہی پوتی ہے نا۔"عطرت بیگم رُشا کی دادی نے پوچھا۔جبکہ مرہال آج باسلیقہ، سلجھی ہوئی لڑکی بن کر آئی تھی۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

"عطرت میری ہی پوتی ہے نہ تیرا کیا مطلب اور کس کی ہو گی۔"

"بھئی میں تو اس لیے کہہ رہی تھی کہ تیرا بس چلے تو تو اپنی حویلی کی لڑکیوں کو عورتوں کے سامنے بھی نہ لائے اسے یہاں کیسے لے آئی۔" بلقیس بیگم اور مرہال نے بیک وقت ایک دوسرے کو دیکھا۔

"کچھ نہیں سکندر کی بیوی ہے، میں نے کہا کہ میل ملاپ ہو گا تو سلیقہ آئے گا میرے بعد تو یہی دیکھے گی۔" بلقیس بیگم نے بات بنائی جسے سن کر ہال میں موجود عورتوں نے سن کر سر ہلایا۔

"دادو میں آپ کی اس بات سے بالکل بھی رضامند نہیں ہوں۔" کہتے ساتھ ہی وہ ٹانگ پر ٹانگ چڑھا کر بیٹھ گئی۔

"پتر یہ کوئی نئی بات نہیں ہے، وہ تو تو کبھی ہوئی بھی نہیں ہے۔" سب کی دبی دبی ہنسی نکلی۔

"اچھا یہ سکندر کی بیوی ہے بڑی پیاری ہے حویلی میں سے تو پلی بڑھی نہیں لگتی۔"

"آنٹی آپ کو میری تعریف منہ پر نہیں کرنی چاہیے تھی پیٹھ پیچھے کر لیتیں۔"

"مرہال آرام سے بیٹھو۔" بلقیس بیگم نے آنکھیں دکھائیں تو وہ آرام سے جوس کا گلاس لبوں سے لگا گئی۔

"یہ سلیمان کی بیٹی ہے شہر میں ہی رہی ہے۔"

"اچھا تبھی ایسی ہے۔"

"کیا مطلب ایسی ہے؟" وہ تھوڑا آگے ہوئی۔

Posted On Kitab Nagri

"مرہال بیٹا جا کر رُشبا سے مل آؤ۔"

"میری اکلوتی ساس آپ مجھے منظر سے ہٹانے کی کوشش کر رہی ہیں۔" وہ انہیں دیکھتی سیڑھیاں چڑھ گئی۔

وہ ملازمہ کے تعاقب میں رُشبا کے کمرے میں آئی تو وہ اسٹڈی ٹیبل پر بیٹھی شاید کوئی کتاب پڑھ رہی تھی۔ وہ سلام کہتی بیڈ پر ٹانگ پر ٹانگ جمائے بیٹھ گئی۔

رُشبا کتاب بند کرتی اس کی طرف مکمل متوجہ ہوئی۔

"ازمیر اچھا لڑکا ہے اپنے بھائی کی طرح عورتوں کی عزّت بھی بہت کرتا ہے اسے وکالت مت سمجھنا میں بلاوجہ تعریف نہیں کرتی۔" اس نے رُشبا کے کمرے کا بھرپور جائزہ لیا۔

"آپ ان کی بہن ہیں؟"

"نہیں نہیں چچازاد کزن۔" اس نے اردگرد ہی دیکھ کر جواب دیا۔

"چچازاد کزن کو آپ چچازاد بہن بھی تو کہہ سکتی ہیں۔"

"ہوں۔" اس نے اس کی بات پر اسے دیکھا۔

"اگر ایسی بات ہے تو کھانے کی میز پر مرد اور عورتیں اکھٹا کھانا کیوں نہیں کھاتیں حالانکہ چچازاد، پھوپھوزاد، تایازاد، ماموں زاد اور خالہ زاد بہن بھائی ہی ہوتے ہیں۔ یہ سب کہنے کی باتیں ہیں بھائی کہنے سے کوئی بھائی نہیں بن جاتا۔ اور اگر آپ اپنے کزنز کے ساتھ ایک ہی چھت تلے بہن بھائیوں کی

Posted On Kitab Nagri

طرح رہ رہے ہیں تو وہ آپ کا بھائی ہے یہ آپ کا وہم ہو سکتا ہے لیکن آپ اس کی بہن ہیں یہ اس کا وہم نہیں ہو سکتا۔"اس کی بات پر رشبا نے حیرانگی سے اسے دیکھا پھر بات سمجھ کر مسکرائی۔

"کافی تجربہ ہے آپ کا۔"

"نہیں بالکل نہیں یہ سمجھنے کی باتیں ہیں حالانکہ میرے ساتھ ایسا کوئی واقعہ پیش نہیں آیا سکندر مجھ سے محبّت کرتے تھے اس بات کا مجھے شروع سے ہی علم تھا اور میں نے ان لوگوں کو کبھی اپنا بھائی نہیں سمجھا بتایا تو ہے کہ بھائی کہنے سے کوئی بھائی نہیں بن جاتا۔ خیر چلیں نیچے۔"

"ہوں ضرور۔"وہ دونوں نیچے چلی گئیں۔

"دادو سنا ہے یہاں پر پسند کی شادیاں نہیں ہوتیں۔"وہ ہال کے صوفے کی پشت پر ہی ہاتھ ٹکا کر کھڑی ہو گئی۔سپ نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔

"تم نے بالکل درست سنا ہے اس میں کوئی شک نہیں ہے۔"بلقیس بیگم نے گردن اکڑا کر جواب دیا۔

"توبہ توبہ پتہ نہیں عورتیں کیسے گزار لیتی ہوں گی زندگی ان مردوں کے ساتھ جنہیں وہ پسند ہی نہیں کرتی تھیں یا ان سے ملی بھی نہ ہوں۔"بلقیس بیگم کو اس کے انداز پر شبہ ہوا کہ وہ اب پھر اصولوں کی تذلیل کرے گی۔

"پتر تمہارا اپنے بارے میں کیا خیال ہے؟"

Posted On Kitab Nagri

"دادو میرا خیال یہ ہے کہ سکندر تو مجھے شروع سے ہی پسند تھے اوپر سے آپ لوگوں نے نکاح بھی اسی سے کروادیا۔بہت عظیم انسان ہے میرا شوہر۔"اس کے تعریف کرنے پر سب نے اپنے لب سکیڑے۔بلقیس بیگم نے اسے گھورا۔

"پھر نکاح کے بعد اتنا واویلا کیوں مچایا تھا؟"

"دادو کیا بتاؤں بڑی لمبی کہانی ہے خیر اب میں آگئی ہوں نا تو اب پسند کی شادیاں ہوا کریں گی۔"

"دادی خان آجائیں۔"ان کی مزید بحث کو شیرام نے ختم کیا۔وہ لوگ بھی باتیں بھلائے ان سے ملتی اٹھ کھڑی ہوئیں۔

"کبھی کسی سے محبّت ہوئی تو مجھے بتایئے گا آپ کی بدتمیزیاں بھلا کر وفاداری سے رشتہ کرواؤں گی۔"وہ مسکرا کر شیرام کے قریب کہتی دروازہ پار کر گئی وہ بھی مسکرا کر صرف سوچتا ہی رہ گیا۔

زرون تو صابرہ بیگم کے شوہر کے قاتل کو ہی ڈھونڈنے میں لگ گیا تھا۔حویلی میں معمول کے مطابق زندگی گزر رہی تھی۔

اچانک حویلی پر نئی آفتاد نازل ہوئی کہ سکندر کا بُری طرح ایکسیڈینٹ ہو گیا ہے۔سب کی جان ہی نکل گئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"ہائے کیا واقعی ہی مجھے ان سے محبّت نہیں رہی نہیں کیوں نہیں میں ان سے بہت محبّت کرتی ہوں ان کے بغیر زندگی جینے کا تصوّر بھی زندگی کے چھن جانے کا پیغام دیتا ہے پھر میں کیا کروں۔"وہ دماغ پر مزید زور ڈالنے لگی مگر وہ تھی تو ایک حویلی کی ہی لڑکی نا کوئی آزاد سوچ کی مالک مرحال تو نہیں جو اپنے لیے دوسروں کے لیے اپنی محبّت کے لیے سب سے لڑ جائے۔وہ اس سوچ کے ساتھ پھر سے پریشانی میں گِر گئی۔کیونکہ اسے کوئی بھی راستہ نظر نہیں آرہا تھا۔بھلے شادی ابھی نہیں تھی مگر بڑی بیگم ایک بار جو فیصلہ کر لیتیں وہ ان سے پیچھے نہیں ہٹتی تھیں۔وہ آنکھیں موندھ گئی تاکہ وہ حقیقت کو حقیقت ہوتے ہوئے نہ دیکھ سکے مگر اس طرح کرنے سے کبھی بھی حقیقت کو جھٹلایا نہیں جاسکتا تھا۔

مرحال، زرون، بلقیس بیگم، نعمان، شیر ام، ازمیر اور یہاں تک کہ شاہد صاحب اور زوریز بھی اہسپتال آگئے تھے۔سکندر شہر کے اہسپتال کے آئی-سی-یو میں تھا۔ڈاکٹرز کبھی اندر جاتے تو کبھی باہر آتے۔

"پتر بس کرو تم تو رو رو کر ہلکان ہوئی پڑی ہو انشاءاللہ وہ ٹھیک ہو گا۔"بلقیس بیگم اسے دلاسہ دیتیں زرون کی طرف متوجہ ہوئیں۔جو ابھی وہاں آیا تھا۔

"اجلال کیا معلومات ملی ہیں؟"

"دادی خان جہاں تک معلوم ہوا ہے کہ ٹرک لگا ہے گاڑی کے اندر اور ٹرک ڈرائیور بھاگ گیا ہے ہم نے رپورٹ درج کروادی ہے امید ہے کہ جلد پتہ چل جائے گا۔"

Posted On Kitab Nagri

"ہوں جلدی پتہ کرو کون ہو سکتا ہے۔"

"جی دادی خان۔" وہ کہہ کر واپس چلا گیا۔

ڈاکٹر کمرے سے نکلا تو شیر ام فوراً سے ان کی طرف بڑھا۔

"ڈاکٹر آپ کچھ بتا کیوں نہیں رہے کیسی کنڈیشن ہے سکندر کی؟"

"دیکھیں فلحال ہم کچھ کہہ نہیں سکتے۔کافی کریٹیکل کنڈیشن ہے ان کی آپ بس دعائیں کریں اور صبر رکھیں۔" ڈاکٹر کہتا وہاں سے آگے بڑھ گیا۔ نعمان صاحب نے اسے خاموش نہ ہوتا دیکھ اس کے سر پر ہاتھ رکھا۔ مرہال کو اپنے غم سے فرصت ہوتی تو ہی ان کی شفقت دیکھتی۔ تھوڑی دیر بعد سلیمان اور مہناز بھی آگئے۔

تقریباً دو گھنٹے بعد اسے خوش خبری سننے کو ملی تھی کہ سکندر بچ گیا ہے لیکن چوٹیں گہری آئی ہیں۔ سب کی دعاؤں کا نتیجہ تھا تبھی وہ موت کے منہ سے واپس آیا تھا۔ سب لوگ اسے بیہوشی کی صورت میں ہی دیکھ کر چلے گئے۔ وہ ضد کرتی وہیں رکی رہی۔ باقی اہسپتال میں مرہال، زرون اور شیر ام ہے بچے تھے۔ اچانک زرون کو کہیں سے کال آئی تو وہ بھی چلا گیا۔ وہ بھی سکندر کو دیکھنے کے لیے دل کو تھام کر کمرے میں بڑھی جہاں وہ ابھی بھی دوائیوں کے زیرِ اثر سویا ہوا تھا۔

وہ دروازہ بند کرتی اندر آئی تو وہ سامنے لیٹا ہوا کافی کمزور لگ رہا تھا۔ ماتھے پر بھی پٹّی تھی اور بائیں بازو پر بھی پلستر کیا ہوا تھا۔ وہ بہتے آنسوؤں سے اس کے پاس کُرسی گھسیٹ کر بیٹھ گئی۔

Posted On Kitab Nagri

"آپ کو پتہ ہے آپ میری زندگی کا قیمتی اثاثہ ہیں۔اگر آج آپ کو کچھ ہو جاتا تو میرا کیا ہوتا۔ایک آپ ہی تو ہیں جو برا منائے بغیر میری ہر قسم کی بات سُن لیا کرتے ہیں۔آپ ہی ہیں جو میرے غصّے کو کنٹرول کر لیتے ہیں۔

آپ نے چاہے دوسری شادی کی بات کی ہے لیکن مجھے نہیں پتہ کہ میں آپ سے کیوں نفرت نہیں کر پارہی۔میرا دل آپ کی بے وفائی پر مطمئن نہیں ہے۔آپ صرف اور صرف میرے ہیں آپ صرف اور صرف مرہال سلیمان خان کے ہیں۔میں آپ سے بہت محبّت کرتی ہوں اتنی کہ اگر آپ کا چہرہ نظر نہ آئے تو دن نہیں گزرتا۔میں نے دو سالوں میں ہر دن آپ کی تصویر دیکھ کر گزارا ہے۔مجھے اُمید تھی جب آپ پاکستان واپس آئیں گے تو۔تو مجھ سے معذرت کریں گے مگر آپ نے نیا مسئلہ کھڑا کر دیا۔"وہ بولتی بولتی رُکی اور گہرا سانس خارج کر گئی۔

"شاید یہی قسمت میں لکھا تھا۔"وہ روتی اٹھ گئی اور ایک آخری نظر اس پر ڈالتی کمرے سے نکل گئی۔سکندر آنکھیں کھول کر کھل کر مسکرایا۔مرہال سلیمان خان نے انا کو مار کر سکندر حیات خان سے محبّت کا اعتراف کیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"مرہال میرا خیال ہے تم بھی چلی جاؤ حویلی میں گارڈز کو ساتھ بھیج دیتا ہوں ویسے تو میں تمہیں خود ہی چھوڑ آتا لیکن سکندر کے پاس بھی کوئی نہیں ہے۔"اس نے بے دلی سے شیر ام کی بات مان ہی لی اور حویلی کے راستے پر چل پڑی۔

ابھی وہ لوگ شہر کی حدود سے نکلے ہی تھے کہ کسی نے ان کی گاڑی کو روکا اور کچھ نقاب پوش ان کی گاڑی کی طرف بڑھے۔ایک ڈرائیور اور گارڈ کے ہمراہ وہ ڈری سہمی بیٹھی ہوئی تھی۔ان نقاب پوشوں نے ڈرائیور اور گارڈ دونوں کو ہی مار پیٹ کر کے زمین پر گرا دیا اور اسے بے ہوش کر کے لے گئے۔

شام ہو گئی تھی سب کو یہی تھا کہ مرہال اپنے کمرے میں ہی ہو گی مگر وہاں کوئی نہ تھا۔ڈرائیور اور گارڈ کی حالت اس قدر بُری تھی کہ وہ دونوں بھی اہسپتال میں بے ہوش پڑے تھے۔سکندر بھی حویلی آ گیا تھا۔سکندر کو گاڑی سے اتارتے شیر ام کی نظر گیراج میں کھڑی گاڑیوں پر پڑی تو ایک گاڑی کو نہ پا کر اسے حیرانگی ہوئی۔اس نے ارد گرد کے ملازموں سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ وہ گاڑی تو حویلی آئی ہی نہیں۔اسے نئی تشویش نے آن گھیرا۔وہ سکندر کو ہال میں بٹھاتا سیدھا صابرہ بیگم کے کمرے میں گیا۔

"پھوپھو مرہال حویلی آ گئی ہے کیا؟"

"نہیں شیر ام میں نے تو اسے نہیں دیکھا کیوں کیا ہوا؟"وہ بھی فکر مند ہوئیں۔

Posted On Kitab Nagri

"ایک بار آپ پتہ کروایئے گا کہیں کسی اور کمرے میں تو نہیں۔"اب وہ روح اور حیام کا نام تو لینے سے رہا تھا۔ کیونکہ وہ ان دونوں کے درمیان پسا ہوا تھا۔ ایک وہ تھی جس سے وہ محبّت کرتا تھا وہ اس کی ہو نہیں سکتی تھی اور ایک وہ تھی جو اس کی ہونے والی تھی مگر وہ اس سے محبّت نہیں کرتا تھا۔ صابرہ بیگم نے ساری حویلی میں پتہ کروایا مگر وہ کہیں نہ ملی۔ ساری حویلی میں یہ بات پھیل گئی تھی۔

"شیر ام اگر گاڑی بھی گھر نہیں آئی اور ڈرائیور کا بھی پتہ نہیں ہے تو پھر کہیں اور چلی گئی ہو گی۔ تم ذرا سلیمان سے پتہ کرو۔"بلقیس بیگم نے حوصلہ دیتے کہا مگر سلیمان صاحب کے ہاں بھی کچھ پتہ نہ چلا۔ الٹا وہ لوگ بھی پریشان ہو کر حویلی کے لیے روانہ ہو گئے۔ اب تو رات ہو رہی تھی اور اس کا نمبر کب کا بند جا رہا تھا۔

آخر کار کوئی نو بجے کے قریب ڈرائیور کو ہوش آیا تو اس نے ساری صورتحال بتائی۔ سب لوگوں کی پریشانی میں حد سے زیادہ اضافہ ہو گیا۔ سکندر فریکچرڈ بازو اور زخمی سر کے ساتھ اسے ڈھونڈنے نکل پڑا۔ کس کس جگہ انہوں نے اسے نہیں ڈھونڈا۔ افسوس کہ ڈرائیور کو تو گاڑی کا نمبر بھی معلوم نہیں تھا۔ اور اس جگہ کوئی کیمرہ بھی نصب نہ تھا۔ تو اس کا مطلب یہ ساری پلیننگ تھی۔

وہ ہوش میں آئی تو اس نے خود کے بازوؤں کو رسّی میں جکڑے پایا۔ اس کے دماغ میں کچھ دیر پہلے کا واقعہ گھوما۔ وہ خود کو چھڑوانے کی کوشش کرنے لگی مگر اس سے رسّیاں کھولی نہ گئیں۔

Posted On Kitab Nagri

"کھولو مجھے کون جاہل،ڈرپوک انسان مجھے یہاں لایا ہے۔"اس کی دھاڑ کمرے سے باہر بھی سنائی دی۔اس کا خوف کم ہو رہا تھا اور غصّہ بڑھ رہا تھا۔جس کمرے میں وہ بند کی گئ تھی اس میں نیم روشنی تھی۔دس منٹ بعد کچھ افراد اندر داخل ہوئے۔ان میں دو درمیانی عمر کے آدمی اور ایک لڑکا تھا اور کچھ پہلوان قسم کے آدمی ان کے پیچھے تھے۔وہ ان آدمیوں کو تو نہیں جانتی تھی مگر اس لڑکے کو اچھے سے جان گئ تھی۔وہ اس کی شکل کیسے بھول سکتی تھی۔اس کی زندگی کے بڑے دکھوں میں ایک پر وہ بھی تو حاکم تھا۔

اس نے اس انسان کو سراسر نظر انداز کیا۔

"کیا آپ لوگ مجھے بتانا پسند کریں گے کہ آپ نے مجھے کیوں کڈنیپ کیا ہے؟"اس نے سپاٹ انداز میں پوچھا۔

"اور بتانے سے پہلے میرے ہاتھ بھی کھول دیں کیونکہ اب میرے ہاتھ درد کر رہے ہیں۔"اس کی فرمائش پر دونوں آدمیوں نے ایک دوسرے کی طرف مسکراہٹ اچھالی کہ کیا ہی لڑکی ہے۔اس کا انداز صاف بتا رہا تھا کہ وہ بلقیس بیگم کی ہی پوتی ہے۔بڑی عمر کے آدمی نے ایک پہلوان کو اشارہ کیا اور اس نے اس کے ہاتھ کھولے اور ایک طرف ہو کر کھڑا ہو گیا۔

"تمہیں یہاں اس لیے لایا گیا ہے کہ ہم تمہاری شادی اپنے بیٹے سے کروانا چاہتے ہیں۔"مرہال کو دھچکا لگا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"میرا آلریڈی نکاح ہو چکا ہے۔"اس نے ان کی معلومات میں اضافہ کرنا چاہا۔

"ہم جانتے ہیں اور ویسے بھی نکاح ہی ہوا ہے رخصتی تو نہیں نا۔"

"ہاں رخصتی تو نہیں نا۔"اس نے اس نے بغیر کسی تاثر کے زمین کو گھورتے ان کے آخری الفاظ دہرائے۔

"مرہال دیکھو میں تم سے بہت محبّت کرتا ہوں، میں نے تمہاری خاطر حلیمہ کو بھی طلاق دے دی۔ تم ایک بار ہاں کر دو تمہیں ہمیشہ خوش رکھوں گا۔"وہ لڑکا اس کی طرف بڑھا۔

"اوذان کیا میں نے تمہیں طلاق دینے کو کہا تھا۔"اسے آج معلوم ہوا تھا کہ اوذان اصل میں ہے کن کی اولاد، اسی لیے تو سکندر نے اسے اس سے دور رہنے کو کہا تھا۔ مگر ابھی بھی وہ ان کی اصلیت کہاں جانی تھی۔

"میں نے اس سے مجبوری میں نکاح کیا تھا اب میں تمہیں دوبارہ زندگی میں شامل کرنا چاہتا ہوں۔"

"لیکن میں اپنی زندگی میں بہت خوش ہوں۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"کونسی زندگی جس میں تمہارا شوہر دوسری شادی کر رہا ہے۔"اوذان نے اس کی دھکتی رگ پر ہاتھ رکھا تو وہ تڑپ کر رہ گئی۔ ہر بات اندر رکھنے والی مرہال اب بھی سسک نہ سکی۔

"وہ میری اور میرے شوہر کی زندگی کا مسئلہ ہے تم اپنے کام سے کام رکھو۔"اس نے سر پر ڈوپٹہ ٹھیک کرتے اسے اس کی اوقات یاد دلائی۔

Posted On Kitab Nagri

"بابا آپ خود ہی اسے سمجھالیں۔" اوذان نے پانی سر سے گزرتا دیکھ باپ کو گھسیٹا۔

"دیکھو لڑکی شادی تو تمہیں میرے بیٹے سے ہی کرنی ہوگی اور بار بار شوہر شوہر کہہ کر دماغ نہ کھاؤ وہ تو شکر ہے وہ زندہ بچ گیا ورنہ نیامت (صابرہ بیگم کے شوہر) کی طرح موت کی نیند سو رہا ہوتا۔" وجاہت ملک کی بات پر اس نے خود کو گہرے کنویں میں بند ہوتے محسوس کیا۔ اس کا مطلب یہ ساری پلیننگ تھی پہلے سکندر کو مارنے کی کوشش کی گئی قسمت تھی تو وہ زندہ بچ گیا۔ اسی لیے انہوں نے یہ پیچ طریقہ استعمال کیا کہ مرہال کو ڈرا دھمکا کر خلع دلوا دیں گے۔

"کیا مطلب ہے آپ کی اس بات کا؟" اس کے سوال پر وہ تینوں قہقہہ لگا گئے۔

"اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم لوگ رضوان کی شادی تمہاری صابرہ پھوپھو سے کروانا چاہتے تھے کیونکہ وہ بھی بہت خوبصورت تھی مگر تمہاری دادو یعنی کہ بلقیس بیگم نے رشتہ نہیں دیا اس نے ہمارا رشتہ ٹھکرا کر اپنی بیٹی نیامت سے بیاہ دی۔ سات سال بعد جب وہ لوگ دوبئی سے واپس آئے میں نے کار ایکسیڈینٹ میں اس کے شوہر کو مروا دیا اور الزام آیا اس بیچارے زمان خان پر جو کہ حادثے کے بعد وہاں سے گزر رہا تھا اور انسانیت دکھاتا ہی مشکل میں پڑ گیا اور حویلی والے اس ہمدرد انسان کو ڈھونڈتے ہی رہ گئے اور جب پتہ چلا تو اس کی عزیز بیٹی کو ہی ونی میں لے آئے جب تمہاری باری تھی تب بھی ہم رشتہ لے کر آئے تھے پھر ٹھکرا دیا گیا۔ تب میں نے اپنے بیٹے کو رشتے کے لیے کہا اچھی بھلی تم ہمارے

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

خاندان کی بہو بنتی مگر یہاں سارا معاملہ ہی اس جاہل عورت نے خراب کر دیا۔" جیسے ہی وجاھت ملک نے اسے ساری سچائی بتائی وہ اکھڑتی سانسوں کے ساتھ حقیقت کی دنیا میں آئی۔

"بڑی اکڑ ہے بلقیس میں اب دکھائے جتنی اکڑ دکھانی ہے۔" یہ بات مرہال کی برداشت سے باہر تھی۔وہ جیسے مرضی حویلی والوں کے بارے میں کہتی مگر کوئی اس پر یا اس کے عزیزوں پر بُری نگاہ رکھے یا بُرے الفاظ کہے اُسے ہر گز برداشت نہ تھا۔

"پانی، پانی لادیں۔" اس نے کہا تو اوذان نے جلدی سے پانی کا گلاس لا کر اسے تھمایا۔وہ آدھا گلاس خالی کر کے اسے واپس پکڑاتی سکون کے لیے سر کُرسی کی پشت سے ٹکا گئی۔

"ہائے کس قدر عجیب مرد تھے اس گاؤں کے جن کی آنکھیں میرے گاؤں کی لڑکیوں پر ہی ٹکی رہتی ہیں۔" ہاں یہ وہی ملک تھے جن کے قصّے اس نے سنے بھی تھے اور دیکھا بھی تھا۔" ایک پر اسرار مسکراہٹ اس کے ہونٹوں پر رقص کر گئی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"کیا ہوا ہے کیا سوچا ہے تم نے؟"

"میں نے کیا سوچنا ہے آپ نے ماضی کا اتنا شاندار راز بتا دیا اس سے بھی کچھ زیادہ اہم ہے کیا جس کے بارے میں سوچا جائے، خیر فلحال مجھے یہاں پر گھٹن ہو رہی ہے کہیں کھلی فضا میں لے جائیں پھر بتاتی ہوں اپنا فیصلہ۔" وہ کہتی اٹھ کھڑی ہوئی۔وہ تینوں بھی خوش ہو گئے کہ وہ مان ہی گئی۔ خیر سب آگے پیچھے کمرے سے نکل گئے اور لمبی راہداری سے گزر کر ہال میں داخل ہوئے۔ جہاں چند ملازم تھے اور

Posted On Kitab Nagri

ایک عورت انہیں منظر پر دیکھ کر ہیغائب ہو گئی تھی۔ سب نے صوفوں پر اپنی اپنی نشست سنبھالی۔ مرہال پوورے اعتماد سے ٹانگ پر ٹانگ چڑھا کر بیٹھ گئی جیسے وہ کڈنیپ نہیں کی گئی بلکہ کسی بزنس ڈیل کے لیے مدعو کی گئی ہو۔ اس کا خون کھول رہا تھا لیکن آج اسے ہائپر نہیں ہونا تھا۔ اگر آج وہ انجام سے پہلے ہی بے ہوش ہو جاتی تو سب ضائع ہو جاتا۔

مرہال سلیمان خان میں دو چیزیں سب سے زیادہ پائی جاتی ہیں ایک غصّہ اور دوسری انا غصّے کا عالم یہ ہے کہ سامنے بڑی بیگم کو بھی نہیں دیکھتی اور انا کا عالم یہ ہے کہ آج تک اپنے شوہر سے اظہارِ محبّت تک نہ کیا حالانکہ سکندر حیات خان سے محبّت کرنے کی گواہ ہوں۔ "اس نے چہرے پر مسکراہٹ سجائے انہیں اپنی طبیعت کے بارے میں باور کروایا۔ اس نے آج تک اس لیے کہا تھا کیونکہ اسے لگا تھا کہ وہ سو رہا تھا مگر اصل بات تو سکندر ہی جانتا تھا۔

"تمہارے اندر جو اکڑ ہے بلقیس بیگم پر گئی ہے۔ آخر انہیں کی پوتی ہو۔"

"اور کیوں نہ جائے میری اکڑ ان پر اور ایک بات پہلے ہی واضح کر رہی ہوں مجھے بلقیس بیگم نہیں سمجھنا اور بلقیس بیگم سمجھنے کی غلطی غلطی سے بھی مت کریے گا کیونکہ دادو اصولوں پر زور دیتی ہیں مگر میں اپنے دماغ پر زور دیتی ہوں۔ اور میرے بارے میں اوذان سب جانتا ہے اسی لیے مجھے عزّت سے حویلی چھوڑ آئیں۔"

"تم اس حویلی سے جاؤ گی تو مردہ ہی جاؤ گی کیونکہ زندہ ہم تمہیں جانے نہیں دیں گے۔"

Posted On Kitab Nagri

"اووو کیا سمجھتے ہیں آپ خود کو اعلیٰ عہدے کے جاہل ہیں انسان کی جان کو کس قدر سستا سمجھ رکھا ہے کسی کی بھی زندگی پر حکمرانی کرلیں گے۔ اگر مرنے کا اتنا ہی شوق ہے تو خود کو مارلیں تاکہ باقی انسانوں کی زندگیوں میں سکون آجائے۔" اس کا لہجہ تیز تھا۔

"اے لڑکی تمیز سے بات کرو ورنہ یہیں پر ٹھوک دوں گا۔" وجاھت نے گن نکال کر اس کے سامنے کی۔ ایک دم اس کا دل کانپا اور پھر خود کو ہمّت دے کر ویسے ہی بیٹھی رہی کیونکہ آج بھی ہمیشہ کی طرح اس کا دفاع کرنے والا کوئی نہ تھا۔

"آپ لوگ مجھے فضول کا غصّہ مت دلوائیں۔"

"بابا یہ ایسے نہیں مانے گی۔" اوذان کہتا اس کی طرف بڑھا وہ جھٹکے سے اٹھی اور اس کا بازو پکڑ کر مڑوڑ گئی۔ اور اس نے ایک پاؤں زور سے اس کی ٹانگ پر مارا جس پر وہ لڑکھڑاتا پیچھے ہوا۔

"اسمارٹ۔" وجاھت نے اسے داد دیتے گن کا نشانہ اس کی طرف کیا۔ رضوان صاحب تو پہلے دن سے ہی تماشائی بنے کھڑے تھے وہ جن کے لیے قتل ہو گیا تھا وہ منہ میں گھنگھنیاں ہی ڈالے رکھتے۔ وہ ان کے نشانے کا اثر لیے بغیر صوفے پر پھر ویسے ہی ٹانگ پر ٹانگ چڑھا کر بیٹھ گئی۔

"میں نے کہا ہے نا کہ غصّہ نہ دلوائیں۔" کوئی اس کے دل سے پوچھتا کہ اس کی کس قدر بُری حالت ہو رہی تھی۔ اس بات کی ان دونوں کو شیورٹی تھی کہ وہ گولی مرہال کو لگ بھی سکتی تھی اور وجاھت گولی کسی بھی وقت چلا سکتا تھا۔ ایک دم گولی کی آواز ہال میں گونجی اور یوں لگا جیسے سب کچھ تھم گیا ہو۔

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

"ماما میں آپی کو بہت مس کرتی ہوں آپ بابا کو کہیں نا کہ مجھے ان سے ملوا لائیں۔" آئینہ نے لاونج میں داخل ہوتے فرمائش کی۔

"بیٹا یاد تو میں بھی بہت کرتی ہوں پتہ نہیں کیسی ہوگی میری معصوم بچّی اللہ اپنی حفاظت میں رکھے۔" یہ ان ماں بیٹی کی ایسی گفتگو تھی جو ہر دوسرے دن بعد ہوتی تھی۔

"بابا سے کہیں کہ وہ زرون بھائی کہ ساتھ ہم سے آ کر مل جائیں۔"

"جب فارغ ہوں گے تب ملوا جائیں گے۔" بصری بیگم کہتیں کچن میں چلی گئیں۔ آئینہ بھی نم آنکھوں سے وہیں ڈھیروں سوچوں کے ساتھ بیٹھ گئی۔

مرہال نے جہاں گولی لگی تھی پہلے وہاں دیکھا پھر اس طرف دیکھا جہاں سے گولی آئی تھی۔ گولی دروازے کی طرف سے آئی تھی اور وجاہت کے ہاتھ کو چھوتی گزر گئی جس وجہ سے اس کے ہاتھ سے گن ہی نیچے گر گئی اور ہاتھ سے خون بہنے لگا۔ سب کے ہوش اڑ گئے۔ مرہال نے دوبارہ دروازے کی طرف دیکھا تو سکندر بیمار حالت کے ساتھ ایک ہاتھ میں گن پکڑے چہرے پر سخت تاثرات لیے کھڑا تھا۔ اصل ہوش تو اب مرہال کے اڑے تھے وہ اپنی حالت کی پرواہ کیے بغیر مرہال کے لیے وہاں آیا تھا۔ وہ غصّے سے وجاہت کی طرف بڑھا۔

Posted On Kitab Nagri

"ملک صاحب اس بار تو حد ہی پار کر دی آپ لوگ اس قدر گر جائیں گے مجھے اُمید نہیں تھی۔"وہ وجاہت کا گریبان پکڑے دھاڑا اُس کی آنکھوں سے انگاریں برس رہے تھے۔

"تمہار ہمّت بھی کیسے ہوئی میرے بابا کا گریبان پکڑنے کی۔"اوذان غصّے سے اس کی طرف بڑھا۔سکندر وجاہت کو چھوڑ ایک زوردار مکّا اس کے منہ پر جڑ چکا تھا اور پھر ایک گولی اس کے قدموں میں چلائی۔مرہال اس کی دہشت سے خوف ذدہ ہوتی صوفے سے اٹھ کر دور پلّر کے پیچھے چھپ گئی۔

"اور میری قطعاًیہ خواہش نہیں ہے کہ تم ایسی کوئی خواہش رکھو۔"اس کے ذہن میں سکندر کے الفاظ گونجے۔وہ واقع میں ہی بہت غصّے والا تھا۔مرہال کے دل میں نیاڈر بیٹھ گیا کہ اس نے تو سکندر کے تھپڑ بھی مارا تھا۔اسے کتنابُرا بھلا کہا تھا۔وہ اس سے بدلہ لے گا۔

"سکندر حد میں رہو۔"رضوان بھی اٹھا۔سکندر نے فوراًگن کارُخ اس کی طرف کیا۔

"حد میں آپ رہیں اگر ذرا بھی چوں چراں کرنے کی کوشش کی تو گولی سیدھی دماغ میں گھسادوں گا۔"

"آپ کی ہمّت بھی کیسے ہوئی میری بیوی کو یہاں لانے کی اوقات دیکھی ہے۔"وہ دوبارہ وجاہت کے سر ہوا۔

"سکندر!"

Posted On Kitab Nagri

"ملک صاحب آج آپ زندہ نہیں بچیں گے آپ لوگوں نے دوسروں کی زندگیوں کو کھیل سمجھ رکھا ہے۔"وہ دھاڑا۔

"سکندر ہم سنبھال لیتے ہیں اسے۔"پولیس آفیسر اندر داخل ہوا تو ایک بار پھر اس کے ہوش اڑے۔زرون بھی پیچھے ہی تھا۔زرون نے ہی مرہال کی لوکیشن ٹریس کروائی تھی۔آفیسر نے حوالداروں کو ان تینوں کو ہتھکڑی پہنانے کا حکم دیا تو وجاھت مزاحمت کرنے لگا۔

"آپ نے سکندر کی بیوی کو اغواہ کیا ہے اور نیامت صاحب کا قتل بھی آپ نے ہی کروایا ہے۔"

"ثبوت ہے آپ کے پاس؟"

"ہاں میرے پاس ہے۔"مرہال ذرا پلّر سے باہر نکلی اور پاکٹ سے موبائل نکال کر زرون کی طرف اچھالا۔جسے وہ بآسانی پکڑ چکا تھا۔پھر وہ پلّر کے پیچھے ہی چھپ گئی۔اس کی اس عقلمندی پر اتنے سنجیدہ وقت پر سکندر کے لب مسکراہٹ میں ڈھلے۔اب ان کے پاس کوئی راستہ نہ تھا وہ لڑکی تو ان کی سوچ سے بھی سوگنا تیز نکلی تھی۔

"زرون خان ایک پانی کی بوتل لائیے گا ذرا۔"اس نے وہیں سے کہا۔زرون جلدی سے گاڑی سے پانی کی بوتل لایا۔

"اب ان لوگوں کو یہ پکڑا دیں۔"اس نے اس کے کہے کے مطابق بوتل ٹیبل پر رکھی۔

"یہ کس لیے؟"

Posted On Kitab Nagri

"اوذان ملک مرہال سلیمان خان کسی کا احسان نہیں رکھتی۔"وہ اک ادا سے کہتی پھر پیچھے ہی ہو گئی۔ سکندر کا جاندار قہقہہ گونجا۔ پولیس ان تینوں کو گرفتار کرکے لے گئی۔ زرون بھی ان کے پیچھے ہی نکل گیا۔

"مرہال!" سکندر نے اسے پکارا تو وہ آنکھیں جھکائے ذرا سی باہر کو نکلی۔

"وہاں کیا کر رہی ہو ادھر آؤ۔"

"آپ کچھ کہیں گے تو نہیں۔"

"میرا دماغ خراب ہے کیا۔"اس کے کہنے کی دیر تھی وہ جھٹ کسی بچّے کی طرح اس کے سینے سے جا لگی۔ اور وہ بھی دل ہی دل میں اس کے مل جانے پر شکر ادا کرتا اس کے ماتھے پر بوسہ دے گیا۔ اور اسے خود کے حصار میں لیتا باہر نکل گیا

اب سب کو یہ تو معلوم ہو ہی چکا تھا کہ زمان صاحب بے قصور تھے اسی لیے اب انورل حویلی میں مکمل طور پر آزاد تھی۔ چاہے جو بھی سلسلہ تھا لیکن ان دونوں کو آسانی سے ایک دوسرے کے لیے اچھا ہمسفر مل گیا تھا۔

سلیمان صاحب، مہناز اور آہن بھی حویلی میں قیام کے لیے آگئے تھے۔ بلقیس بیگم شرمندہ تو ہوئی ہی تھیں۔ مگر ان میں انا ہی اتنی تھی کہ وہ انورل سے معذرت نہیں کر سکتی تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

"دیکھیں مرہال آپی اب میں دو سال بعد یہاں اس لیے آیا ہوں کہ کوئی تو میری عمر کا ملے گا مگر نہیں سارے بھائی پھر بڑے ہوگئے ہیں۔"آہن نے دکھ بھری کہانی اپنی بہن کو سنائی۔زرون، سلیمان، نعمان اور آہن لاؤنج میں بیٹھے ہوئے تھے۔مرہال تو سلیمان صاحب سے ہی چپکی بیٹھی تھی۔

"آہن کمال ہو تم بھی جب تم بڑے ہوگے تو ظاہر سی بات ہے باقی بھی بڑے ہوں گے تم ایسا کرو ازمیر سے دوستی کرلو اچھا وقت گزر جائے گا۔"

"مجھے نہیں پتہ اس حویلی میں کوئی لڑکی بھی میری عمر کی نہیں ہے ورنہ میں اس سے دوستی کرلیتا۔"سب نے اسے گھورا۔

"شرم کرو بچے نہیں ہو سیکنڈ ائیر میں ہو اب بھی تمہیں دوستی کی پڑی ہے چلو نکلو یہاں سے۔"

"بابا دیکھ لیں انہیں آپ کیوں کچھ نہیں کہتے؟"

"آہن میرے چھوٹے بھائی جلنے کی ضرورت نہیں ہے بابا بھلا مجھے کیوں کچھ کہنے لگے بابا تو بیٹیوں کے ہوتے ہیں۔"اس نے اتراتے کہا تو سلیمان صاحب نے اس کی پیشانی چومی۔

"لیکن آپ نے دونوں ہی لے لیے ہیں ماما بھی بابا بھی۔"

"ہاں تو۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

"تو میں بھی پھر دادو لے لیتا ہوں۔"

"وہ بھی میری ہی ہیں۔"

"کیا ہے بھئی۔"وہ جلتا بھنتا باہر نکل گیا پیچھے وہ سب ہنس دیے۔

"زرون کیا بنا پھر اس معاملے کا۔"سلیمان صاحب زرون کی طرف متوجہ ہوئے۔

"چچا جان اسی ہفتے کورٹ میں ہیئرنگ ہے اور ہمارے پاس جو پختہ ثبوت ہیں ان کی بنا پر انہیں جلد سزا سنادی جائے گی۔"

"اور ہماری طرف سے وکالت کون کرے گا؟"

"مہناز چچی۔"زرون کے بتانے پر وہ کھل کر مسکرائی۔

"مجھے ایک بات سمجھ نہیں آرہی چلو مرہال کی تو لوکیشن ٹریس کرلی لیکن تم لوگوں کو کیسے پتہ چلا کہ یہیں نیامت کے قاتل تھے۔"نعمان صاحب تجسس کے مارے آگے ہو کر بیٹھے۔

"آئے ہائے چچا جان بدل رہے ہیں۔"مرہال نے آنکھیں قدرے چھوٹی کر کے چھیڑا تو وہ جھینپ گئے۔

"جب میں اپنے آدمیوں کے ساتھ اس جگہ دیکھنے گیا جہاں سکندر کا ایکسیڈینٹ ہوا تھا تو وہاں ایک نمبر پلیٹ پڑی تھی وہ نمبر پلیٹ اسی ٹرک کی تھی بس پھر آگے آگے پتہ چلتا گیا کہ سالوں پہلے نیامت پھوپھا

Posted On Kitab Nagri

کا ایکسیڈینٹ بھی انہیں سے کروایا گیا تھا۔ قسم سے مار مار کر سچ اگلوایا میں نے تو فوراً انہیں بھی پولیس کو پکڑوا دیا۔ بھئی قتل یہ کرتے ہیں چاہے حکم وہ دیتے ہوں۔"

"بھئی تم نے تو ہمیں متاثر ہی کر دیا۔ اور مرہال تم نے ریکارڈنگ کیسے کی۔"

"چچا جان کیا ہی پوچھ لیا آپ نے ان پاگلوں نے جب میری بات پر ہنسنا شروع کیا تو میں نے بھی جھٹ موبائل ریکورڈنگ پر لگا دیا۔ غریب بیچارے بہت ہی بھولے تھے۔" وہ انہیں پیٹھ پیچھے داد دیتی اٹھ کر باہر چلی گئی۔ سب نے مسکرا کر اسے دیکھا جو زرون سے بھی زیادہ تیز نکلی تھی۔

بلقیس بیگم لاؤنج میں بیٹھی ہوئی تھیں مرہال بھی ساتھ ہی تھی۔ بلقیس بیگم اسے نصیحتیں کر رہی تھیں۔ تبھی شیر ام دھڑام سے لاؤنج کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا۔

"دادی خان میں روح سے شادی نہیں کر سکتا۔" بلقیس بیگم کو پہلے اس کے دھڑام سے درازہ کھولنے اور پھر بے تکی بات پر تپ چڑھی۔

"میاں دماغ ٹھکانے پر ہے بھی یا نہیں کیا بات کر رہے ہو ہوش میں تو ہو۔" مرہال آرام سے بیٹھی رہی جیسے اسے کچھ سنائی ہی نہ دیا ہو۔

"ہاں میں ہوش میں ہی ہوں میں اس سے شادی نہیں کر سکتا۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"تم ساری تمیز بھول گئے ہو تمہیں اسی سے ہی شادی کرنی ہو گی میں نے ایک بار زبان دے دی تو اس کا مطلب ہے دے دی۔"

* میں کیوں کروں اس سے شادی میری کوئی زندگی نہیں ہے کیا اور ویسے بھی میں اسے خوش نہیں رکھ پاؤں گا۔"

"تو تم کس سے شادی کرنا چاہتے ہو؟" بلقیس بیگم کے سوال پر وہ دو پل کو رکا۔

"میں حیام سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔" اس کے جواب پر ایک زوردار تھپّڑ بلقیس بیگم نے اس کے گال پر جڑا۔ تھپڑ کافی زور سے مارا گیا تھا۔

"غیرت نام کو ہے یا نہیں یوں منہ پھاڑے کہہ رہے ہو کہ حیام سے شادی کرنی ہے جو میں نے فیصلہ کیا ہے اسی کے مطابق ہی شادیاں ہونگیں۔ کیونکہ جو تم فرمائش کر رہے ہو وہ کبھی پوری نہیں ہو سکتی۔"

"لیکن میں آپ کے فیصلے پر عمل نہیں کر سکتا یہ میری زندگی کا فیصلہ ہے۔" ان کی اونچی اونچی آوازوں پر سکندر، نعمان، ازمیر اور زرون بھی وہاں آ چکے تھے۔

"ٹھیک ہے پھر اگر تم بات نہیں مانو گے تو تمہیں زندہ رہنے کا بھی کوئی حق نہیں ہے۔" نعمان اور سکندر اسے غصّے سے گھور رہے تھے۔ نعمان صاحب اس لیے کیونکہ حیام ان کی بیٹی تھی۔ اور سکندر اس لیے کہ یوں منہ کھولنے کی کیا ضرورت تھی کسی سے مشورہ ہی کر لیتا کوئی اور راہ ہی نکل آتی۔ زرون اور ازمیر کو اپنی بہن کی وجہ سے ذرا غصّہ تھا باقی تو وہ دونوں مکمل طور پر بلقیس بیگم کے

Posted On Kitab Nagri

اصولوں کے خلاف تھی بس ماننا ان کی مجبوری تھی۔وہ شیر ام کو بچپن سے جانتے تھے اور حیام کی شادی علیم کے ساتھ کرنے والے فیصلے پر رضامند نہ تھے۔بلقیس بیگم نے ایک پہلوان کو آواز دی اور بندوق منگوائی۔وہ پہلوان جلدی سے بندوق لے آیا۔بلقیس بیگم نے پکڑ کر اس کا نشانہ شیر ام کی طرف کیا۔شیر ام کی آنکھوں میں ذرہ برابر بھی ڈر نہ تھا۔

"حیام،حیام کہاں ہو؟"روح اس کے کمرے میں اتھل پتھل ہوتی سانسوں کے ساتھ حاضر ہوئی جو ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی بال بنا رہی تھی۔

"کیا ہوا ہے ایسے کیوں پکار رہی ہو؟"اس نے چڑتے پوچھا۔

"شیر ام لالہ نے دادی خان سے تم سے شادی کی فرمائش کی ہے دادی خان بہت غصّے میں ہیں اچّھو پہلوان سے بندوق منگوائی ہے پتہ نہیں کیا ہونے والا ہے۔"روح کے بتانے کی دیر تھی وہ برش وہیں نیچے پھینکتی،کھلے بالوں اور گلے میں ڈالے ہوئے ڈوپٹے کے ساتھ وہاں سے نکل گئی۔روح بھی اسے سنبھالنے کے لیے پیچھے ہی بڑھی۔وہ اندرونی حصّے سے ہوتی لاؤنج کے پاس پہنچی۔شیر ام کی سیدھی نظر اس پر پڑی جس کی آنکھوں میں آنسو تھے بلقیس بیگم اس پر تانے کھڑی تھیں مگر وہ ثابت قدم ہی تھا۔وہ یک ٹک اسے دیکھتا رہا اس کے لیے اس سے خوبصورت بات اور کیا ہو سکتی تھی کہ وہ جس سے محبّت کرتا تھا اس کا دیدار کر کے مرے۔

Posted On Kitab Nagri

روح حیام کو زبردستی وہاں سے لے گئی۔ کمرے میں جا کر وہ زاروقطار رودی اور اچانک غم کی شدّت سے ہوش کھونے لگی۔ اور دھڑام سے بے ہوش ہو کر زمین پر ہی گر گئی۔

"حیام!" روح کی چینخ گونجی۔

مرہال نے آنکھ سے ہی سکندر کو اشارہ کیا تو اس نے کچھ پل مرہال کو دیکھا پھر آگے بڑھا۔

"دادی خان اسے مارنے سے کیا ہو گا آپ چھوڑیں اسے میں خود ہی دیکھ لیتا ہوں آپ جو کہیں گی وہی ہو گا دیکھتے ہیں یہ کیسے شادی نہیں کرتا۔" سکندر نے کہہ کر بلقیس بیگم کے ہاتھ سے بندوق پکڑی اور انہیں کندھوں سے پکڑ کر حوصلہ دیتا شیرام کو لیتا باہر نکل گیا۔ وہ لوگ جب حویلی سے نکلنے لگے تو شیرام کے کانوں میں آخری الفاظ یہی گونجی کہ حیام بے ہوش ہو گئی ہے۔ اس کا دل تڑپ اٹھا۔ سکندر اسے زبردستی لے گیا۔ باقی سب حیام کے کمرے کی طرف بڑھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ ہوش میں آئی تو اس کی پریشانی کسی طور بھی کم نہیں ہو رہی تھی۔ اس کے گرد اس کا باپ دونوں بھائی اور بلقیس بیگم اور مقدّس بیگم موجود تھیں۔

"پتر کچھ کھا بھی لیا کر یہ تیری کوئی عمر ہے بے ہوش ہونے کی۔" وہ کچھ نہ بولی اور بولتی بھی کیا اس نے روح کی طرف دیکھا تو اس نے نظروں سے ہی پرسکون رہنے کا اشارہ کیا۔

Posted On Kitab Nagri

"مقدّس خیال رکھا کر بچّی کا۔"بلقیس بیگم ایک دو نصیحتوں کے بعد اٹھ کر چلی گئیں۔ازمیر اور نعمان بھی نکل گئے۔زرون بھی اس کے بال سہلاتا چلا گیا۔مقدّس بیگم بھی کچھ دیر اس کے پاس بیٹھی رہیں پھر آخر کام کی وجہ سے انہیں بھی جانا پڑا۔

"تم فکر نہ کرو بچ گئے ہیں وہ۔"روح نے کہا تو وہ ٹھنڈی آہ بھر کے رہ گئی۔

"شیرام تم پاگل ہو گئے ہو کیا دل تو کرتا ہے میں تمہارے خود گولی ماردوں۔"سکندر نے اس کا گریبان پکڑے غصّے سے کہا۔وہ اسے فارم ہاؤس لے آیا تھا۔

"ماردو ایسی زندگی سے موت اچھی ہے۔"

"ماردو بڑے آئے تم ہیر کے رانجھے شیرام اپنی بکواس بند رکھو دماغ میں عقل نام کی چیز ہے بھی یا نہیں بنے چلے تھے رانجھے بندہ کسی سے پوچھ ہی لیتا ہے۔"

"سکندر میں صرف اور صرف حیام سے ہی شادی کروں گا۔"

"اچھا میرے بھائی اسی سے ہی کرلینا۔ اب اپنی زبان بند کر کے خود بھی سکون کرو اور مجھے بھی کرنے دو۔"سکندر اسے چھوڑتا ایک طرف ہو گیا۔اسے حیرانگی ہوئی تھی کہ مرہال کا اس قدر ٹھنڈا ری ایکشن اس کا مطلب اس کے دماغ میں ضرور کوئی کھچڑی پک رہی تھی۔لیکن اب عورتوں کے

Posted On Kitab Nagri

معاملے میں پڑنے کا اس کا بالکل بھی دل نہیں تھا۔اسے مرہال پر پورا بھروسہ تھا اور اب تو ویسے بھی وہ پہلے والی مرہال بن گئی تھی۔

"دادو مجھے آپ سے ضروری بات کرنی ہے۔"مرہال قمیض شلوار میں ملبوس اور نفاست سے سر پر ڈوپٹہ اوڑھ کر بلقیس بیگم کے کمرے میں آئی۔بلقیس بیگم نے اسے اپنے پاس بٹھایا۔

"دادو آپ روح کا تسلیم پھوپھو کے گھر رشتہ کر سکتی تھیں نا اور شیرام اور حیام کا کر دیتیں۔مجھے غلط مت سمجھیے گا میں وکالت کرنے نہیں آئی۔"

"دادو بتائیں نا۔"

"مرہال میں کیسے کر لیتی شاہد کبھی بھی روح کو بہو نہ بناتا اس میں انا دیکھی ہے اور میں نہیں چاہتی تھی کہ میری بیٹی کو ایک اور دکھ ملے۔"مرہال نے ان کی بات پر کوئی تاثر نہ دیا۔اس کا دل تو بہت تھا کہ کہتی۔"انا تو آپ میں بھی بہت ہے اس انا کا کیا؟"

"چلیں میں چلتی ہوں بس یہی بات کرنی تھی۔"وہ کہتی باہر چلی گئی۔

"ہر کوئی اپنی انا میں دوسروں کو دبا کر مگر اپنی انا کو ختم کرنے کوشش نہیں کرتا۔معاشرے میں دو قسم کے لوگ رہتے ہیں ایک وہ کہ جب ان کے ساتھ کچھ برا ہوتا ہے یا کوئی ان کے ساتھ برا کرتا ہے تو وہ آگے ویسے ہی دوسروں کے ساتھ برا کرتے ہیں اور ایک وہ ہیں کہ جب ان کے ساتھ کچھ برا ہوتا ہے

Posted On Kitab Nagri

تو وہ اچھائی سے برائی کو ختم کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ان دونوں میں نقصان پہلے والے کا ہوتا ہے جو برائی سے سیکھتا نہیں بلکہ خود بھی ویسا ہی سنگدل بن جاتا ہے۔"مرہال سوچتی سیڑھیاں چڑھ گئی۔ مرہال کے مطابق بلقیس بیگم بھی ان لوگوں میں سے تھیں جیسے ان کے ساتھ ہوا تھا یا جو انہوں نے دیکھا تھا ویسے ہی وہ آگے کر رہی تھیں اور دوسرا انہوں نے شاہد پھوپھا کی رضا تو جانی ہی نہیں ہمیشہ کی طرح اپنی ہی من مانی کی اور آج یہ نوبت آگئی تھی کہ وہ اپنے ہی گھر کے بیٹے کو مارنے والی تھیں۔

"کیا ضرورت تھی آپ کو یوں دادی خان کے سامنے کہنے کی۔"حیام نے اس کے کمرے میں داخل ہوتے ہی گلہ کیا۔شیرام اسے دیکھ کر بُری طرح چونکا۔اسے کہاں یقین تھا کہ وہ آئے گی مگر وہ آہی گئی تھی۔

"تم یہاں۔"

"کچھ پوچھا ہے میں نے آپ کو کیا ضرورت تھی؟"

"اچھا لیکن میں تمہیں اس بات کا جواب دہ نہیں ہوں۔"

"بہت شوق ہے نا آپ کو بہادری دکھانے کا ٹھیک ہے پھر۔۔۔"

"تم یہاں کیا کر رہی ہو تمہیں تو مجھ سے محبّت ہی نہیں تھی۔"شیرام نے جانچتی نظروں سے دیکھا۔حیام نظریں پھیر گئی۔

Posted On Kitab Nagri

"میں یہاں یہ کہنے آئی تھی کہ آپ اپنی زندگی سکون سے گزاریں اور مجھے بھی سکون میں رہنے دیں میری اتنی اوقات نہیں ہے کہ کوئی میرے لیے اپنی جان گنواتا پھرے اور نہ ہی میں کسی کو اتنی اجازت دیتی ہوں۔"

"میں نے تم سے کوئی اجازت نہیں مانگی اور میری زندگی میں جو کچھ مرضی کرتا پھروں۔"وہ غصّے سے کہتا اس کے پاس سے ہوتا باہر نکل گیا۔وہ خالی نظروں سے زمین کو ہی دیکھتی رہ گئی۔

"میری پیاری ساس تھوڑی دیر کے لیے آرام ہی کر لیا کریں ہر وقت ہی کچن میں گھسی رہتی ہیں۔"مرہال کچن میں آئی تو ہمیشہ کی طرح ناز بیگم کو کچن میں ہی مصروف پایا۔

"اب میری بہو کو تو کھانا بنانا نہیں آتا میں نے سوچا میں ہی اسی کے حصّے کا بھی کام کر لیتی ہوں۔"

"آپ کی اس سوچ کے لیے عظیم خوش خبری کہ آپ کی یہ اناڑی بہو جلد ہی کام سیکھ لے گی پھر میں آپ کو لذیذ کھانے بنا بنا کر کھلایا کروں گی۔"

"اور میں کہاں سے لذیذ کھانے کھاؤں گا؟"سکندر اندر آتا ایک کرسی کی پشت پر ہاتھ ٹکا کر کھڑا ہو گیا۔

"اپنی دوسری بیوی سے۔"مرہال نے ناز بیگم کا خیال کرتے چہرے پر مسکراہٹ سجائے کہا۔

"بہت سلیقے والی ہے نا وہ۔"

Posted On Kitab Nagri

"ہاں یہ تو ہے۔" اس نے بھی اسی کے انداز میں کہا تو وہ جل کر رہ گئی۔

"امّی کچھ کھانے کو ہے؟"

"سکندر میں جانتی تھی ورنہ تم کیوں کچن میں آنے لگے۔" ناز بیگم نے فریج سے بریانی کی پلیٹ نکال کر اوون میں گرم کرنے کو رکھی۔

"تمہارے دماغ میں کیا چل رہا ہے؟" اس نے آہستگی سے پوچھا تو اس نے یکدم سکندر کی طرف دیکھا۔ نیوی بلیو قمیض شلوار کے ساتھ گردن کے گرد براؤن چادر، تیکھے نین نقوش کا مالک، کالے بالوں کو اوپر کو سیٹ کیے ہوئے، کالی آنکھوں والا خوبرو جوان شخص مرہال کا محرم بن کر اس کے سامنے بیٹھا تھا۔ وہ کچھ پل اسے دیکھتی رہی پھر نفی میں سر ہلاتی وہاں سے نکل گئی۔ سکندر نے ناسمجھی سے اس کی پشت کو دیکھا پھر ناز بیگم کی طرف متوجہ ہو گیا۔

"سکندر بیٹا کیوں کر رہے ہو دوسری شادی دیکھو مرہال اتنی پیاری بچّی تو ہے۔" ناز بیگم اس کے سامنے پلیٹ رکھتیں خود بھی ساتھ ہی بیٹھ گئیں۔

"ویسے بچّی تو پیاری ہے۔" سکندر کی آنکھوں کے سامنے اس کا خوبصورت سراپا لہرایا۔

"سکندر میں یہاں کوئی مذاق نہیں کر رہی اور نہ ہی شادی کوئی مذاق ہے اوپر سے میں اس بات پر حیران ہوں کہ تمہاری اس فرمائش پر امّاں بیگم نے کچھ نہیں کہا۔" سکندر خاموشی سے ان کی باتیں سنتا

Posted On Kitab Nagri

رہا کیونکہ اس نے جو فیصلہ کیا تھا وہ تو اس پر عمل تو اس نے کرنا ہی تھا۔اب جو کوئی مرضی اسے روکے اس پر کوئی اثر نہیں ہونے والا تھا۔

"دادو،دادو۔"مرہال بلقیس بیگم کو پکارتی ان کے کمرے میں داخل ہوئی۔

"مرہال کونسی آفت آگئی جو یوں پکار رہی ہو؟"بلقیس بیگم جو کہ تسبیح کر رہی تھیں خلل ڈلنے پر برہم ہوئیں۔

"دادو میں تسلیم پھوپھو کے گھر جا رہی ہوں شیر ام کو کہہ دیں کہ وہ لے جائے۔"

"اب تمہیں وہاں جانے کی کونسی مجبوری پڑ گئی اور کون کون جا رہا ہے۔"

"فلحال تو میں اکیلی جا رہی ہوں باقی آپ عوام بڑھا دیں تو میں کچھ نہیں کہہ سکتی۔"

"وہ اپنے بھائی کو بھی لے جانا منہ بنا کے پھر رہا ہے۔"

"ضرور دادو بس آپ شیر ام کو کہہ دیں۔"وہ کہتی واپس چلی گئی۔

www.kitabnagri.com

"بھابھی یہ سکندر کیا کر رہا ہے میں اس کے فیصلے پر بالکل بھی رضامند نہیں ہوں۔"مقدس بیگم نے سبزی کاٹتے اپنی رائے ناز بیگم کے گوش گزاری۔

Posted On Kitab Nagri

"مقدس یہاں راضی ہے کون اور یہاں ہماری رائے پوچھنے والا بھی ہے کون؟"ناز بیگم نے اداسی سے جواب دیا اور چولہے پر پتیلہ چڑھا گئیں اور گھی ڈال کر پیاز ڈال کر بھوننے لگیں۔

"کہہ تو آپ ٹھیک رہی ہیں کہیں امّاں جان مرحال سے اس کی زبان درازیوں کے بدلے تو نہیں لے رہیں۔"

"مقدس یہ بات کسی اور سے مت کہہ دینا تم اس بات کو بخوبی جانتی ہو کہ امّاں مرحال سے بہت محبّت کرتی ہیں اور بدلہ یہ کبھی نہیں ہو سکتا مرحال کوئی روح یا حیام نہیں ہے وہ مرحال ہے یہ سارا فساد سکندر کا ہی پھیلایا ہوا ہے میں نے اسے سمجھانا چاہا مگر بات کو ہی گول مول کر گیا۔"

"کہہ تو آپ ٹھیک رہی ہیں لیکن مجھے مرحال کے ساتھ یہ ناانصافی ذرا برداشت نہیں ہے۔"

"جاؤ ایسے کرو جا کر امّاں سے بات کرو۔"

"نہ بھئی نہ مجھ سے تو نہیں ہوتی ابھی کال کوٹھڑی میں بند کروا دیں گی۔"

"بس پھر اپنی زبان کو تالا لگالو کیونکہ اب جو بھی ہو گا بہتر ہی ہو گا اور مرحال خود ہی نمٹ لے گی سکندر کو جو پر لگے ہوئے ہیں سارے اتر جائیں گے۔"وہ کہتیں مقدس بیگم کو مسکرانے پر مجبور کر گئی تھیں۔

-------------------------------.

Posted On Kitab Nagri

وہ لوگ تسلیم بیگم کے گھر پہنچ گئے تھے جو کہ شہر میں ہی تھا۔ تسلیم بیگم نے ان کا اچھے سے استقبال کیا۔ سب افراد ڈرائنگ روم میں براجمان ہو چکے تھے۔ کچھ دیر باتوں کا ماحول جما رہا پھر شاہد صاحب بھی آ گئے۔

"مجھے انکل سے ضروری بات کرنی ہے شیر ام آپ لوگ تھوڑی دیر کے لیے باہر چلے جائیں۔" مرہال نے کہا تو تینوں لڑکے باہر نکل گئے۔ وہاں پر وہ، تسلیم اور شاہد صاحب ہی موجود تھے۔

"کیا بات کرنی ہے مرہال بیٹا تم نے؟" شاہد صاحب کا موڈ قدرے اچھا تھا۔

"میں یہ بات کرنے آئی تھی کہ آپ کیوں نہیں روح کو اپنے گھر کی بہو بنا لیتے باقی سب کی زندگی بھی پر سکون ہو جائے گی۔ کوئی محبّت میں قربان نہ ہو گا اور نہ ہی کوئی حویلی کے اصولوں کے آڑے آ کر اپنی جان گنوائے گا۔" اس کی بات پر شاہد صاحب گہری سانس خارج کر گئے۔ انہوں نے پہلے اپنی بیوی کی طرف دیکھا پھر مرہال کی طرف متوجہ ہوئے۔

"میری بھی یہی خواہش تھی اور میں اب حویلی کا اکلوتا داماد ہوں مگر تمہاری دادو نے پوچھا ہی نہیں۔ میری بھی کوئی عزّت ہے میں بھی نہیں پوچھوں گا۔ جس نے جو فیصلہ کرنا ہے کرتا رہے۔" ان کی بات پر مرہال کو غصّہ آیا۔

"انہیں بھی یہی لگتا ہے کہ آپ رشتہ نہیں لیں گے اسی لیے انہوں نے خاموشی سے رشتہ کر دیا۔" مرہال نے دلیل دی تھی مگر وہ بھی نہیں جانتی تھی کہ اس نے دلیل کیوں دی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"لیکن اب وقت گزر گیا ہے اب میں کچھ نہیں کر سکتا۔" آخر وہ بھی تو بلقیس بیگم کے ہی داماد تھے جلد کہاں سمجھنے والے تھے۔ مرہال نے سکون سے ارد گرد کا جائزہ لیا۔ پھر صوفے کی پشت سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئی۔

"دیکھیں انا ہر انسان کے اندر پائی جاتی ہے اب مجھے ہی دیکھ لیں میرا شوہر کہتا ہے کہ میں اظہارِ محبّت کروں تو میں دوسری شادی نہیں کروں گا لیکن میں نے انا کی آڑ میں اُسے آج تک نہیں کہا کہ میں اس سے محبّت کرتی ہوں اب اگر میں انا چھوڑ دوں تو سب کتنا آسان ہو جائے گا لیکن یہاں مجھے مان ہے کہ سکندر میری انا کو برداشت کر سکتا ہے شاید۔ خیر یہ تو الگ بات ہے مگر آپ اپنی ضد چھوڑ دیں اس رشتے کو انا کا مسئلہ مت بنائیں کیونکہ آپ کو پتہ ہے کہ آپ کو بلقیس بیگم پر مان نہیں ہے آپ اپنے بیٹے کی رضا بھی تو دیکھیں نا اور یہ ہی نہیں دو اور لوگ ان میں بہت بُری طرح پس رہے ہیں۔"

"میں کیا کروں اب تم ہی بتاؤ۔" مرہال کی بات پر وہ خود کو سوچنے پر مجبور کر چکے تھے۔

"کچھ زیادہ نہیں کرنا آپ بس آئیں اور رشتہ مانگیں میں گارنٹی دیتی ہوں فوراًہاں میں جواب ملے گا اگر مشورہ اچھا لگا ہو تو ضرور عمل کریے گا اور اس جمعہ کو ہی آجایئے گا۔" وہ اٹھتی ان سے مل کر چلی گئی۔

دردانہ نے اسے پیغام دے کر ملاقات کرنے کے لیے ایک ریسٹورینٹ میں بلایا تو وہ بے دلی سے اس سے ملاقات کرنے کے لیے چلی گئی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ دونوں ریسٹورینٹ کے ایک طرف بیٹھیں ہوئی تھیں۔مرہال قمیض شلوار کے ساتھ ڈوپٹہ سر پر ٹکائے ہوئے تھی اور دردانہ لمبی فراک کے ساتھ بال پشت پر پھیلائے ہوئے ڈوپٹے سے ندارد تھی۔ مرہال نے آکر ہی بس اسے ایک نظر دیکھا تھا جبکہ وہ مرہال کو مسلسل دیکھ رہی تھی۔اس کی نظروں میں شرمندگی تھی۔

"کیا بات کرنی ہے تم نے جلدی بتاؤ میں فارغ نہیں ہوں۔"اس کا انداز سپاٹ تھا۔

"میں نے یہ کہنا تھا کہ دوستی کروگی مجھ سے؟"اس کے سوال پر مرہال نے چونک کر اسے دیکھا کہ کیا تمہاری دماغی حالت درست ہے کہ تم اتنا کچھ کرنے کے بعد بھی یہ اُمید رکھ رہی ہو۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

Posted On Kitab Nagri

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کرسکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

"ہاں میں جانتی ہوں میں نے تمہارے ساتھ بہت غلط کیا اور بہت زیادہ ہی خودغرضی اپنائی مگر مجھے بہت شرمندگی ہے اس بات کی۔" وہ نظریں جھکا گئی۔ مرہال نے ایک نظر اس کا بغور جائزہ لیا پھر گویا ہوئی۔

"ایک انسان اپنے دشمن سے اس لیے دشمنی نبھاتا ہے کیونکہ وہ اس میں دشمن سے دشمنی نبھانے کی ہمّت ہوتی ہے مگر ایک مضبوط انسان میں زمانے سے لڑجانے کے باوجود بھی اک وفادار دوست کے ظاہر کے پیچھے چھپے دشمن کی دشمنی سہنے کی ہمّت نہیں ہوتی کیونکہ وہ اس دشمنی کو پہلے ہی وفاداری کا نام دے چکا ہوتا ہے۔" اس کی بات پر دردانہ نے تڑپ کر اس کے چہرے کو دیکھا جو کسی بھی قسم کے تاثر سے خالی تھا۔

"میں نے تم سے کبھی بھی دشمنی نہیں نبھائی۔"

"ٹھیک ہے پھر شاید تم وفا کا مطلب نہیں جانتی تھی یا کسی نے سکھایا ہی نہیں۔"

Posted On Kitab Nagri

"میں کسی پر بھی دوبارہ اعتبار کر کے اپنے سکون کو برباد نہیں کر سکتی ہاں لیکن تمہیں ایک مشورہ ضرور دیتی جاؤں اگر آئیندہ کسی سے دوستی کرنی ہوئی تو پہلے اچھے سے وفا کا، دوستی کا مطلب جان لینا پھر دوستی کا ہاتھ بڑھانا کیونکہ ہر کوئی مرہال سلیمان خان جیسا نہیں ہے جو معاف کر دے۔" وہ کہہ کر اپنا موبائل اٹھاتی وہاں سے چلی گئی۔ دردانہ تو اسی بات پر خوش ہو گئی تھی کہ اس نے اسے معاف کر دیا تھا۔

"ہاں وہ غصّے کی تیز مرہال سلیمان خان ظرف میں بھی بہت اعلیٰ تھی۔" اس کے دل سے گواہی آئی تو وہ مسکرا کر سر جھٹک گئی۔

"دادو کیا کر رہی ہیں؟" مرہال انکے کمرے میں آئیں جو کہ بیڈ پر بیٹھیں البم میں سے تصویریں دیکھ رہی تھیں۔

"آجا صحیح وقت پر آئی ہے تو آ تجھے تصویریں دکھاؤں۔" بڑی بیگم نے اسے بیڈ پر اپنے پاس بٹھایا اور اتپنی شادی کی تصویریں دکھانے لگیں۔ اور اس کے بعد ان کے بچپن کی بھی تصویریں دکھائیں۔ مرہال کا دن تصویروں کو دیکھ کر ہی خوبصورت بن گیا تھا۔

سب کو اکھٹا ایکھ کر ان دونوں کی آنکھیں نم ہو گئیں۔ مرہال کی آنکھوں میں تو خوشی کے آنسو تھے اور بلقیس بیگم کی آنکھیں بھرنے کی وجہ اور تھی۔ مرہال نے ان کے ہاتھ سے البم پکڑ کر ایک طرف رکھا۔ اور ان کے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیے۔

Posted On Kitab Nagri

"ادھر دیکھیں دادو کیوں رو رہی ہیں۔" مرہال نے پوچھا تو بڑی بیگم نے ہاتھ چھڑوا کر آنکھیں صاف کیں۔

"میں کب روئی ہوں؟"

"میری طرف دیکھیں دادو۔" اس نے ان کے چہرے کو ہاتھوں میں لیتے اپنی طرف کیا۔

"بس سب کو اکھٹا دیکھ کر آنسو نکل آئے۔"

"لیں اب بھی تو سب اکھٹے ہی ہیں۔"

"نہیں کوئی اکھٹا نہیں ہے سب بکھر رہے ہیں میرے پوتے مجھ سے بغاوت کر رہے ہیں۔ میں نے ایسا تو نہیں سوچا تھا۔ میری ساری محبّت پر پانی بہہ گیا۔"

"یہی تو اصل بات ہے آپ اگر اصولوں پر عمل یا سختی سے حکمرانی نہ کرتیں تو یہ سب نہ ہوتا۔ ایسے محبّتیں تو دلوں میں پیدا نہیں ہوتیں نا۔ کتنے ہی لوگ اصولوں کی بھینٹ چڑھے۔ اگر آپ اچھے سے حکمرانی کرتیں تو سب مل جل کر رہ رہے ہوتے۔" بڑی بیگم کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے اور بہتے بھی کیوں نا سب ہی تو انہیں اس عمر میں چھوڑ رہے تھے۔

"دادو میں آپ کو بُرا نہیں کہہ رہی بس آپ کا طریقہ غلط تھا آپ نے ہر کسی کو دبانے کی کوشش کی ویسے ہی جیسے آپ کے بڑوں نے آپ کے ساتھ کیا اس کا نتیجہ کیا نکلا آپ نے بھی وہی کچھ آگے کیا اور سب آپ کے سامنے ہے کوئی دب کر نہیں رہتا کیونکہ اب لوگوں میں شعور آرہا ہے لیکن اگر آپ

Posted On Kitab Nagri

چاہیں تو اب بھی سب ٹھیک ہو سکتا ہے۔"بڑی بیگم نے آنکھیں صاف کرتے پُر امید نظروں سے مرہال کی طرف دیکھا۔

"اچھا ایک بات تو بتائیں اگر زوریز اور روح کا رشتہ ہو جائے تو شیر ام اور حیام کا کر دیں گی۔"وہ سوچ میں پڑ گئیں۔

"لیکن شاہد نہیں لے گا۔"

"اگر وہ رشتہ لینے آئیں تو۔"

"تو پھر سوچا جا سکتا ہے۔"

"بس پھر ساری پریشانیوں اور سوچوں کو پیچھے چھوڑیں اگر آپ سب کو اکھٹا اور خوش و خرم دیکھنا چاہتی ہیں تو مجھ سے ایک وعدہ کریں۔"جو وعدہ مرہال نے مانگا تھا وہ بڑی بیگم کے لیے سب سے مہنگا تھا۔

"اہم، اہم۔"سب افراد ڈنر کے لیے ٹیبل پر براجمان تھے جب شیر ام کو آتے دیکھ بڑی بیگم نے گلا کھنکھارا۔

سکندر اور زرون ہنسی ضبط کر گئے۔ شیر ام نے بڑی بیگم کو دیکھا تو نہ مگر ماتھے پر بل چڑھا گیا۔

"سکندر کیا کہا پھر اس نے مان گیا کیا؟"

Posted On Kitab Nagri

"جی دادی خان میں نے اسے سمجھا دیا تھا اسے آپ کے فیصلے پر اعتراض نہیں ہے۔" سکندر کے چہرے پر مخصوص مسکراہٹ تھی۔

"لگ تو نہیں رہا۔" انہوں نے شیر ام کا جائزہ لیتے کہا۔

"دادی خان یہ آپ کا وہم ہے ورنہ یہ تو راضی ہے۔" سکندر کی بات پر شیر ام نے اسے گھورا۔

"خیر راضی ہونا بھی چاہیے کیونکہ میرے فیصلے پر عمل کرنے کے بغیر کوئی اور راستہ بھی نہیں ہے۔" بلقیس بیگم نے دبی دبی دھمکی دی۔ پھر سب خاموشی سے کھانا کھانے لگے۔

"مانگو معافی ورنہ ایک گھونسا لگاؤں گا ساری اکڑ ختم ہو جائے گی۔" کھانے کے دوران سکندر نے شیر ام کو آنکھوں کے اشارے سے ہی دھمکی دی۔

"میں نہیں مانگ رہا تو خود مانگ لے۔"

"بکواس تو کر کے گیا تھا میں نہیں اب معافی مانگو ورنہ بعد میں تمہاری عقل ٹھکانے لگاؤں گا۔"

"آئے ایم سوری دادی خان۔" شیر ام نے نظریں جھکائے کہا۔ کھانا کھاتیں بڑی بیگم کے ہاتھ رُکے۔

"اب اس موئی سوری کا کیا فائدہ دل تو تم نے میرا دکھا ہی دیا تھا نا۔"

"اور میرے دل کا کیا؟" اگر سکندر نہ ہوتا تو وہ یہ بات ضرور بول دیتا۔

Posted On Kitab Nagri

"معاف کر دیں آپ جو کہیں گی میں وہی کروں گا۔" یہ معافی ظاہری تھی جو کہ سکندر کے پلین کے مطابق تھی۔ کیونکہ اس کے مطابق شادی تو اس کی حیام سے ہی ہونی تھی بس یہ معافی بلقیس بیگم کے سامنے زبان چلانے کی تھی۔

"اچھا کیا معاف تو بھی کیا یاد کرے گا۔" وہ مسکرا اٹھیں۔ شیرام بھی انہیں ایک نظر دیکھ کر دوبارہ نظریں اپنی پلیٹ پر جما گیا۔

آج ان کی کنووکیشن تھی۔ وہ بے دلی سے سکندر کے ساتھ اپنی یونیورسٹی گئی۔

خاموش ویران نگاہوں سے وہ شیشے سے باہر دیکھتی رہی۔ سکندر نے بھی اسے ڈسٹرب کرنا ضروری نہ سمجھا۔ وہ اسے یونیورسٹی ڈراپ کرتا خود اپنے آفیس چلا گیا۔ وہ بھی مرے مرے قدموں سے یونیورسٹی کے اندر بڑھی۔ اس کا دل گھبرا رہا تھا۔ اس کا اندر جانے کا بالکل بھی دل نہ تھا مگر مجبوری کے تحت جانا پڑا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

کنووکیشن کے بعد وہ پارکنگ ایریا میں آ گئی۔ سفید قمیض شلوار کے ساتھ سفید ہی ڈوپٹہ اوڑھے وہ ایک طرف کھڑی زمین کو ہی گھور رہی تھی۔ سفید کپڑوں کے ساتھ اس کی رنگت بھی سفید پڑ چکی تھی۔

سکندر کو اس نے فون تو کر دیا تھا مگر وہ ابھی پہنچا نہیں تھا۔ لیکن گاڑی میں بیٹھتے حلیمہ اور جمی کی نظر اس پر پڑی تو چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ سجائے اس کی طرف آئے۔

Posted On Kitab Nagri

"ہیلو مرہال سلیمان خان۔"وہ بازو میں بازو ڈالے اس کے سامنے آکر کھڑے ہو گئے۔مرہال انہیں نظر انداز کرتی چہرہ پھیر گئی۔

"ویسے جو بھی ہے اتنا کچھ ہو گیا تمہارا شوہر تمہیں چھوڑ کر چلا گیا مگر وہی حال ہے تمہارا تمہارے اندر ویسے ہی اکڑ ہے پتہ نہیں لوگ پھر بھی کیوں نہیں سدھرتے۔"حلیمہ کے تلخ الفاظ اس کے دل پر وار کر رہے تھے۔آج بھی اسے وہ شام یاد آتی ہے آج تک اس کے سر سے درد نہیں گیا تھا۔جب غصّہ کرتی یا زیادہ سوچتی تو اس کے سر میں درد ہونا شروع ہو جاتا۔

"ہاہائے شوہر چھوڑ کر چلا گیا بہت بُرا ہوا۔"

"اگر تم لوگوں کو اپنی زندگی عزیز ہے تو دونوں یہاں سے چلے جاؤ ورنہ آج بھی میرے ہاتھ سلامت ہیں۔"وہ ان کی طرف متوجہ ہوئی۔

"تمہارے ہاتھ تو سلامت ہیں ہی مگر طاقت نہیں ہے وہ کیا ہے نا کہ بہت دکھ دیے ہیں زندگی نے تمہیں۔دوست نے دھوکہ دیا،جس سے شادی کرنے والی تھی اس نے بھی دھوکہ ہی دیا اور شوہر نے بھی چھوڑ دیا۔"جمی نے تاسف سے کہا۔

"جس سے شادی ہونے والی تھی اس نے دھوکہ تو کیا دیا تمہارے ساتھ والی نے بڑی آسانی سے پھانس لیا اسے اب کیا دل بھر گیا تھا کہ تم پھر اس کے ساتھ گھوم رہی ہو شاید اس نے چھوڑ دیا ہو گا دراصل

Posted On Kitab Nagri

کچھ مرد ایک ہی عورت سے راضی نہیں ہوتے۔"اس نے بھی چہرے پر تلخیہ مسکراہٹ سجائے کہا۔دونوں کے تن بدن میں آگ کے شعلے جلنے لگے تھے۔

"اور ایک بات یہ جنگ ابھی ختم نہیں ہوئی اور اس جنگ کو میں ختم کروں یہ بات بھی یاد رکھنا۔"

"پہلے اپنے شوہر کو تو سنبھال لو۔" حلیمہ کے کہتے ہی سکندر تین گاڑیوں سمیت وہاں حاضر ہوا۔اور گاڑی سے اتر کا ان کی طرف بڑھا۔

"مرہال میں معذرت کرتا ہوں تمہیں اتنا انتظار کرنا پڑا۔"وہ فکر مندی سے گویا ہوا۔مرہال نے جتاتی مسکراہٹ سے ان دونوں کو دیکھا سکندر جو کہ اسے اپنے حصار میں لیے کھڑا ہو گیا تھا۔سکندر ان دونوں کو نظر انداز کرتا اسے لیے گاڑی کی طرف بڑھ گیا۔

"یہ کون تھا؟"جمی نے نا سمجھی سے پوچھا۔

"یہ ہی اس کا شوہر ہے۔" حلیمہ تو اس کی آمد پر ہی ہکّا بکّا تھی کہ یہاں کیسے آگیا۔

"یہ کہاں سے آگیا؟"

"میں بھی اسی بات پر یقین کرنے کی کوشش کر رہی ہوں۔"

"چلو چھوڑو ہم چلتے ہیں۔"جمی بھی اس لیتا چلا گیا۔ حلیمہ نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو تینوں گاڑیاں وہاں سے جا رہی تھیں۔بلاشبہ مرہال اس سے ہر معاملے میں ہی آگے تھی۔اتنی شان وشوکت اتنی عزّت تو کبھی جمی نے بھی اسے نہیں دی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

جمعے والے دن شاہد صاحب اپنی بیوی اور بیٹے کو لیے حویلی آ گئے تھے۔

"بڑی بیگم آج ہم آپ کے پاس بڑی امید سے آئے ہیں امید ہے کہ آپ خالی ہاتھ نہیں لوٹائیں گی۔" بڑی بیگم نے ناسمجھی سے انہیں دیکھا۔ آج ان کے انداز میں بالکل بھی اکڑ نہیں تھی۔

"ہم روح کا رشتہ زوریز کے لیے لینے آئے ہیں۔" شاہد صاحب کی فرمائش پر انہوں نے مرہال کی طرف دیکھا تو انہوں نے آنکھوں سے ہی ہاں کرنے کا اشارہ کیا۔ منٹ لگا تھا بڑی بیگم کو سوچنے میں انہوں نے ہاں کر دی تبھی ناز بیگم وہاں داخل ہوئیں۔

"امّاں بیگم میں بھی آپ سے کچھ مانگتی ہوں منع مت کریے گا۔" انورل روح اور حیام کے علاوہ حویلی کے سبھی افراد وہاں موجود تھے۔

"آپ حیام کا رشتہ مجھے دے دیں اور میرے بچّے کو معاف کر دیں۔"

"ناز بہو تم بھی کمال کرتی ہو پورے حق سے مانگو رشتہ بیٹے کی ماں ہو۔" بڑی بیگم کی بات پر سب ہنسے انہوں نے ناز بیگم کو گلے لگایا۔ مقدّس بیگم بھی ان کے ساتھ گلے لگ گئیں۔ مہناز بیگم آج کورٹ گئی تھیں ورنہ وہ بھی ان کے درمیان ہوتیں۔

"اجلال اپنی بیوی کو بھی لے کر آؤ وہ بھی تو ہمارے ہی خاندان کا حصّہ ہے۔" بڑی بیگم کی بات پر عمل کرتا زرون فوراً انورل کو وہاں لے آیا۔ بڑی بیگم نے اسے اپنے سینے سے لگا کر پیار کیا وہ مارے حیرانگی

Posted On Kitab Nagri

کے زرون کو دیکھا جس نے آنکھوں کے اشارے سے ہی مرہال کی طرف اشارہ کیا جو کہ پُر سکون تاثرات سے سب کو دیکھ رہی تھی۔

"سکندر، اجلال سب علاقوں میں یہ حکم پہنچا دو کہ۔۔۔۔"

"خون بہا میں کوئی نہیں لایا جائے گا، پسند کی شادیاں ہوں گی کوئی بھی بلاوجہ حویلی کے اصولوں کی بھینٹ نہیں چڑھے گا، ہر کوئی آزاد ہو گا اور ہر کوئی اپنی رائے دینے کا حقدار ہو گا۔" مرہال نے ان کی بات اچک کر مکمل کی تو بڑی بیگم نے فخر سے اس کی طرف دیکھا۔

"اماں بیگم علیم کا کیا بنے گا؟" نعمان صاحب نے فکرمندی سے پوچھا۔

"نعمان تم فکر نہ کرو میں معذرت کر لوں گی اچھے لوگ ہیں بات کو سمجھ جائیں گے۔ بس اب تم لوگ تیاریاں کرو کیونکہ اگلے ہفتے سکندر اور اجلال کی شادی پر شیر ام، ازمیر اور زوریز کا نکاح ہو گا۔" سب نے ایک دوسرے کو مبارکباد دی لڑکے بھی ایک دوسرے کے گلے لگے۔

مرہال خاموشی سے لاؤنج سے باہر نکل آئی۔ اس نے سب کچھ ٹھیک کروا دیا تھا اور اک وہ تھی جس کا کچھ نہ بن سکا تھا۔ وہ وہی کی وہی رہ گئی تھی۔ ہاں اس کا بننا بھی کیا تھا اس نے تو ساری زندگی سکندر کے نام پر ہی بیٹھنا تھا وہ سوچوں میں گم اپنے کمرے میں بند ہو گئی۔

Posted On Kitab Nagri

"میری پیاری نندوں اگلے ہفتے تم دونوں کا نکاح ہے۔"انورل حیام کے کمرے میں چہکتی ہوئی داخل ہوئی جہاں توقع کے عین مطابق روح موجود تھی۔ مرہال کو وہ دونوں روح کے کمرے میں ملتی تھیں اور انورل کو حیام کے کمرے میں۔ دونوں کے بیک وقت منہ لٹکے۔

"روح کا نکاح زویرز خان ولد وہی پھوپھا سے اور حیام کا نکاح شیرام خان ولد بڑے تایا جان سے پڑھوایا جائے گا۔"اس کے آدھے ادھورے ناموں کے ساتھ خبر ان دونوں کو خود کے کانوں پر یقین ہی نہ آیا۔

"آپ سچ کہہ رہی ہیں۔"

"ہاں۔"وہ دونوں اس کے گلے سے لپٹیں۔

تھوڑی دیر بعد یہ بھی خبر پھیل گئی تھی کہ مہناز بیگم کیس جیت گئی ہیں اور وجاہت ملک کو دس سال کی قید سنادی گئی تھی اور اوذان اور رضوان کو جرمانے کے ساتھ چھ ماہ کی۔ جمعے کے دن انہیں نئی سے نئی خوش خبریاں سننے کو مل رہی تھیں۔

وہ پول کے پاس بیٹھی ٹھنڈی ہوا کے مزے لے رہی تھی۔ اچانک اس کے فون پر کسی ان ناؤن نمبر سے کال آئی۔ اس نے فون اٹھا کر کان کو لگایا۔

Posted On Kitab Nagri

"السلام علیکم میر و!"حمزہ کی چہکتی آواز ابھری جسے سن کر اس نے فون کان سے ہٹا کر دیکھا پھر دوبارہ کان سے لگا گئی۔

"وعلیکم سلام حمزہ۔"

"کیسی ہو شکر ہے پہچان لیا ورنہ مجھے تو لگا تھا کہ کہیں بلاک ہی نہ کر دو۔"

"نہیں نہیں ایسی بات نہیں ہے یہ شاید تمہارا نیا نمبر ہے۔"

"ہاں وہ دراصل پرانی سم بلاک کروا کے نئی سم لی تھی خیر میں نے تم سے حال بھی پوچھا تھا۔"

"میں ٹھیک تم سناؤ کیسے ہو بنٹی کیسا ہے؟"

"میں بھی ٹھیک بنٹی بھی ٹھیک ہے اب کافی ایکٹو ہو گیا ہے۔"

" صحیح ہونا بھی چاہیے تھا اور کوئی نئی تازی۔"

"اور تو یہ بات تمہیں بتانی تھی کہ بلکہ یہ خوش خبری ہے کہ مجھے ایک اچھی کمپنی میں جاب مل گئی ہے۔"

"بہت بہت مبارک ہو یہ تو بہت اچھی بات ہے۔"

"خیر مبارک تم بتاؤ کیا کرتی ہوتی ہو کوئی اتا پتہ ہی نہیں۔"

"میں نے کیا کرنا ہے سارا دن گھر ہی پائی جاتی ہوں۔"مرہال نے نکاح کے بعد ان لائن ہی اسٹڈی کمپلیٹ کی تھی اور حمزہ اور بنٹی کو بھی بس نکاح والی بات بتائی تھی کیونکہ اس کے مطابق نہ تو اسے کسی کی

Posted On Kitab Nagri

زندگی میں انٹرسٹڈ تھا اور نہ ہی کسی کو خود کی زندگی میں لینے کی اجازت دیتی تھی۔ بقول مرہال سلیمان خان۔" بھئی زندگی اپنی اپنی ہے جو کوئی جو کچھ مرضی کرتا پھرے۔"

"اچھا اب میری شادی ہے آؤ گی نا؟"

"کب ہے؟"

"اگلے ہفتے۔"

"مبارک ہو مگر میں نہیں آسکتی کیونکہ حویلی میں بھی بہت سی شادیاں آگئی ہیں۔ میری طرف سے پہلے ہی معذرت۔"

"لو۔" حمزہ کا منہ لٹکا۔

"بُرا مت منانا حمزہ میں نہیں آسکتی کبھی پھر ملاقات ہو گی۔" وہ ایک دو باتیں مزید کرتی فون بند کر گئی۔

ہاں اگلے ہفتے تو بہت سی شادیاں تھیں اصل شادی تو اس کے شوہر کی دوسری شادی تھی۔ پھر ایک بار اسے غم نے آن گھیرا۔

ہر کوئی اس کی ذات کو نظر انداز کیے ہوئے تھا ہر کوئی بازاروں کے چکّر لگا رہا تھا۔ وہ ہر وقت کمرے میں ہی رہتی اور اندر ہی اندر مر رہی تھی۔ اب تو صابرہ بیگم بھی مصروف ہونے کی وجہ سے اس کے پاس نہ آتیں۔

Posted On Kitab Nagri

"کیا ہو رہا ہے بیوی صاحبہ؟"زرون نے اندر آتے ساتھ ہی موبائل بیڈ پر پٹخا اور الماری سے کپڑے نکالنے لگا۔ جبکہ انورل اسٹڈی ٹیبل پر بیٹھی کوئی اسکیچ بنا رہی تھی۔

"میں اسکیچ بنا رہی ہوں شوہر صاحب۔"اس کے جواب پر زرون نے الماری سے گردن نکال کر اسے دیکھا۔

"آئے ہائے بڑا اپٹر پٹر بول رہی ہو۔"

"آئے ہائے آپ بھی تو ایسے ہی ہیں۔"اس کے اسی کے انداز میں جواب پر وہ اس کے پیچھے آکر کھڑا ہو گیا اور آہستہ سے اس کے گال کھینچے۔اس کے اس انداز پر زرون کو پیار آیا تھا۔زرون نے دیکھا تو وہ حویلی کا ہی اسکیچ بنا رہی تھی اور اس میں نفاست بھی بہت تھی۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

Posted On Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔
Fb/Pg/Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
whatsapp _ 0335 7500595

وہ ابھی تو صاف پیج پر بنا رہی تھی مگر زرون کے ذہن میں نئی سوچ ابھری۔

"انورل تم ایک بڑا حویلی کا اسکیچ بنانا اور اسے ہم حویلی کے اندر ہی لگائیں گے۔"

"دادی جان مان جائیں گی۔"

"او کچھ نہیں کہتیں وہ تم بس بنانا اور میرا خیال ہے تمہیں اپنے اندر کی سکل کو باہر لانا چاہیے۔" وہ پلٹی اور کچھ پل زرون کو گھورا جس نے آ ئبرو اچکائے۔

"آپ کی اطلاع کے لیے عرض ہے کہ میرا ابھی یہی ارادہ تھا مگر دادی جان نے سارا پلین ہی برباد کر دیا۔"

"ہوں یہ تو ہے تمہیں پتہ ہے میں نے جب تمہیں ریسٹورینٹ میں دیکھا تھا تم مجھے تبھی پسند آ گئی تھی اور میں نے تمہاری ساری باتیں بھی سن لی تھیں اور مجھے جیسے ہی پتہ چلا کہ زمان صاحب میرا مطلب

Posted On Kitab Nagri

ہے انکل زمان کی بیٹی تم ہو اور تمہیں ہی حویلی لانے کے لیے دادی خان نے مجھے کہا ہے میں نے ان سے بہانہ کیا کہ ابھی ڈھونڈ رہے ہیں مگر شیر ام نے دادی جان کو بتادیا لیکن اس میں یہ فائدہ ہوا اور اسی فائدے کے لیے میں خاموش رہا کہ میرا تمہارے ساتھ ہی نکاح ہو رہا ہے اور اس کے لیے مجھے زیادہ جتن کی بھی ضرورت نہ پڑی۔"اس کی طویل داستان پر انورل ہکّا بکّا رہ گئی۔

"ایک نمبر کے چالاک، گھنّے میسنے انسان ہیں آپ۔"انورل نے اس کے بازو پر چپت رسید کی تو وہ قہقہہ لگا گیا۔

"بیوی صاحبہ یہ تو سبھی کہتے ہیں آپ کچھ نیا خطاب رکھ لیں۔"

"آج کے بعد آپ کا نام چالاک شوہر ہو گا۔"

"اور تمہارا نام عقلمند بیوی۔"

"ڈیل ڈن۔"انورل نے اس کے آگے ہاتھ کیا تو اس نے خود کا ہاتھ رکھ دیا اور آنکھوں میں محبّت سموئے اسے دیکھتا رہا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

کل مہندی کا دن تھا اور آج اس کا دل بہت زیادہ ڈوب رہا تھا۔ جہاں تک اس کے علم میں آیا تھا کہ مہندی لڑکے اور لڑکی کی اکھٹی تھی۔اور شیر ام، ازمیر اور زوریز کا نکاح بھی مہندی والے دن ہی تھا۔

Posted On Kitab Nagri

آج کے دن ہی بس سکندر اس کی ملکیت تھا کل وہ کسی اور کا ہونے والا تھا۔وہ کیسے اسے کسی اور کے ساتھ برداشت کر سکتی تھی۔ اس کی ہمّت جواب دے رہی تھی اس کا دل تھا کہ وہ سکندر سے جا کر اقرار کر دے اسے شادی سے روک دے مگر پھر دل ہی تھا جو اسے روک دیتا۔وہ ریلنگ پر ہاتھ جمائے کھڑی ہو گئی اور نیچے دیکھنے لگی۔اس کے دل کی ویرانی کی طرح اسے موسم بھی ویران لگ رہا تھا۔

تبھی سکندر، شیر ام اور ازمیر باتیں کرتے ہوئے باہر آئے۔ سکندر کی اوپر نظر پڑی تو وہ سامنے ویران آنکھوں سے انہیں دیکھ رہی تھی۔ سکندر نے اس کی طرف مسکراہٹ اچھالی اور گاڑی میں بیٹھ کر چلا گیا۔وہ کافی دیر اس جگہ کو دیکھتی رہی جہاں وہ کھڑا تھا۔

رات کو سجاوٹ کا سارا سامان حویلی پہنچ چکا تھا۔ حویلی کو رنگ برنگ روشنیوں اور لڑیوں سے سجایا جا رہا تھا۔ ہر کسی کے چہرے پر خوشی تھی ہر کوئی کام میں مگن تھا۔ ملازمائیں مٹھائیوں کے ٹوکرے اٹھائے ادھر سے ادھر جا رہی تھیں۔

مرد بھی ہال میں بیٹھے بڑی بیگم کے ساتھ باتیں کر رہے تھے۔رضوان صاحب بھی اپنی فیملی کے ساتھ آ گئے تھے۔ آہن کو آئینہ مل گئی تھی جو کہ اس سے چھوٹی تھی۔وہ تو اسی کے ساتھ ہی باتوں میں مگن تھا۔رضوان صاحب بھی مردوں کے ساتھ ہال میں بیٹھے ہوئے تھے۔

مرہال کچن میں کھڑی پانی پینے کے ساتھ کئی یادوں کو بُن رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اس کا دماغ بار ہا اسے بے وفا کہہ رہا تھا مگر اس کا دل نہیں مان رہا تھا وہ بھلا بے وفا کیسے ہو سکتا تھا اس نے تو کبھی مرہال سے کچھ نہیں کہا تھا۔ وہ اسی کے کہنے پر دو سال اس سے دور رہا تھا۔ اس نے تو ابھی بھی کہا تھا کہ اگر وہ اقرار کر دے تو وہ کبھی دوسری شادی کا نام ہی نہیں لے گا۔ وہ دروازے کی چوکھٹ پر آئی اور سکندر کو دیکھنے لگی۔ وہ جو شخص ہر وقت اس کے روبرو رہتا تھا اور آج یہ بھی وقت آنا تھا اسے دیکھنے کے لیے مرہال کو یہ طریقے بھی استعمال کرنے تھے۔ اس کا دل کیا وہ اب اپنے کمرے میں ہی بند ہو جائے لیکن اس میں اتنی ہمّت نہ تھی کہ وہ ان کے سامنے سے گزر جاتی۔ وہ کچن کے پچھلے دروازے سے نکلی اور پول والے ایریا سے اندر داخل ہو کر سیڑھیاں چڑھ گئی۔

\------------------------------

"آئینہ تمہیں حویلی پسند آئی؟" وہ دونوں پول کے پاس بیٹھے آسمان کو تک رہے تھے جب آہن نے سوال پوچھا۔

"ہوں حویلی تو پسند آئی ہے یہاں پر بہت سے لوگ ہیں سب مل جُل کر رہتے ہیں لیکن پھر بھی مجھے اپنا گھر زیادہ عزیز ہے۔"

"یہ تو تم صحیح کہہ رہی ہو اپنا گھر تو اپنا ہی ہوتا ہے مجھے بھی کچھ خاص پسند نہیں ہے یہ تو دادو لوگ رہتے ہیں تبھی آنا پڑتا ہے۔"

Posted On Kitab Nagri

"اوئے آہن تمہارے تو بڑے مزے ہیں دوست مل گئی ہیں۔" زرون جو کہ ابھی حویلی آیا تھا انہیں باتیں کرتا دیکھ ان کی طرف آیا۔

"زرون بھائی آپ بہت اچھے ہیں۔"

"کیوں بھئی؟"

"کیونکہ آپ نے میری بہن کا بہت خیال رکھا ہے۔"

"ارے واہ تمہیں بھی پتہ چل گیا بس میں ہوں ہی ایسا۔"

"بس کریں زرون بھائی بہت ہی زیادہ میسنے ہیں آپ۔" آہن نے اس کی تعریف پر احتجاج کیا۔

"بس میں جا رہا ہوں تم دونوں کرو باتیں۔" زرون نے وہاں سے جانا ہی مناسب سمجھا بھئی اب تو ان کے کا خاندان کا سب سے چھوٹا فرد بھی اٹھ کر اسے میسنا کہہ رہا تھا۔

"وہ دونوں پھر باتوں میں مگن ہو گئے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اگلی شام کو سب افراد تیاریوں میں مگن تھے۔ وہ بکھری حالت میں زمین پر بیڈ سے ٹیک لگائے بیٹھی تھی۔ مہندی کا فنکشن لان میں ہی تھا جہاں بس کچھ جاننے والے افراد ہی بلوائے گئے تھے نظام الدین خان فیملی سمیت ہی وہاں آ گئے تھے۔ ہاں انہیں رشتہ توڑے جانے پر بالکل برا نہ لگا کیونکہ انہوں نے

Posted On Kitab Nagri

رشبا کا رشتہ پہلے ہی کیا ہوا تھا اور کونسا وٹے سٹے پر کیا تھا جو خفا ہو کر پہلے کا کیا گیا رشتہ توڑتے۔ اگر رشتہ ٹوٹ گیا تھا تو بس ٹوٹ گیا تھا اس میں تعلقات میں دراڑیں ڈالنے کی کوئی تُک نہ بنتی تھی۔

وہ کالے قمیض شلوار کے اوپر براؤن چادر کندھوں پر پھیلائے مرہال کے کمرے میں داخل ہوا۔

"اہم، اہم۔" اس کی کنکھار پر مرہال نے گردن موڑ کر اسے دیکھا تو وہ بلا کا حسین لگ رہا تھا جبکہ وہ خود بلیک ٹراؤزر شرٹ میں بکھرے ہوئے بالوں کے ساتھ بیٹھی غم منا رہی تھی۔

"کیسا لگ رہا ہوں میں؟" وہ کھڑی ہوئی۔

"بالکل میرے لگ رہے ہیں۔" اس نے ٹرانس کی کیفیت میں دل کی بات کہہ ڈالی۔

"وہ تو میں ہوں۔"

"نہیں۔" وہ نفی میں گردن ہلا گئی۔

"تم بھی تیار ہو جاؤ کیا تم تیار نہیں ہو گی۔"

"نہیں میرا نہیں موڈ ویسے بھی میرا وہاں کیا کام۔"

"لو کر لو بات اصل کام ہی تمہارا ہے اب خود ہی دیکھو اگر تم وہاں نہیں ہو گی تو ارد گرد کے لوگ باتیں بنائیں گے کہ پہلی بیوی سے پوچھا نھیں ہو گا، پہلی بیوی راضی نہیں ہو گی فلاں فلاں حالانکہ تم تو راضی ہو نا۔" وہ اس کے زخموں کو تلوار سے کُرید رہا تھا۔

"بھلا ایسے بھی ہوتے ہیں وفا نبھانے والے۔" اس کے دل نے صدا دی۔

Posted On Kitab Nagri

"سکندر کو کب سے لوگوں کو فکر ہونے لگی؟"اس نے سکندر کے چہرے پر آنکھیں گاڑھے کہا۔

"جب سے تم مجھ سے چھپنے لگی۔"وہ کہہ کر مسکرایا۔

"لو ابھی تک وہیں کھڑی ہو جلدی تیار ہو کر آؤ فنکشن شروع ہونے والا ہے۔"وہ کہتا باہر نکل گیا۔وہ سوچتی ہی رہ گئی۔

"کیا انسان تھا یہ بھی پتہ نہیں کیا کر رہا تھا، کیا کرنا چاہتا تھا پتہ نہیں۔"

"سب لوگ لان میں آ چکے تھے۔ارد گرد سے آئی ہوئی عورتیں درمیان میں بیٹھیں آہستہ آہستہ سے ڈھول بجا رہی تھیں۔سکندر اکیلا بیٹھا ہوا تھا جبکہ زرون اور انورل ساتھ والے صوفے پر بیٹھے ہوئے تھے۔رشا، حیام اور روح نکاح کے لیے تیار ہو رہی تھیں۔تھوڑی دیر بعد سکندر، زرون، سلیمان اور نعمان صاحب قاضی سمیت چند افراد کو ساتھ لیے نکاح پڑھوانے جا چکے تھے۔سب کی رضامندی سے نکاح ہو چکا تھا۔سب نے ایک دوسرے کو مبارکباد دی۔فنکشن والی جگہ پر دوبارہ پھر رونق لگ گئی تھی۔نکاح کے بعد حیام شکرانے کے نفل ادا کرتی مہندی کے فنکشن کے لیے تیار ہونے لگی جب شیر ام اندر آیا۔حیام اسے کچھ پل دیکھتی رہی پھر بھاگ کر اس کے سینے سے لگی اور رو دی۔شیر ام اس کے بال سہلانے لگا۔

"رو کیوں رہی ہو اب تو ہمارا نکاح ہو گیا ہے نا۔"اس نے اسے سامنے کرتے پوچھا۔

Posted On Kitab Nagri

"مجھے نہیں پتہ۔"وہ سوں سوں کرتی نظریں جھکا گئی۔ کبھی وہ دھڑلے سے اس کے کمرے میں جانے سے بھی نہ شرماتی تھی اب جبکہ وہ اس کی محرم بن چکا تھا اب اس کی شرماہٹ ہی ختم نہیں ہو رہی تھی۔

"بھئی محترمہ تو ہم سے محبّت ہی نہیں کرتی تھیں پھر یہ کیا ہوا؟"

"بھلا محبّت بھی چلدی ختم ہوا کرتی ہے؟"اس نے اسی سے دریافت کیا۔

"اچھا رونا بند کرو اور جلدی سے تیار ہو جاؤ میری پیاری بیوی ہونا۔"اس کی بات پر اس نے مسکرا کر اسے دیکھا پھر شرم کے مارے باتھ روم میں گھس گئی۔ شیر ام ہنس کر باہر نکل گیا۔

سکندر شیر ام سے کوئی ضروری بات کر رہا تھا جب صابرہ بیگم اس کے پاس آئیں۔

"پھوپھو میری ہونے والی بیوی ابھی تک نہیں آئی کہاں رہ گئی ہے ذرا پتہ تو کریں نا۔"صابرہ بیگم مسکراتیں وہاں سے چلی گئیں۔

"پھوپھو کیا ہے بھئی میں سر پر کیوں ڈوپٹہ لوں میں نے تو بس فنکشن ہی اٹینڈ کرنا ہے سکندر کے ساتھ نہیں بیٹھنا۔"وہ پیلے لہنگے میں ملبوس تھی۔ صابرہ بیگم اس کے سر پر گرین ڈوپٹہ اوڑھا رہی تھیں اور وہ منع کر رہی تھی۔

"مرہال خاموشی سے ڈوپٹہ لو ورنہ میں ایک تھپڑ لگاؤں گی۔صابرہ بیگم نے مصنوعی دھمکی دی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"مرہال بیٹا کیوں تنگ کر رہی ہو پھوپھو کو مان لو بات۔" مہناز بیگم بھی اندر آئیں۔مرہال نے منہ بسورا۔ناچار اسے ڈوپٹہ سرپر اوڑھنا ہی پڑا۔صابرہ اور مہناز بیگم اسے باہر لے گئیں۔وہ جیسے ہی وہاں داخل ہوئی ہر طرف سے آوازیں آنے لگیں کہ سکندر کی دلہن آگئی ہے لیکن اس پر ان الفاظ کا خاطر خواہ اثر نہ پڑا۔اس کی سامنے نظر پڑی تو وہ اکیلا بیٹھا اسے ہی دیکھ رہا تھا۔وہ اکیلا تھا اس کے دل کو اسی بات کا سکون مل گیا تھا مگر عجیب بے چینی تھی کہ جو ابھی نہیں ہے اس نے تھوڑی دیر بعد تو وہاں آنا ہی تھا صابرہ بیگم نے زبردستی اسے بازو سے پکڑ کر سکندر کے پاس بٹھایا۔اس کا دماغ وہیں بند ہو گیا۔وہ چونک کر کھڑی ہوئی۔

"پھوپھو مجھے یہاں کیوں بٹھا رہے ہیں جس کی جگہ ہے وہی بیٹھے گی۔"

"جس کی جگہ تھی وہی بیٹھی ہے۔" صابرہ بیگم جواب دیتیں زرون کی طرف متوجہ ہو گئیں۔سکندر تو اس کے خوبصورت سراپے کی بلائیں لے رہا تھا جبکہ وہ غصّے سے ادھر ادھر گھور رہی تھی۔اس کا دماغ بند ہو رہا تھا۔

"مرہال پتر اب بیٹھ بھی جا رسم شروع ہونے والی ہے۔"

"دادو میں کیوں یہاں بیٹھوں دیکھیں میرے ساتھ مذاق نہیں کریں میرا دماغ پہلے ہی کام نہیں کر رہا۔"

Posted On Kitab Nagri

"تم کیوں نہیں بیٹھو گی جب تم ہی دلہن ہو۔"اس نے حیرانگی سے سکندر کو دیکھا پھر بلقیس بیگم کو اس کے سر پر گویا چھت آن گری ہو بھلا یہ کیا مذاق تھا اگر مذاق تھا بھی تو بہت ہی بھدا مذاق تھا۔اس سے پہلے کہ وہ مزید کچھ بولتی سکندر نے اسے بازو سے پکڑ کر پاس بٹھایا۔

"جاناں میں نے دادی خان سے تم سے ہی دوسری شادی کی بات کی تھی۔"سکندر سرگوشی میں کہتا سامنے متوجہ ہو گیا۔کچھ پل تو وہ ساکت بیٹھی رہی پھر آہستہ آہستہ اس کے بند دماغ کے خلیے کام کرنے لگے۔اس کے دماغ میں سب کچھ گھومنے لگا۔

"میرا وہاں کیا کام؟"

"اصل کام ہی تمہارا ہے۔"

"جس کی جگہ تھی وہی بیٹھے گی۔"

"سکندر کی دلہن آگئی ہے۔"اس کے دماغ میں باتیں گونجیں۔

"اسی لیے تو دادو نے دوسری شادی کے لیے کوئی ایکشن نہیں لیا تھا۔اسی لیے تو سب اسے نظر انداز کر رہے تھے،تو یہ سب ایک سرپرائز تھا جو بھی تھا بہت بھدا سرپرائز تھا جس میں وہ گھٹ گھٹ کر جی رہی تھی۔جاناں اس نے اسے جاناں کہا تھا۔وہ واقع ہی مرہال سے عشق کرتا تھا وہ اس کے کہنے پر اسے چھوڑ کر چلا گیا تھا۔تو کیا دمِ آخر وہ اس کا ساتھ نہ نبھاتا۔مگر وہ دردانہ والا کیا سین تھا۔"

"لیکن وہ دردانہ والا۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

"وہ ہاں مجھے لندن میں ہی ملی تھی شاید اس نے مجھے پہلے دیکھا ہوا تھا پاکستان میں ہی شاید جب میں ریسٹورینٹ میں ملا ہوں شاید پتہ نہیں مگر اس نے مجھ سے تمہارے بارے میں پوچھا پھر میں نے اسے کہا کہ پاکستان جا کر ملواؤں گا مجھے نہیں پتہ تھا کہ اصل کیا بات تھی۔ہاں جب تم دونوں ملی تب دردانہ سے ہی اصل بات معلوم ہوئی تھی وہ شرمندہ تھی خیر۔"وہ وہیں خاموش ہو گیا۔

"کیا میں یہ کوئی خواب تو نہیں دیکھ رہی؟"

"یہ سچ ہے حقیقت ہے اور یہ بات ہمیشہ یاد رکھنا کہ سکندر حیات خان ہمیشہ سے ہی مرحال سلیمان خان کا تھا اور رہے گا۔"وہ کہہ کر ضروری کام کی غرض سے وہاں سے اٹھ گیا۔آج اسے اصل سکون خود کے اندر اترتا ہوا محسوس ہو رہا تھا اس نے گہری سانس خارج کی۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

Posted On Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔
Fb/Pg/Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
whatsapp _ 0335 7500595

روح ایک طرف کھڑی گنگناتی لڑکیوں کو تالیوں کے ساتھ سراہ رہی تھی۔

"آخر قسمت نے ہمیں ملوا ہی دیا۔" زوریز اس کے ساتھ آکر کھڑا ہوا۔ روح نے چمکتی آنکھوں سے اسے دیکھا پھر نظریں سامنے مرکوز کر لیں۔

"آخر ہماری محبّت کامیاب ہو ہی گئی۔" روح نے بھی اس کی بات کی تائید کی۔

"اور یہ سارا کریڈیٹ کس کو جاتا ہے؟" زوریز نے روح کی طرف رُخ کیا۔

"مرہال سلیمان خان کو۔" روح نے بھی اس کی طرف دیکھا۔ دونوں بیک وقت کھل کر ہنسے۔

"فلحال تم یہاں کیا کر رہے ہو؟"

"میں تو اپنی بیوی کو دیکھنے آیا تھا۔"

Posted On Kitab Nagri

"دیکھ لیا اب جاؤ۔"

"روح تمہیں میری ذرا بھی قدر نہیں ہے اب میں تمہارا شوہر ہوں مجھے آپ کہا کرو۔"

"اوووو سچّی میں آپ کہا کروں میری بات کان کھول کر سن لو اگر مجھ پر رعب جمانے کی ذرا بھی کوشش کی تو میں رخصتی نہیں کرواؤں گی۔"

"او میں تو ڈر گیا دیکھو روح یہ دھمکیاں کسی اور کو دو ہم خان ہیں جب اپنی کرنے پر آئیں تو کر گزرتے ہیں۔"

"ہاؤ سویٹ جب تم میرا نام پکارتے ہو نا دل میں ٹھنڈک سی اتر جاتی ہے۔" روح نے اس کی بات کو نظر انداز کرتے ٹھنڈی آہ بھری۔

"اچھا اچھا اب میں چلتا ہوں زیادہ مکھن لگانے کی ضرورت نہیں ہے۔" وہ وہاں سے چلا گیا روح بھی لڑکیوں کے ہجوم کی طرف قدم بڑھا گئی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"بیویوں کے شوہر آکر ان کو مبارکباد دیتے ہیں اور میرا شوہر پتہ نہیں کس جیل میں قید ہو گیا ہے کہ بیوی کا ہوش ہی نہیں ہے بندہ حال چال ہی پوچھ لیتا ہے۔" رُشابے دھیانی میں اونچی اونچی بولتی ہوئی پچھلے حصّے کی سیڑھیاں اتر رہی تھی اور جیسے ہی سیڑھیاں اتر کر آگے بڑھنے لگی ایک طرف کھڑے ازمیر نے اسے بازو سے پکڑ کر کھینچا۔

Posted On Kitab Nagri

"بیوی صاحبہ کیسی ہیں آپ ابھی نکاح ہوا ہے ابھی سے گلے شکوے شروع کیا ہی بنے گا ساری عمر میرا۔"ازمیر کا لہجہ شریر تھا جبکہ اس کے ہاتھ میں خود کا بازو دیکھ رشبا کی خوف اور شرم سے آنکھیں پھیلیں۔

"م۔میرا ہاتھ۔"

"لو ہاتھ ہی ہے اس میں کونسی بڑی بات ہے۔"

"کوئی آجائے گا۔"

"آتا ہے تو آتا رہے بھئی پورے حق سے پکڑا ہے بیوی ہو میری اور ویسے بھی میں تو تمہیں مبارک باد ہی دینے آیا تھا گلہ تھا تمہارا مجھ سے۔"

"میں تو مذاق کررہی تھی۔"

"دیکھ لو پھر نہ کہنا کہ میں نے مبارک باد ہی نہیں دی۔"

"اچھا اب دے بھی دیں۔مجھے اور بھی کام ہیں۔"وہ ہمّت کرتی بولی۔

"آئے ہائے مبارک ہو مبارک ہو نکاح کی بڑی مبارک ہو۔"

"خیر مبارک خیر مبارک۔"وہ بھی برابر میں بولی اور اپنا ہاتھ چھڑوا گئی۔

"آپ بھی بہت گھنّے میسنے انسان ہیں۔"وہ کہتی وہاں سے غائب ہو گئی۔ازمیر خود کی تعریف پر کھل کر مسکرا دیا۔

www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

مہندی کی رسم شروع ہو گئی تھی۔ مرحال اور انورل کے ڈریس کا کلر ایک ہی تھا۔ مرحال کا لہنگا تھا اور انورل کا غرارہ۔ سکندر اور زرون کا بھی ڈریس سیم تھا۔ دونوں جوڑے بلا کے حسین لگ رہے تھے۔

باری باری لوگ آرہے تھے اور مہندی لگا کر اور مٹھائی کھلا کر اور بالوں میں تیل بھی لگا کر جا رہے تھے۔ اندر ہی لوگ پیسے بھی وار جاتے۔

جب بھی کوئی مرحال کے بالوں کو تیل لگاتا اس کا ساتھ ہی چہرہ اتر جاتا۔ جبکہ انورل آرام سے بیٹھی مزے کر رہی تھی۔

روح اور حیام آئیں تو مرحال کو اپنی زبان کے جوہر اور اکتاہٹ کو بیان کرنے کا موقع مل ہی گیا تھا۔

"یہ جو پورا خاندان میرے بالوں کو تیل کی فیکٹری بنا رہا ہے نا اس کی مالش بھی میں تم دونوں سے ہی کرواؤں گی بھئی کوئی اثر تو ہونا ہی چاہیے۔" اس کی بات پر روح، حیام اور سکندر تینوں ہنسے۔

"کروالینا کروالینا تمہیں دُلہن بن کر بھی ذرا سکون نہیں ہے ہر وقت دادی خان کی طرح حکم ہی جھاڑتی رہتی ہو تم صحیح مستقبل میں راج کرو گی سکندر لالہ ابھی سے اسے سمجھالیں۔" حیام۔ کہہ کر وہاں سے اٹھ گئی۔ روح بھی پیچھے ہی چل دی۔ مرحال نے بے بسی سے سکندر کی طرف دیکھا۔ سکندر ہنسی روکنے کے لیے رُخ پھیر گیا۔ مرحال نے ایک زوردار مکّا سکندر کی باز پر جڑا تو وہ کراہ کر رہ گیا۔

Posted On Kitab Nagri

مہندی کا فنکشن ختم ہوا تو بارات کا بھی دورہ چل پڑا۔ دونوں دلہنوں کو رُخصت کر کے ان کے شوہروں کے کمرے میں پہنچا دیا گیا تھا۔

سکندر کمرے میں سلام کہتا داخل ہوا۔ اور بلیک شیروانی کو اتار کر صوفے پر پھینکتا مرحال کے پاس بیٹھ گیا جو کہ سُرخ جوڑے میں گھونگھٹ نکالے بیٹھی تھی۔

"جلدی سے گھونگھٹ اٹھا دیں میں مزید یہ ڈال کر نہیں بیٹھ سکتی میں نے آپ سے باقی بھی حساب لینا ہے۔" سکندر نے اس کی جلد بازی پر خود کا ماتھا پیٹا پھر جلدی سے اس کا گھونگھٹ اٹھایا۔ مرحال نے شرمانے کی بھرپور ایکٹنگ کی۔

"شرمانا بند کرو اب بتاؤ کیسا لگ رہا ہوں میں؟" مرحال نے مارے صدمے کے سکندر کو دیکھا جو کہ سجی سنوری دلہن کو چھوڑ کر خود کی تعریفیں بٹورنے پر تھا۔

"بالکل میرے لگ رہے ہیں۔"

"وہ تو میں تمہارا پہلے بھی تھا اور اب بھی ہوں۔" سکندر کی بات پر وہ دونوں کھکھلائے۔

"آپ نے مجھے بہت اذیت دی ہے میں آپ کو معاف نہیں کروں گی۔ آپ بہت بڑے ڈرامے باز ہیں۔"

"جاناں تم نے ہی تو حالات ایسے بنائے تھے اور تم اقرار بھی تو نہیں کر رہی تھی نا تو یہ سب سے آسان طریقہ تھا۔"

Posted On Kitab Nagri

"اوووا ب میں نے کونسا کر دیا جو باچھیں پھیلائے رُخصتی کروالی ہے۔"

"اچھا جو اُس دن ہاسپٹل اتنا خوبصورت اقرار کیا تھا وہ کہاں گیا۔" سکندر کی بات پر پہلے اس کا منہ کھلا پھر اس نے آنکھیں قدرے چھوٹی کر کے اُسے دیکھا۔

"ایک نمبر کے چالاک ترین اوّل درجے کے اسمارٹ انسان ہیں آپ۔"

"جاناں یہ تعریف ہی میں سمجھوں نا۔"

"آپ کا تو وہ حال ہے بندر کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور۔"

"تم اپنی کہاوتیں کب سیدھی کروگی۔"

"پتہ نہیں شاید کبھی نہیں۔" اس نے مزے سے کندھے اچکائے۔

"اچھا مجھے فضول کی باتوں میں نہ لگائیں میرا تحفہ کہاں ہے؟" اس نے ڈوپٹہ سیٹ کر کے ادا سے کہا۔

"تحفہ تم ابھی بھی تحفوں کی اُمید میں بیٹھی ہو تمہیں سکندر حیات خان پورے کا پورا مل گیا ہے۔"

"میرے خوش فہمیاں پالنے والے ہینڈسم شوہر زیادہ شیخیاں نہ بکھیریں اور تحفہ نکالیں۔"

"اچھا تمہارا تحفہ۔" وہ سیدھا ہوا۔

"اس کمرے میں ہے خود ڈھونڈو تم۔"

"یہ کیا مذاق ہے اب؟"

"جاناں یہ مذاق نہیں ہے یہ تمہیں کرنا ہی ہو گا تم نے مجھے تنگ کیا ہے اتنا تو حق میرا بھی بنتا ہے۔"

Posted On Kitab Nagri

"مرہال سلیمان خان تحفے کے لیے خود کو ہلکان نہیں کر سکتی میں سونے لگی ہوں خدا حافظ۔" وہ کہہ کر سیدھی ہوئی۔ پھر انا آڑے آ گئی تھی۔ www.kitabnagri.com

"رکو تو دیتا ہوں۔" سکندر نے اسے بازو سے پکڑ کر لیٹنے سے روکا پھر پاکٹ سے ایک ڈبی نکالی اور مرہال کے ہاتھ میں تھمائی۔ مرہال نے ڈبی کھولی تو اس میں ایک اپینڈینٹ تھا جس پر "جاناں" اردو میں ہی لکھا گیا تھا۔ مرہال نے ہاتھوں میں لے کر چھکتی نظروں سے سکندر کو دیکھا جس پر وہ بھی کھل کر مسکرا دیا۔

حویلی میں سب افراد ایک ہی ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھے مرہال اور انورل کے ہاتھ کے پہلے پکوان کے انتظار میں بیٹھے تھے۔ جبکہ وہ دونوں پچھلے ایک گھنٹے سے کچن میں مصروف نا جانے کیا بنا رہی تھیں۔

دوسری طرف کچن کا منظر یہ تھا کہ انورل کسٹرڈ بنا رہی تھی اور مرہال اسے کھڑی دیکھ رہی تھی۔ بڑی بیگم نے اسب کو ہی منع کیا ہوا تھا کہ کوئی بھی ان کی مدد نہیں کرے گا۔ سکندر کو فکر تھی کہ مرہال پتہ نہیں کیا کر رہی ہو گی جبکہ زرون بے فکر تھا۔ www.kitabnagri.com

انورل کسٹرڈ کے اوپر ڈیزائننگ میں کروں گی۔" مرہال نے کہہ تو دیا تھا مگر اس میں بھی نکمّی تھی بس اسے لوگوں کو پیٹنا اور ٹھیک کرنا اچھے سے آتا تھا۔

بقول مرہال سلیمان خان "اچھا کھانا تو کہیں سے بھی مل سکتا ہے مگر سدھرے ہوئے لوگ نہیں ملتے۔"

Posted On Kitab Nagri

"ہوں ضرور تم ہی کرو بس کسٹرڈ بننے والا ہے۔"

تھوڑی دیر بعد کسٹرڈ بن کر تیار تھا۔انورل نے کسٹرڈ باؤلز میں نکالا۔مرہال باؤلز کو لے کر کُرسی پر بیٹھ گئی۔اس نے اپنے بازو فولڈ کر کے ڈیزائنگ شروع کر دی۔

انورل ایک طرف کھڑی مسکرا کر اُسے دیکھتی رہی جو کہ بڑی مہارت سے بہت اچھی ڈیزائنگ کر رہی تھی۔ڈائنگ ٹیبل پر موجود افراد کا انتظار تب ختم ہوا جب ملازمہ پلیٹوں میں کسٹرڈ انڈیل کر لائی۔

"ملازمہ نے سب کو پیش کیا وہ دونوں بھی وہیں آ کر بیٹھ گئیں۔

کسٹرڈ سب کو ہی بہت پسند آیا سب بڑوں نے انہیں تحائف اور دعاؤں سے نوازا۔

"میرے چالاک شوہر اب آپ آفس نہیں جاتے یہیں پائے جاتے ہیں۔"انورل کمرے میں آئی تو زرون کو بیڈ پر لیٹے موبائل میں مصروف پایا۔

"میری عقلمند بیوی تم مجھے یہاں پا کر خوش نہیں ہو کیا؟"زرون نے ذرا کی ذرا اسے دیکھا پھر موبائل پر نظریں جما گیا۔ www.kitabnagri.com

"میری بات کو الٹے مطلب میں مت لے کر جائیں۔میں نے ویسے ہی پوچھا تھا۔"

"اچھا جی نہیں لیتا اسکیچ بنانے کے لیے جو چیزیں درکار ہیں اگر چاہیے ہوں تو ضرور بتانا۔"

Posted On Kitab Nagri

"زرون آپ نے کبھی مجھ سے نہیں کہا کہ آپ مجھ سے محبّت کرتے ہیں۔" انورل کو بیٹھے بٹھائے نجانے کیا سو جھی۔ www.kitabnagri.com

"لو اتنی سی بات کیوں پریشان ہوتی ہو ابھی کہہ دیتا ہوں۔" زرون اٹھ کر اس کے پاس آیا۔ وہ جو پہلے ہی کھڑی تھی حیران ہوئی۔

ساری دنیا کی محبّت سے کنارہ کر کے

ہم نے رکھا ہے فقط تجھ کو ہمارا کر کے

زرون نے اس کے کان کے قریب سر گوشی کی تو اس نے شرماہٹ سے نظریں جھکائیں۔

"اب تو سن لیا نا اقرار تم نے کوئی نئی فرمائش۔"

"کوئی بھی نہیں۔" وہ عجلت میں کہتی باتھ روم میں گھس گئی۔ زرون اس کی پشت ہی تکتا رہ گیا۔

"ابھی پانچویں بار ہی کہا ہے دس بار کا میں نے کہا تھا پھر کہیں۔"

"حیا میں تم سے محبّت کرتا ہوں۔" شیرام اب تو اس سے اقرار کر کر کے بھی تھک گیا تھا۔ حیام محترمہ صرف نکاح والے دن ہی شرمائی تھیں اس کے بعد پھر شیرام کے سر ہو گئی تھیں کہ رخصتی تبھی ہو گی جب وہ دس بار اقرار کرے گا۔

Posted On Kitab Nagri

"یہ گندے گندے منہ کے زاویے بنانے کی ضرورت نہیں ہے شیر ام صاحب آپ نے بھی مجھے بہت رُلایا ہے بڑے آئے جب کسی اور سے محبّتت کرتا ہوں اس سے اقرار نہیں کیا تو تم کون ہو۔"اس نے اسی کے الفاظ منہ کے زاویے بگاڑ کر کہے۔ www.kitabnagri.com

"بس اب شروع ہو گئی نا تم بھی عورتوں کی طعنے مارنے۔"

"جب عورت ہوں تو عورتوں والے کام ہی کروں گی آپ کی طرح تو نہیں آپ کی ہی وجہ سے انورل بھابھی نے اتنی مشکلات دیکھیں۔"

"ہاہ اب تم بھی شروع ہو گئی سب نے ہی مجھے اس بات پر ذلیل کر کے رکھ دیا اگر میں نہ بتاتا تو تمہیں اتنی اچھی بھابھی ملتی؟"

"بس کریں ایک بار بھی آپ نے معذرت کی بھابھی سے نہیں آپ کی تو اکڑ میں ہی کمی آجائے گی۔"

"بس کرو حیام شکر کرو تمہیں اتنا اچھا شوہر مل گیا ورنہ ہوتا اسی علیم خان سے نکاح جو کہ بہت کم بولتا ہے اور اس نے تمہاری یہ اتنی لمبی زبان بھی نہیں سہنی تھی۔"

"اوووو بس کریں آپ آخری بار کون آیا تھا میں آئی تھی کہ آپ بڑے آئے۔"وہ دونوں بحث کرتے حویلی کے اندر بڑھ گئے۔ہال میں اپنی نشست پر بیٹھیں بڑی بیگم سارا دن انہیں ادھر سے ادھر جاتا دیکھ ہی مسکرا اٹھتیں۔اب وہ اپنی بہوؤں کے لیے ساس نہیں تھیں بلکہ ایک ماں بن گئی تھیں۔ تھوڑی دیر بعد سکندر اور مرہال تیار ہو کر نیچے آئے۔

Posted On Kitab Nagri

"دادی خان ہم لوگ شہر جارہے ہیں۔"

"جی دادو ویسے بھی میں کافی دیر سے نہیں گئی۔" مرہال نے اترا کر کہا۔

"مرہال پتر اس دن ہی تو گئی تھی۔"

"مطلب دادو وہ تو مجبوری تھی ناخوشی سے تو نہیں گئی تھی نا۔" وہ جواب دے کر سکندر کے ساتھ وہاں سے چلی گئی۔ دادی خان نے تاسف سے انہیں دیکھا کیونکہ سب سے زیادہ واویلہ بھی اسے جوڑے نے مچایا تھا اور ماشاءاللہ سے اب تو کوئی ذکر ہی نہ تھا۔ تبھی نعمان اور سلیمان وہاں آئے تو دادی خان ان کی طرف متوجہ ہو گئیں۔

چھ ماہ بعد---------

www.kitabnagri.com

وہ سکندر کے کندھے پر سر رکھے بیٹھی ہوئی تھی۔ سکندر اس کا سر دبا رہا تھا۔

"تم ہر بات پر بولتی تھی ہر بات پر اسٹینڈ لیتی تھی مگر میرے فیصلے پر کیوں اسٹینڈ نہیں لیا؟" سکندر نے اس کے خوبصورت چہرے کو دیکھتے پوچھا۔ وہ بھی اسے دیکھ کر مسکرا دی۔

"بس پتہ نہیں لیکن اک یقین تھا میرے اندر کہ آپ کسی اور کے نہیں ہو سکتے آخری وقت تک یقین تھا لیکن میں بھی نہیں جانتی۔"

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

"بھئی داد دینی پڑے گی اتنا یقین تو خود مجھے بھی نہیں تھا جتنا تمہارے دل کو تھا۔"

"تو کیا آپ واقع ہی کسی اور سے شادی کر لیتے وہ اس کے کندھے سے سر ہٹا کر اسے گھوری سے نواز گئی۔ www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"توبہ توبہ میری تو سات نسلوں کی توبہ، تم میرا قتل کر کے میری دوسری بیوی کے ساتھ بیٹھی بریانی سے لطف اندوز ہو رہی ہوتی۔"

"آئے ہائے آپ کو لگتا ہے کہ میں ایسا کرتی۔"

"اور کیا نہیں۔"

"میں صدقے جاؤں اپنے شوہر پر اتنا سمجھدار شوہر ملا ہے کہاں ایسے ملتے ہیں۔"

"ہوں اب صدقے جاؤ تب یہ صدقے واری کہاں تھا جب مان ہی نہیں رہی تھی۔"

"سکندر پچھلی کہانیوں کو نہ چھیڑیں۔"

"ہوں تم صحیح کہہ رہی ہو ہمارا مزہ خراب ہو رہا ہے۔"

"جی ہاں اور مرہال۔۔۔"

"سلیمان خان کبھی غلط نہیں کہہ سکتی۔" اس نے ہمیشہ کی طرح اس کی بات اُچک کر مکمل کی۔

"ہائے یہی باتیں میں نے دو سال آپ کی مس کی۔"

"تم نے مجھے مس بھی کیا۔" اس نے مصنوعی حیرانگی ظاہر کی۔

"اللہ آپ کا تو وہ حال ہے کہ سارا دن روتے رہے اور رات کو پتہ چلا کہ کوئی بھی نہیں مرا۔"

"بس بس تم ایسا کرو کہ یہ کہاوتیں چھوڑ دو یہ تمہارے بس کا کام نہیں ہے اگر تم فائنینس کی جگہ اردو کی اسٹوڈینٹ ہوتی تو ضرور اردو کو ہی بدل دیتی۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"آپ کو کیسے پتہ میں فائنینس کی اسٹوڈینٹ تھی۔"

"یہ سوال پوچھ کر تم مجھے بیوقوف مت بناؤ یہ یاد رکھو کہ تمہارا ایڈمیشن میں نے ہی کروایا ہے۔"

"ویسے میں ایک بات سوچ رہی ہوں کہ۔۔۔"

"کہ؟"

"کہ ہمارا بچپن میں ہی نکاح ہو جاتا۔"

"وہ کیوں؟"

"کیونکہ شادی سے پہلے بھی آپ شوہروں کی طرح حکم جھاڑتے رہے ہیں اور ہر کام کرتے رہے ہیں۔"

"ویسے آئیڈیا بُرا نہیں ہے اس طرح تم بدتمیز بھی نہ ہوتی۔"

"آپ نے یہ بات کہی وہ بھی آپ نے۔" اس نے ایک دھموکہ اس کی کمر میں جڑا۔

"اللہ بدتمیز ہونے کے ساتھ ایک نمبر کی لڑاکا بھی ہو تم۔"

"لیں پھر اس بات پر ایک اور تحفہ لیں۔" اس نے ایک اور جڑا۔

"بس کرو بس میں مزید یہ سہہ نہیں سکتا میں معذرت کرتا ہوں بھئی تم سے لڑنا ناممکن ہے۔"

"آپ لڑائی کر کے تو دیکھیں دادو کے ساتھ تو میں زبان میں ہی کافی تھی آپ کے ساتھ ہاتھاپائی پر اُتر آؤں گی۔"

Posted On Kitab Nagri

"استغفار کچھ شرم کرو۔"

"اچھا چلیں چھوڑیں یہ بتائیں صبح ماما کی طرف لے کر جائیں گے نا۔"

نہیں وہاں کیا کرنا ہے وہاں جانے کی ضرورت نہیں ہے اب اسے ہی اپنا گھر سمجھو۔"وہ سیدھا ہوا۔

"میری بات سنیں یہ ٹیپیکل مرد بننے کی ضرورت نہیں ہے میں نے آپ سے پوچھا ہے اور مجھے بس ہاں میں جواب چاہیے نہ والا میں نے آپشن رکھا ہی نہیں سمجھ آئی۔"

"جو حکم سرکار آپ کو نہ کیسے کہہ سکتے ہیں۔"

"اچھا پھر ٹھیک ہے اب میرا سر دبائیں۔"وہ اس کے کندھے پر دوبارہ سر رکھ گئی۔

"دیکھنے والے کہیں گے کہ بیوی کا غلام۔"

"جب میں آپ کے کام کروں تب میں تو یہ نہیں سوچتی کہ شوہر کی غلام۔"وہ اس کا ہاتھ پرے کرتی بازو فولڈ کرتی اس کے مقابل بیٹھی۔

"بھئی بیویوں کا فرض ہوتا ہے شوہروں کی خدمت کرنا۔"

"اچھا جی تو یہ بات بھی ذہن نشین کرلیں کہ شوہروں پر بھی بیویوں کا خیال رکھنا فرض ہوتا ہے اور ان سب میں کسی کی بھی عزّت میں کمی نہیں آجائے گی مسٹر سکندر حیات خان۔"

"اچھا جاناں خفا کیوں ہورہی ہو میں نے بس بات کی ہے تمہاری فکر کرنے سے انکاری تھوڑی ہوں۔"

"ہوں انکار کرکے تو دکھائیں۔"

Posted On Kitab Nagri

"نہیں کرتا۔" وہ اس کا سر تکیے پر رکھتا سر دبانے لگا۔

"کیا کر رہی ہو تم میں نے کتنی بار سمجھایا ہے کہ اپنا خیال رکھا کرو۔" انورل کمرے میں آئی تو زرون نے اسے بازو سے پکڑ کر بیڈ پر بٹھایا۔

"بس کریں آپ اب ایسی بھی میری حالت بُری نہیں ہے کہ میں بالکل ہی فارغ بیٹھ جاؤں۔" وہ برہم ہوئی۔ www.kitabnagri.com

"اس کا مطلب تم سدھرنے والی نہیں ہو۔"

"کیا مطلب ہے آپ کی اس بات کا؟"

"میرا مطلب یہ ہے کہ دادی خان کے ساتھ والے کمرے میں تمہارا سامان سیٹ کروادوں اب سے تم وہیں رہنا اور کوئی بھی مطلب میں بھی تمہیں روکنے والا نہ ہوں گا۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"تو آپ یہیں رہیں گے۔"

"تمہیں لگتا ہے کہ میں۔۔۔"

"مجھے پتہ ہے آپ کہاں رہنے والے ہیں میرے بغیر۔۔۔"

"بس پھر فخر کیا کرو خود پر۔"

"فخر کرنے کے لیے میری خود کی ذات کافی ہے آپ خود ہی کیا کریں فخر خود پر۔" وہ کہتی پھر اٹھ گئی۔

Posted On Kitab Nagri

"اب کہاں جارہی ہو؟"

"اب میں بال بھی نہ بناؤں ابھی تیسرا مہینہ ہے آپ کا بس چلے تو میں کچھ بھی نہ کروں۔"

"بیٹھو یہیں میں بناتا ہوں۔"

"واقعی ہی؟"

"اور کیا نہیں۔" وہ برش لینے کے لیے آگے بڑھا۔

اسے سنگھار میز پر بٹھا کر اس کے بال بنانے لگا۔

"کیوں مسکرا رہے ہیں آپ؟" اس نے شیشے سے ہی اس کا عکس دیکھ کر کہا۔

"کتنا مزہ آرہا ہے بال بنانے میں تمہیں کتنا آتا ہو گا۔"

"آپ کو صرف یہ لگ رہا ہے کیونکہ آپ کے ہیں نہیں ورنہ لمبے بالوں سے الجھن بھی ہوتی ہے۔"

"تم الجھن کو چھوڑو بال تو بال ہیں نا۔"

"یہ بھی صحیح ہے۔" وہ خاموش ہی ہو گئی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ہر کوئی اپنی اپنی زندگی میں خوش تھا۔ زوریز ہر پندرہ دن بعد روح کو حویلی میں ملوانے لاتا اور اسی بہانے تسلیم بیگم بھی آجاتیں۔ ہاں مگر شاہد صاحب کی مصروفیات ختم نہیں ہوئی تھیں۔ مہناز بیگم کا جب دل کرتا حویلی آجاتیں اب انہوں نے اپنی مصروفیات میں کمی کر لی تھی۔ زرون اور انورل نے

Posted On Kitab Nagri

اولاد کی خوشی جو دی تھی بڑی بیگم تو اسی پر ہی پھولے نہ سما رہی تھیں اور انورل کا پہلے سے بھی زیادہ دھیان رکھتیں۔

رات کی تاریکی ہر طرف پھیلی ہوئی تھی۔بڑی بیگم تو سو گئی تھیں مرد لاؤنج میں بیٹھے تھے۔اور ساری عورتیں لان میں بیٹھی باتوں میں مشغول تھیں۔

"بھئی میری ساس تو سب سے زیادہ اچھی ہے۔" مرہال کہتی ناز بیگم کے کندھے پر سر رکھ گئی۔

"تمہارا کیا مطلب ہے ہماری ساس بھی بہت اچھی ہے۔" انورل برابر میں کہہ کر رشا کی طرف نظریں کر گئی رشا نے بھی مسکرا کر رضامندی دی۔

"لیکن ہماری ساس زیادہ اچھی ہے۔" حیام بھی اپنی ساس کی تعریف پر آگئی۔

"ویسے مجھے حیرانگی ہے تم پر تم اپنی امّی کو چھوڑ کر ساس کی تعریف کر رہی ہو۔" انورل نے مصنوعی حیرانگی سے کہا۔ www.kitabnagri.com

"اس میں حیرانگی والی کیا بات ہے بھابھی اب مجھے مائیکے کی نہیں بلکہ سسرال کی پرواہ کرنی چاہیے کیونکہ جو میرا ہزبینڈ ہے وہ میری ساس کا بیٹا ہے اور وہ بھی آپ کے شوہر کی طرح اپنی امّی کا بہت خیال کرتا ہے ان کی بات مانتا ہے۔"

"ابھی کچھ مہینے ہوئے ہیں حیا اور تم نے تو رُت ہی بدل لی۔"

Posted On Kitab Nagri

"لو اس میں کوئی نئی بات نہیں ہے۔"

"دھوبی کا گدھا گھر کا نہ گھاٹ کا۔" مرحال کی کہاوت پر سب نے بیک وقت ماتھا پیٹا۔

"دھوبی کا کتّا۔" ناز بیگم نے محاورہ ٹھیک کروایا۔

"ک۔ کتّا۔"

"جاناں یہ کیا تم گالیاں کسے دے رہی ہو؟" سکندر کی یکدم آمد پر اس کے چودہ طبق روشن ہوئے۔

"نہیں نہیں گالیاں نہیں دے رہی محاورہ ہاں محاورہ سیٹ کر رہی تھی۔"

"اووو مجھے لگا۔"

"نہیں نہیں۔" مرحال کی آج سیٹی گم ہوئی تھی۔ سب کی ہنسی گونجی۔

"میں بھی کہوں میری بیوی اب۔۔۔"

"استغفار سکندر کچھ شرم کرو میری بہو بہت اچھی ہے۔"

"آئے ہائے امّی میں کہاں گیا پھر؟"

"آپ لندن ہاں لندن ہی گئے تھے نا چھوڑ کر۔"

"بس بھی کردو میرا تو خیال ہے میری ساری زندگی انہیں طعنوں میں گزر جائے گی۔"

"ارے لالہ یہ تو اس لیے طنز کرتی ہے کیونکہ بیچاری کا دل نہیں لگتا تھا آپ کے بغیر یہاں تبھی تو۔" حیام نے حقیقت سے آگاہ کیا۔

Posted On Kitab Nagri

"اووووو۔" سکندر نے لب سکیڑے سب کی ہنسی نکلی۔

"چلیں میں یہاں مزید نہیں بیٹھوں گی۔" وہ ان کی ہنسی سے بچتی اٹھ گئی۔ سکندر اسے ساتھ لیتا اندر بڑھ گیا۔ سب نے مسکرا کر انہیں دیکھا بلاشبہ ان کی جوڑی بہت خوبصورت تھی۔

سکندر اور مرہال شہر کے لیے نکلنے ہی والے تھے کہ ایک نئ خبر نے اُنہیں جانے کے لیے روک دیا۔

وہ نئ خبر یہ تھی کہ رضوان اور اوذان حویلی معافی مانگنے آئے ہیں۔ انہیں معافی تو مل گئی تھی مگر مرہال پہلے کی طرح اوذان پر کبھی بھی یقین نہیں کر سکتی تھی یا پھر اس نے سبھی پر ہی اعتبار کرنا چھوڑ دیا تھا۔ www.kitabnagri.com

ان کی معافی میں وجاھت کو بھی رہا کرنے کا وعدہ مل گیا تھا۔

ان کے جانے کے بعد وہ دونوں شہر کے لیے نکل پڑے۔

"کیا سوچا پھر تم نے؟" سکندر نے ڈرائیونگ کرتے ذرا کی ذرا برابر بیٹھی مرہال کو دیکھا جو کہ خاموشی سے باہر دیکھ رہی تھی۔

"کس بارے میں؟"

"اوذان کے بارے میں۔"

Posted On Kitab Nagri

" میں اس کے بارے میں اب کیا سوچوں معاف تو کر دیا ہے اب کیا شادی تک کی ذمہ داری لے لوں۔" سکندر کی بات جیسے اسے ہضم نہ ہوئی ہو۔ www.kitabnagri.com

"نہیں میں یہ تو نہیں کہہ رہا مگر کیا تم پہلے کی طرح ہی اس سے بات چیت رکھو گی؟"

"سکندر آپ کی طبیعت تو ٹھیک ہے نا؟" اس نے فکر مندی سے اس کا ماتھا چھوا۔

"کیوں بھئی میری طبیعت کو کیا ہونا ہے؟"

"نہیں مجھے لگا آپ کو کچھ ہوا ہے تبھی آپ ایسا سوال پوچھ رہے ہیں کچھ تو خیال کریں میں وہ بھی اس سے دوبارہ بات چیت مرحال سلیمان خان نام ہے میرا۔"

"بس چھوٹی سی بات پر تماری انا بیچ میں آجاتی ہے۔"

"آپ کو اب میری انا سے بھی مسئلہ ہو گیا؟" اس نے کڑے تیوروں سے گھورا۔

"نہیں نہیں میں ایسا نہیں کہہ رہا بلکہ میں کچھ بھی نہیں کہہ رہا بلکہ اوزان نامہ ہی ختم جیسے اوزان ہماری زندگیوں میں ہے ہی نہیں۔"

"ہمم یہ ٹھیک ہے۔" وہ سانس خارج کرتی سیدھی ہو کر بیٹھی۔

"اچھا کب تک لینے آؤں تمہیں؟"

"کیوں آپ نہیں آرہے کیا؟"

"دراصل مجھے آفیس میں کچھ کام ہے اسی لیے میں نہیں رُک سکتا زیادہ دیر۔"

Posted On Kitab Nagri

"کیا آپ میرے لیے اپنا کچھ کام چھوڑ نہیں سکتے؟"

"دیکھو جاناں پچھلی بار بھی تم نے ایسے ہی کیا تھا۔"

"لو بھئی ایسا کرنا پڑتا ہے۔"

"کیوں؟" اسے تعجّب ہوا۔ www.kitabnagri.com

"اب آپ خود دیکھیں اگر میں اکیلی جاؤں گی تو ارد گرد کے لوگ یہی سمجھیں گے کہ شوہر نے گھر سے نکال دیا۔"

"جاناں شوہر کا تو پتہ نہیں لیکن تم شوہر کو ضرور نکالو گی۔"

"میری بات سنیں زیادہ مظلوم نہ ہی بنا کریں میرے ہاتھ سلامت ہیں ابھی۔" اس نے دھیرے سے اس کے بال کھینچ کر دھمکایا۔

"بھئی میری توبہ میں معافی مانگتا ہوں مجھے معاف کر دو۔" اس نے بیچارگی سے کہا۔

"ایسے نہیں بلکہ ایسے کہیں کہ جاناں میں معافی مانگتا ہوں مجھے معاف کر دو۔"

"اوئے ہوئے مانا کہ تم شرماتی تو شروع سے ہی نہیں ہو لیکن زبردستی منہ سے جاناں کہلوانا اس پر تو شرم کر لو۔"

"خاموش رہیں اور گولی ماریں ایسی شرم کو جو ڈھنگ کی بات پر بُلانی پڑے۔"

"آئے ہائے میں نے دو سال تمہاری انہیں باتوں کو مس کیا تھا۔" اس نے حسرت سے دل پر ہاتھ رکھا۔

Posted On Kitab Nagri

"تو وہاں گئے کیوں تھے اگر اتنی ہی یاد آتی تھی میری۔"

"یہ بات تو تم نہ ہی کرو پہلی بات اگر میں نہ جاتا تو ہم دونوں میں اتنا سلوک نہ ہوتا بلکہ تم مجھے قصوروار ٹھہرا ٹھہرا کر ہی مار دیتی اور دوسری بات نہ ہی تو تم نے روکا اور نہ ہی بلایا۔"

"پہلی بات مریں آپ کے دشمن اور دوسری بات جب میں نے نہیں بلایا تھا تو پھر کیسے آ گئے؟"

"جاناں بس تمہاری یاد بڑی کمبخت نکلی تمہارے پاس لا کے چھوڑا۔"

"لاحولا ولا قوۃ بس کریں اور یہ اپنے دو نمبر ڈائیلاگز بند کریں۔" وہ رُخ پھیر گئی۔

"شرم آ رہی ہے او تم شرما رہی ہو۔" اس نے اسے چھیڑا تو وہ مزید جھینپ گئی۔ سکندر نے آگے ہو کر دیکھا تو اس کے گال گلابی ہو رہے تھے۔ www.kitabnagri.com

"اور تم ایسے ہی شرماتی رہی تو مجھ معصوم کا کیا ہو گا۔"

"ایکسیڈینٹ۔" مرہال نے جلدی سے کہہ کر اس کی توجہ سامنے دلوائی۔ وہ بھی بالوں میں ہاتھ پھیرتا توجہ سامنے مرکوز کر گیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

کچھ دن بعد-----

سکندر اکیلا لان میں بیٹھا ہاتھ میں چائے کا کپ پکڑے رات کی تاریکی کا مزہ لے رہا تھا۔ آج معمول کے برعکس کافی سکون تھا۔ اور موسم جلد بارش کے برسنے کا پیغام دے رہا تھا۔ آج مرہال اس کے ساتھ

Posted On Kitab Nagri

نہیں بیٹھی تھی اگر مرضی ہوتی تو وہ بیٹھ جاتی ورنہ سو جاتی شاید وہ جلد سو جانے کی عادی تھی۔اچانک اس کا فون بجا۔فون پر جگمگاتے نمبر کو دیکھ کر اس نے مسکرا کر کال اٹھا کر فون کان کو لگایا۔

"کیسے ہو بھئی آج کیسے یاد کر لیا؟"مقابل نے بھی اس کے خوش انداز پر دل میں سکون اترتا ہوا محسوس کیا۔ www.kitabnagri.com

"بس کچھ کام تھا یار۔"

"کام تھا یار اب تو تو کتنا بدل گیا ہے میں حیران ہوں تو وہ نہیں ہو سکتا جسے میرے بارے میں بالکل علم نہیں تھا یا تو یہ نہیں ہو سکتا جو مجھے یار کہہ رہا ہے۔"

"بس کرو سکندر اب اور کیا امتحان لو گے تم نے اپنے بارے میں اچھے سے بتایا کیا یہ کافی نہیں ہے اگر ہمارے جیل جانے کے بعد تم ہم سے ملاقات نہ کرتے اور خود کے بارے میں نہ بتاتے تو ہم شاید نہ ہی سدھرتے۔"

"اگر سدھر ہی گئے تھے تو تبھی بتا دینا تھا۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"اچھا اگر میں بتا دیتا تو تم جلدی یقین کر لیتے نہیں نا کیونکہ یہ کوئی ڈرامے کا حصّہ تو ہے نہیں اور ویسے بھی ہمیں اپنے کیے کی سزا تو ملنی ہی چاہیے تھی۔"

"میں مرہال نہیں ہوں جو مکمل ہی یقین نہ کروں میں سکندر ہوں جو یقین کر کے اپنے دل کو بے یقین ہی رکھتا ہوں۔"

Posted On Kitab Nagri

"بھئی میں جان گیا ہوں تمہیں اور اس بات سے متفق بھی ہوں۔"

"شکر ہے اور اس بات کا بھی شکر ہے کہ دیر سے ہی سہی لیکن خدا نے سدھار تو دیا۔"

"تم صحیح کہہ رہے ہو اچھا اب کام کی طرف آجاؤ۔"

"ہوں کونسا کام؟" سکندر چائے کا سپ لیتا پوری طرح متوجہ ہوا۔

"یار دراصل بابا اور چاچو میری شادی کے لیے کہہ رہے ہیں رہائی کے بعد اب بابا کی طبیعت خراب رہنے لگ گئی ہے تو وہ چاہتے ہیں کہ وہ جلد از جلد میری شادی کر دیں۔"

"اچھا اچھا شادی کرنی ہے۔"

"اچھا اب چھیڑ نا مت یہ بتاؤ کوئی لڑکی ہے تمہاری نظر میں۔"

"میری نظر میں تو میری بیگم ہی ہر وقت رہتی ہے میں کسی اور پر دھیان نہیں دیتا۔"

"دیکھ سکندر تمیز سے جواب دے۔"

"اچھا چل ویسے ہے ایک لڑکی میری نظر میں پڑھی لکھی ہے اچھے گھرانے سے تعلق ہے اور خود بھی اچھی ہے۔"

"کون؟"

"وہ میں تجھے اس سے پوچھ کر ہی بتاؤں گا فلحال تو صبر کر اور رشتہ لے جانے کی تیاری کر۔"

"تجھے اُمید ہے وہ مان جائے گی؟"

Posted On Kitab Nagri

"اُمید نہیں بلکہ یقین ہے کیونکہ اس کے گھر والے بھی اسی کا رشتہ ڈھونڈ رہے ہیں۔"

"اچھا چل ٹھیک ہے بہت شکریہ اب ذرا میں بابا کو دیکھ لوں۔"اوذان الوداعی کلمات کہتا فون بند کر گیا۔سکندر بھی ہنستا اندر کی طرف بڑھ گیا۔ www.kitabnagri.com

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

سکندر نے اوذان کو جس لڑکی سے شادی کا مشورہ دیا تھا وہ دردانہ ہی نکلی اور سب کی رضامندی سے ان کی جلد ہی شادی طے پائی۔ مرہال ظاہر تو نہ کر رہی تھی مگر دلی طور پر وہ خوش تھی۔ دوبارہ شادی کا موسم چڑھ آیا تھا۔ www.kitabnagri.com

بارات کا دن بھی آن پہنچا۔ نکاح کے بعد انہیں اسٹیج پر لا کر بٹھایا گیا۔ خان حویلی سے سبھی افراد آئے تھے۔ اوذان کی سالی دودھ پلائی کی رسم کرنے لگی۔ اور ہنسی مذاق کے بعد انہیں دودھ پلائی کی رقم دے کر فارغ کیا گیا۔ اس کے بعد باری باری لوگ انہیں ملنے آتے اور انہیں مبارکباد اور تحائف دے کر جاتے۔ سکندر بھی مرہال کو لیے وہاں آیا۔ دونوں نے مہرون کلر کے ڈریس پہنے ہوئے تھے۔ سکندر کا تھری پیس تھا اور مرہال کی لمبی فراک تھی۔

"بہت بہت مبارک ہو تم دونوں کو سکندر اوذان سے بغلگیر ہوا۔ مرہال بھی چہرے پر مسکراہٹ سجاتی انہیں مبارکباد دے کر دردانہ سے ہاتھ ملا گئی۔

"ناراض ہو مجھ سے؟"

"دلہنیں ایسی باتیں نہیں کرتیں اور پیاری دلہنیں تو بالکل بھی نہیں۔"

"تو اس کا مطلب ناراض نہیں ہو؟" دردانہ نے مان سے پوچھا۔

Posted On Kitab Nagri

"ناراضگی تو اسی دن ختم ہو گئی تھی خیر تم بھی کیا باتیں لے کر بیٹھ گئی شادی ہے تمہاری۔" دونوں مسکرا دیں۔ www.kitabnagri.com

"بھئی اوذان میں تو تمہارے لیے کوئی تحفہ نہیں لایا کیونکہ میں نے اپنی بہنوں جیسی لڑکی کا رشتہ تم سے کروایا ہے۔" سکندر نے کہتے تحفے سے رعایت برتی۔

"کنجوسی مت دکھاؤ سکندر میری شادی بار بار نہیں آئے گی گفٹ تو مجھے چاہیے ہی۔" وہ دونوں بھی ان کی طرف متوجہ ہو گئیں۔ www.kitabnagri.com

"چلو تم بھی کیا یاد کرو گے۔" سکندر نے کہتے پیچھے پلٹ کر اپنے ایک آدمی کو اشارہ کیا جو کہ اسی کے اشارے کے انتظار میں کھڑا تھا۔وہ آدمی ایک بڑا سا باکس لے کر اس کی طرف آیا۔سکندر نے وہ باکس پکڑ کر اس کی طرف بڑھایا۔جسے وہ جلد پکڑ گیا کہ کہیں سکندر دیتے وقت مذاق ہی نہ شروع کر دے۔سکندر اس کے پکڑنے پر ہنس دیا۔

"تحفہ لینے کی بڑی جلدی ہے۔"

www.kitabnagri.com

"دراصل پہلی بات مجھے تحفوں کا بہت شوق ہے اور دوسری بات مجھے تیرا بھروسہ نہیں ہے کہ تو کبھی تحفے کو آگے کرے تو کبھی پیچھے۔"

"ہاہاہا تیرا کچھ نہیں ہو سکتا۔" وہ دوبارہ اسے گلے لگا گیا۔بلاشبہ سکندر حیات خان سب سے زیادہ خوش و خرم شخص تھا۔

Posted On Kitab Nagri

بقول سکندر حیات خان، "بھلے جتنی بھی مشکلات ہوں جتنے بھی مسئلے ہوں بس مسکراتے رہو اور دماغ کو چلاتے ہوئے کھیل کھیلنے کے ساتھ کھل کر زندگی جیو۔"

مرہال نے مسکراتے ہوئے اس کے ہنستے ہوئے چہرے کی بلائیں لیں۔ بلاشبہ وہ اس کے لیے پرفیکٹ تھا۔

"کیا ان دونوں نے شادی کرلی شادی کر کے سمجھتے کیا ہیں خود کو ہمیں ہرا دیں گے یہ بالکل بھی نہیں ہو سکتا۔" جمی نے حلیمہ کو اوذان کی شادی کا کارڈ لا کر پکڑایا تو وہ تڑپ ہی گئی۔ اوذان نے اسے خاص طور پر اپنے ولیمے پر بلایا تھا۔ www.kitabnagri.com

"یہ گھٹیا انسان خود کو سمجھتا کیا ہے پہلے یہ مرہال سے شادی کرنے والا تھا پھر میں نے کرلی پھر اس نے مرہال سے شادی کے لیے مجھے طلاق دی۔"

"کالم ڈاؤن حلیمہ کیوں پاگل ہو رہی ہو؟"

"میں پاگل ہو رہی ہوں میں جمی کچھ ہوش کرو۔"

"ہوش میں نہیں تم کرو تمھاری طبیعت پہلے ہی ٹیک نہیں ہے تم اپنے غصّے میں کہیں ہمارے بچّے کو نقصان ہی نہ پہنچادو۔" جمی نے اسے پکڑ کر بیڈ پر بٹھایا۔

Posted On Kitab Nagri

"میں حیران ہوں اس کی شادی مرہال سے نہیں ہوئی پھر اس نے دردانہ سے کرلی یہ بات سبھی جانتے ہیں کہ ہماری لڑائی مرہال سے نہیں بلکہ دردانہ سے تھی وہ تو بھلائی کرتی کرتی ہی پس گئی۔"وہ مسکرائی۔ایک طنزیہ مسکراہٹ اس کے لبوں پر تھی۔

" صحیح کہتی ہے وہ، مرہال سلیمان خان صحیح کہتی ہے یہ لڑائی ابھی ختم نہیں ہوئی۔پہلے لڑائی میں دردانہ سے لڑائی تھی اور مرہال بیچ میں آئی تھی۔اور اوذی تو درمیان میں تھا اب لڑائی اوذی سے ہوگی اور دردانہ دردانہ بھی اسی کے ساتھ ہے مگر اس بار دیکھتے ہیں کہ پسے گا کون؟"وہ آخر میں کھکھلا کر ہنس دی۔جمی کو اس کی دماغی حالت پر شبہ ہوا مگر وہ اسے کچھ کہہ نہیں سکتا تھا کیونکہ وہ بیٹھے بٹھائے مصیبت اپنے گلے نہیں ڈالنا چاہتا تھا۔ www.kitabnagri.com

"ہاہاہاہا۔"ایک زوردار قہقہہ لاؤنج میں گونجا اور پھر خاموشی چھا گئی۔

چھ سال بعد۔۔۔۔۔

"میرا بیٹا کیا کر رہا ہے؟"سکندر نے اندر آتے اپنی بیٹی سے پوچھا جو کہ بیڈ پر لیٹی موبائل میں مگن تھی۔

"میرے بابا آئے ہیں۔"وہ چہکتی اس کے ساتھ چمٹ گئی۔سکندر نے اسے گود میں اٹھایا۔

Posted On Kitab Nagri

"لگتا ہے میری بچّے نے مجھے بہت مس کیا۔" سکندر کے سوال پر اس گول مٹول بچّی نے زور زور سے سر ہلایا۔ www.kitabnagri.com

"آج کس کس کو تنگ کیا؟" وہ اسے لیتا باہر نکل گیا کیونکہ مرہال وہاں نہیں تھی اور اس کے مطابق وہ یا تو بڑی بیگم کے ساتھ ہمیشہ کی طرح کسی معاملے میں سر کھپا رہی ہو گی یا کچن میں موجود کچھ سیکھ رہی ہو گی۔ www.kitabnagri.com

"بابا آج میں نے کسی کو تنگ نہیں کیا۔"

"اچھے بچّے جھوٹ نہیں بولتے۔"

"اچھا ویسے میں نے بس آپ کی دادو کو تھوڑا سا تنگ کیا ورنہ میں کسی کو کچھ نہیں کہتی عازب خود میری شکایتیں کرتا ہے۔" وہ چار سالہ بچّی کی زبان میں کوئی توتلا پن یا لڑکھڑاہٹ نہ تھی۔

"بیٹا تم تو ہو ہی اپنے ماں باپ کی طرح شریف تم کیوں کسی کو کچھ کہنے والی۔" سکندر نے ہنستے کہا اور ہال میں چلا گیا۔ جہاں مرہال واقع میں ہی بلقیس بیگم کے ساتھ بحث میں مصروف تھی۔ سکندر ایک طرف صوفے پر بیٹھ گیا۔ مرہال کو دیکھ کر وہ اس کی گود سے نکل کر ماما ماما کرتی اس کی طرف بڑھی۔ مرہال بھی بحث چھوڑ اسے گود میں بٹھا کر گال چوم گئی۔

"عازب ادھر آؤ میرے بچّے۔" سکندر نے عازب کو ٹیبل کے گرد کھڑے دیکھ پکارا جو کہ ٹیبل پر گاڑی چلا رہا تھا۔ سکندر کی پکار پر جھٹ گاڑی کو چھوڑ اس کی طرف لپکا۔ سکندر بھی اسے اٹھا کر گود میں بٹھا

Posted On Kitab Nagri

گیا۔ سکندر کی بیٹی اسے دیکھ کر نظر انداز کر گئی۔ اگر وہ سکندر کے پاس ہوتی اور مرہال کے پاس عازب ہوتا تو اس کی جان پر ہی بن آتی اور اب اس لیے سکون میں تھی کیونکہ اب وہ اپنی ماں کے پاس ہی تھی۔ www.kitabnagri.com

----

ساری حویلی میں آہن اور آئینہ کی شادی کی تیاریاں چل رہی تھیں۔

ہر کوئی تیاریوں میں مگن تھا۔ دوسری طرف آہن اور آئینہ کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہ تھا کیونکہ یہ شادی ان کی پسند کی تھی۔ www.kitabnagri.com

"حیا اب اسے پکڑ بھی لو یہ مجھے بہت تنگ کر رہا ہے۔" شیرام نے اپنے بیٹے کو حیام کی گود میں زبردستی ڈالا۔

"حد ہوتی ہے شیرام آپ سے یہ ایک بچّہ نہیں سنبھالا جا رہا اور مجھے دیکھ لیں سب کچھ سنبھال رہی ہوں۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"اگر تم سنبھال رہی ہو حیام تو تم گھر میں ہی ہو مگر میں باہر کا کام کر رہا ہوں۔" شیرام شیشے کے سامنے کھڑا بال سیٹ کرنے لگا۔

"بس کریں بس کریں زیادہ بننے کی ضرورت نہیں ہے آپ ایسا کریں آپ گھر کا کام دیکھ لیں۔"

Posted On Kitab Nagri

"کیوں ناراض ہوتی ہو میری پیاری بیوی سنبھال لو اسے ذرا مجھے کام ہے ورنہ سکندر سے درگت اچھی بنے گی۔"

"آپ آج تک سکندر لالہ سے ڈرتے ہیں۔"

"بھئی تم ابھی جانتی نہیں ہو اسے شکل سے ہی خوش مزاج ہے ورنہ خیر میں چلتا ہوں۔" وہ بات ادھوری چھوڑ کر ہی نکل گیا۔وہ اسے گھور کر اپنے بیٹے کی طرف متوجہ ہو گئی۔

مہندی کا فنکشن میرج ہال میں ہی منعقد کیا گیا تھا۔

آہن اور آئینہ سبز کلر کے ڈریسز میں ملبوس تھے۔باقی لڑکوں نے کالے سوٹ کے ساتھ کسی نے مہرون تو کسی نے براؤن چادر گردن کے گرد ڈالی ہوئی تھی۔لڑکیاں بھی مختلف رنگوں کے لہنگوں میں ملبوس تھیں۔کچھ لڑکیاں دائرہ بنائے بیٹھیں ڈھول بجا رہی تھیں۔مرحال اپنی بیٹی کو اپنے جیسا ڈریس پہنائے ان لڑکیوں کے ساتھ ہی بیٹھی چٹکیاں بجا رہی تھی۔انورل آئینہ کو کچھ ہدایات کر رہی تھی۔رشبا،حیام اور روح بھی اپنے بیٹے اور بیٹی کے ساتھ ایک طرف بیٹھیں اس گروہ کی طرف متوجہ تھیں۔بڑی بیگم اپنی تینوں بہوؤں اور بصری بیگم کے ساتھ اسٹیج کی طرف متوجہ تھیں۔ہر طرف رونق تھی۔ہر طرف خوشیوں کا سماں تھا۔ہر طرف خوشیوں کے نہ ختم ہونے والا ایک دریا تھا۔سبھی کے چہرے خوشی سے چمک رہے تھے۔ہر کوئی خوش نظر آ رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

تھوڑی دیر بعد مہندی کی رسم بھی شروع ہو گئی۔باری باری سب رسم کر رہے تھے۔باری باری جوڑا آتا اور ہنسی مذاق کرنے کے ساتھ رسم کرتے۔

"آئینہ اس کا دھیان کرنا یہ نہ ہو شادی کے بعد پھر یہ کسی اور کی دوستی کو ڈھونڈنے چلا جائے۔"مرہال نے مزاج کے برعکس مذاق کا ارادہ کیا۔ www.kitabnagri.com

"آپی آپ کو لگتا ہے کہ میں اسے کہیں اور جانے دوں گی۔"

"مرد ذات کا بھروسہ نہیں ہے اسی لیے سمجھا رہی ہوں۔"

"آپی آپ کس قدر عجیب مشورہ دے رہی ہیں اسے۔"آہن نے اسے گھوری سے نوازا۔

"آہن آرام سے میری بیوی کو یوں مت دیکھو۔"

"لو بھئی کر لو بات آپی اب آپ نے سکندر بھائی بھی لے لیے ہیں۔"

"ارے میرے معصوم بھائی سکندر تو میرے شروع سے ہی تھے تو اب لینے کی کیا بات ہے۔"

"بس کریں اب آپ نہ شروع ہو جائیگے بچّے بھی ہیں یہاں۔"سکندر کے منہ کھولنے سے پہلے ہی آہن نے ٹوکا۔

"بچّوں کو کیا سمجھ۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"رہنے دیں آپ کی بیٹی کو تو مجھ سے بھی زیادہ سمجھ ہو گی۔" آہن نے اس کی بیٹی کی چالاکی پر چوٹ کی۔اس کی بیٹی نے بھی اپنے ماموں کو گھورا۔ جس پر سب ہنس دیے۔

"الفیہ جلدی تیار ہو جاؤ ماموں کی بارات کے ساتھ بھی جانا ہے اگر تیار نہیں ہو گی تو یہیں چھوڑ جاؤں گی میں۔" مرہال نے اپنی چار سالہ بیٹی کو کہا کیونکہ آج آہن اور آئینہ کی بارات کا دن تھا۔

"چھوڑ کر جانا ہے تو چھوڑ جائیں مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا۔" الفیہ نے فراٹے دار جواب دیا۔ مرہال کی بیٹی اس سے بھی چار ہاتھ آگے کی نکلی تھی۔ www.kitabnagri.com

"زیادہ زبان چلانے کی ضرورت نہیں ہے ورنہ پٹائی کروں گی۔" مرہال کب سے اس کے بال بنانے کی کوشش کر رہی تھی مگر وہ۔۔۔

"جاناں کیوں ڈانٹ رہی ہو؟"

"مذاقیہ طور پر۔" مرہال کی طرف سے پھر الٹا جواب۔ سکندر جو کہ باہر سے آیا تھا الماری سے کپڑے نکال کر ان دونوں کی طرف بڑھا۔

"میرا پیارا بچّہ تنگ نہ کرو میری جاناں کو جلدی سے تیار ہو جاؤ۔" سکندر نے اپنی بیٹی کا گال چوما۔

"بابا اگر آپ کی جاناں ہیں تو میری بھی جان ہیں۔ آپ زیادہ شوخ نہ ہوں۔" الفیہ کی بات پر مرہال کا جاندار قہقہہ گونجا اور سکندر کا منہ لٹکا۔

Posted On Kitab Nagri

"تم دونوں ہی ایک جیسی ہو۔"وہ کہتا باتھ روم میں گھس گیا۔مرہال اس کے دوبارہ بال بنانے لگی۔

بارات کا فنکشن میرج ہال میں منعقد کیا گیا تھا۔آئینہ اور آہن کا نکاح ہو گیا تھا۔الفیہ زرون کے پانچ سالہ بیٹے جو کہ اس سے ایک سال اور دو ماہ بڑا تھا "عازب"اور شیرام کے تین سالہ بیٹے "آذین"،زوریز کی تین سالہ بیٹی "عادیہ" اور ازمیر کے بھی تین سالہ بیٹے "روحان" سے کھیل رہی تھی۔مرہال کی زندگی سے ساری تلخیاں ختم ہو گئی تھیں۔

یہ واحد شادی تھی جو پر سکون ماحول اور حویلی کے اصولوں سے ہٹ کے ہو رہی تھی سب بہت خوش تھے۔ www.kitabnagri.com

بلقیس بیگم نے سب کو اکھٹا دیکھ کر بے اختیار آسمان کی طرف دیکھ کر شکر ادا کیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ختم شدہ---

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595